SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday, May 5, 1999

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty eight minutes past five in the evening with Mr. Presiding Officer (Mr. Muhammad Akram Zaki) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العٰلمین- الرحمٰن الرحیم- مٰلک یوم الدین- ایاک نعبد و ایاک نستعین- اھدنا الصراط المستقیم- صراط الذین انعمت علیھم-غیر المغضوب علیھم ولا الضآلین-

ترجمہ: شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

سب طرح کی تعریف خدا ہی کو (سزا وار) ہے جو تمام مخلوقات کا پروردگار ہے۔ بڑا مہربان نہایت رحم والا۔ انصاف کے دن کا حاکم۔ (اے پروردگار) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔ ہم کو سیدھے رستے چلا۔ ان لوگوں کے رستے جن پر تو اپنا فضل و کرم کرتا رہا۔ نہ ان کے جن پر غصے ہوتا رہا اور نہ گمراہوں کے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب والا! کل آپ نے فرمایا تھا کہ اجلاس ساڑھے چار بجے ہوگا۔ ابھی آپ دیکھیں کہ پانچ بج کر چالیس منٹ ہو رہے ہیں۔ جناب والا! وقت کی پابندی ہونی چاہیئے۔ اگر کوئی ایسا مسئلہ ہے تو آپ دیر سے رکھیں لیکن یہ ساڑھے چار بجے کی بجائے پانچ بج کر چالیس منٹ نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ مناسب نہیں ہے۔ پریس والے آتے ہیں دوسرے لوگ آتے ہیں۔ سب کا وقت قیمتی ہے اور وقت کی بڑی اہمیت ہے۔ شکریہ۔

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ جناب والا! اجلاس کے تاخیر سے شروع ہونے کی ایک روٹین بن گئی ہے اس لئے آپ جو ٹائم مقرر کریں اس پر آپ تشریف لے آئیں، باقی ممبران بھی آتے ہیں لیکن جب آپ نہیں آتے۔ ہم بھی چلے جاتے ہیں۔ ایسا وقت رکھیں جس پر ہم سب آجائیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ آپ کی بات بالکل صحیح ہے۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی۔ جناب والا! یہاں ہمیں ڈیڑھ ڈیڑھ گھنٹہ یرغمال بنایا جاتا ہے۔

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ آپ کا point of view بالکل ٹھیک ہے۔ اجلاس وقت پر شروع ہونا چاہیئے تھا۔ آج سعودی عرب کے شہزادہ کے آنے کی وجہ سے کچھ راستے بھی بند تھے اور وزیر صاحبان کو ہوائی اڈے پر جا کر ان کا استقبال کرنا تھا۔ لہذا اب ہم کوشش کریں گے کہ اجلاس وقت پر شروع ہو۔ آپ کا point of view ٹھیک ہے۔ اب سوال شروع کرتے ہیں۔ پہلا سوال راجہ صاحب کا ہے وہ ابھی تشریف نہیں لائے لہذا دوسرا سوال لے لیتے ہیں جب وہ تشریف لائیں گے تو ان کا سوال لے لیا جائے گا۔ سوال نمبر 159۔

*159. Mr. Sajid Mir: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the total megawatts of electricity being produced at present in the country;

(b) the share of I.P.P's in the said production;

(c) the total capacity in megawatts of each I.P.P; and

(d) the total estimated requirement of electricity of the country for the next ten years?

Mr. Gohar Ayub Khan: (a) The total installed capacity in the country is 15,853 MW.

(b) The share of IPPs in the total installed capacity of the country is 2,412.6 MW.

(c) The IPPs which have commissioned and supplying power to the national grid are as follows:-

Name of Project	Gross capacity(MW)
Hub Power Project.	1292
AES Lalpir Limited	362
AES Pak. Gen.(Pvt) Co.	365
Gul Ahmed Energy Ltd.	136.2
Kohinoor Energy Ltd.	131.4
Tapal Energy Ltd.	126
Total:	2412.6

(d) Detail at Annex-A & B.

ANNEXURE-A

LOAD FORECAST (WAPDA)

Based on Normal Growth Assumption

Year	Energy Requirement (GWh)	Peak Demand (MW)
1998-99	54407	9237
1999-00	57450	9826
2000-01	61240	10554
2001-02	65292	11337
2002-03	69623	12182
2003-04	75428	13247
2004-05	81703	14393
2005-06	88503	15639
2006-07	[illegible]	16994
2007-08	102860	18463
2008-09	112517	20069
2009-10	122044	21944

ANNEXURE 'B'

PROJECTED DEMAND OF KESC LICENSED AREA FOR NEXT TEN YEARS.

Sr. No.	YEAR	DEMAND (MW)
1.	1999-2000	2038
2.	2000-01	2192
3.	2001-02	2356
4.	2002-03	2513
5.	2003-04	2722
6.	2004-05	2938
7.	2005-06	3171
8.	2006-07	3422
9.	2007-08	3693
10.	2008-09	3990

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سپلمنٹری سوال۔

جناب ساجد میر۔ جناب والا! اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ 2005 تک ہمیں 15639 میگاواٹ بجلی کی ضرورت تھی اور اس وقت capacity 15853 MW ہے اس کا مطلب ہے کہ 2005 یا 2006 تک ہمیں مزید بجلی حاصل کرنے کے لئے مزید projects instal کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ اس کے باوجود آئی پی پی کے ساتھ جو مہنگے داموں معاہدے کئے گئے ہیں ان کی کیا وجہ ہے؟

جناب گوہر ایوب خان۔ جناب چیئرمین! ابھی تک ہماری total rated capacity 15850 میگاواٹ کے لگ بھگ ہے۔ ہماری total production and requirement تقریباً 8000 or 8500 کے لگ بھگ آج کل جاتی ہے depending upon the peak demand اور واپڈا کا load based on normal growth انہوں نے 2005-2006 کا کہا ہے' وہ اندازاً 14393 MW ہے یہ 2004-5 اور 2005-6 میں 15639 MW اور 2009-10' 21944 MW ہوگا۔ سابقہ حکومت نے جو مہنگے rates agree IPPs کے ساتھ کئے تھے وہ ابھی negotiate ہو رہے ہیں اور واپڈا کے چیئرمین ان کو head کر رہے ہیں supported by all the other organizations including Ministry of Water and Power.

جناب محمد طاہر بزنجو۔ جناب والا! میں معزز وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کے خیال میں IPPs کے ساتھ کئے گئے معاہدوں میں قابل اعتراض پہلو کیا ہے؟

جناب گوہر ایوب خان۔ جناب والا! قابل اعتراض پہلو یہ ہے کہ بنگلہ دیش میں اس طرح ہوا کہ انہوں نے IPPs کے ساتھ negotiations کئے۔ انہوں نے تین آدمی رکھے اور چیئرمین واپڈا وہاں بنگلہ دیش گئے۔ ان تینوں سے ملاقات بھی کی' وہ کہہ رہے تھے کہ بالکل سادے آدمی لگتے تھے۔اسی طرح مصر میں بھی IPPs کے ساتھ negotiations ہوئیں اور اندازاً 2.5, 2.6 cents per unit پر انہوں نے keeping the national interests in view کئے انہوں نے بڑے اچھے negotiations کئے ہیں بنگلہ دیش میں بھی اور مصر میں بھی' ہمارے IPPs کے ساتھ tariff rates بہت high ہیں اسی لئے اب negotiations ہو رہی ہیں۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ چونکہ ملک میں IPPs کے بارے میں کافی controversy چل رہی ہے۔ لہذا میں وزیر صاحب کی توجہ اس طرح دلاؤں گا کہ انہوں نے کہا کہ total installed capacity ہماری اس وقت ۱۵۰۰۰ میگاواٹ ہے اور ساتھ ہی جو "سی" کا جواب ہے اس میں یہ کہا گیا ہے کہ the IPPs

which have been commissioned اور جو power supply ہو رہی ہے ان سے ' وہ بھی ۲۴۰۰ میگا واٹ ہے۔ اس ۲۴۰۰ میگاواٹ میں سے بھی ۱۲۹۲ میگاواٹ حب پاور پراجیکٹ کا ہے جو کہ میاں نواز شریف کی پچھلی گورنمنٹ میں لگا تھا۔ اس حساب سے اگر میں دیکھوں تو ۱۵۰۰۰ کی جو capacity ہے اس میں اس طرح ۱۲۰۰ میگا واٹ واپڈا خرید رہی ہے۔ مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہا ہے کہ یہ پراپیگنڈہ کیوں کیا جا رہا ہے کہ ان ۱۲۰۰ میگاواٹ کی وجہ سے واپڈا بیٹھ گیا۔ گوہر ایوب صاحب نے یہاں فلور پر بھی کچھ مختلف جوابات دیئے تھے مگر بعض حکومتی ادارے ہیں جو اس قسم کے الزامات پچھلی حکومت پر لگا رہے ہیں۔ انہوں نے اس قسم کے اقدامات اٹھائے کہ لوگوں کو گرفتار کیا گیا اور ان کو خوفزدہ کیا گیا۔ یہاں پر اگر آپ situation دیکھیں تو ۱۵۰۰۰ میگاواٹ میں سے کل ۱۲۰۰ میگاواٹ بجلی واپڈا خرید رہی ہے ان IPPs سے جن کے ساتھ ان کی پچھلی گورنمنٹ کے دور میں contract ہوئے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: وزیر صاحب کے جواب دینے سے پیشتر میں ایک بات کہنا چاہتا ہوں کہ normally ایک سوال پر ۳ سپلیمنٹری سوال ہوتے ہیں لیکن یہ اگر اہم معاملہ ہے تو میرا خیال ہے کہ اس کو ۵ تک کرلیں' اس سے زیادہ سوال نہ کریں۔

جناب گوہر ایوب خان: جناب چیئرمین صاحب! جس طرح میں نے پہلے کہا ہے کہ total rated capacity اندازاً ۱۵۰۰۰ میگاواٹ ہے۔ That means تربیلا ۳ ہزار چار سو یا چھ سو میگا واٹ ' منگلا ۱۱۵۰ میگا واٹ اور باقی چشمہ وغیرہ ہیں لیکن وہ نہیں چل رہے ہیں۔ ہمارے پرانے generating stations بھی پوری capacity سے نہیں چل رہے ہیں۔ کوئی پرانا ہے' کسی کی maintenance ہو رہی ہے۔ requirement بھی اس طرح نہیں ہے۔ demand بھی اس طرح نہیں ہے۔ وہ تقریباً ساڑھے آٹھ ہزار میگاواٹ پر چل رہے ہیں۔ اس ساڑھے آٹھ ہزار میگاواٹ میں سے ۱۲۰۰ میگاواٹ Hub produce کر رہا ہے۔ It is definitely expensive اور بہت بڑی رقم دینی پڑتی ہے۔ اس کے ساتھ negotiation ہو رہی ہیں۔ اللہ کرے یہ معاملہ satisfactorily set ہو جائے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شیخ رفیق صاحب۔

شیخ رفیق احمد: جناب چیئرمین! میری عرض یہ ہے کہ کیا فاضل وزیر میرے ساتھ اس بات پر اتفاق کریں گے کہ دوسرے ملکوں میں جو IPPs کے ریٹ ہوتے ہیں۔ It has a concur relationship with the price of the material supplied for that. وہ گیس ہو' آئل ہو' یہ relationship بنگلا

دیش ، مصر اور پاکستان میں کیا ہے۔ Is it not true that we provide them at three times the price that is provided in Bangladesh and Egypt.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی وزیر صاحب۔

جناب گوہر ایوب خان: جناب چیئرمین! معزز سینیٹر صاحب درست فرما رہے ہیں۔ بنگلا دیش میں fuel cost کم ہے۔ مصر میں بھی کم ہے۔ ہماری fuel cost زیادہ ہے۔ اس میں یہ ہے کہ تمام چیزیں ساتھ رکھنی پڑتی ہیں۔ یہ exercise ابھی چیئرمین واپڈا کر رہے ہیں۔ وہ تمام چیزیں سامنے رکھ کر جو nobody goes to make a loss on it neither WAPDA nor Hub Co nor other IPPs اس کے اوپر we are taking into consideration all these factors گا جو reasonable tariff ہو گا۔ بنگلا دیش میں fuel cost کم ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جاوید عباسی صاحب۔

حاجی جاوید اقبال عباسی: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ آیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ جو پرائیویٹ کمپنیوں کے ساتھ deal کر رہے ہیں کہ وہ ریٹ کم کریں' اس معاہدے سے جو پچھلی گورنمنٹ نے کئے ہیں آیا ان کے ریٹ میں اور ہمارے جو اپنے ڈیم ہیں تربیلا' وارسک اور منگلا وغیرہ کی پیداوار ہے اور ان کے جو ریٹ ہیں ان میں کتنا فرق ہو گا۔ آیا اس کو برابر لائیں گے یا کچھ زیادہ ہو گا۔

جناب گوہر ایوب خان: جناب چیئرمین! آپ کو اور معزز رکن حاجی جاوید اقبال عباسی صاحب کو بھی شاید علم ہو کہ سب سے سستی ہائیڈل ہوتی ہے۔ جس کا انہوں نے فرمایا تربیلا' وارسک یا منگلا یہ سب سے سستی ہوتی ہے۔ جو گیس پر چلتے ہیں ان کے ریٹس اونچے ہوتے ہیں۔

They are a little higher.

Syed Iqbal Haider: Sir, my supplementary is about the six IPPs جن کے پراجیکٹ کمشن ہو گئے ہیں ان کے جواب میں لکھا ہوا ہے۔ میرا پہلا سوال تو یہ ہے کہ ان چھ IPPs سے کس ریٹ پر واپڈا یہ بجلی خرید رہی ہے ان کے کیا ریٹس ہیں؟ دوسرا کیا یہ ایک حقیقت نہیں کہ اس میں سے جو چھٹا ہے Tapal Engineering Energy یہ بیچ رہا ہے KESC کو electricity at the rate of 2.87 KWH اور واپڈا KESC کو بجلی بیچ رہا ہے at the rate of Rs.3.09 per KWH یہ جو آپ کہہ رہے ہیں کہ IPPs rates high ہیں تو یہ IPPs rates تو واپڈا کے rates سے کم ہیں ' کم از کم

میرے شہر کراچی کے سلسلے میں تو واپڈا ہمارا استحصال کر رہا ہے کہ IPPs کم ریٹ پر دے رہے ہیں اور واپڈا ۲ روپے ۹ پیسے پر بیچ رہا ہے' اس کی کیا توجیح ہے۔

Mr. Gohar Ayub Khan : Mr. Chairman, sir, Senator Iqbal Haider Sahib

بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں کہ جو دو IPPs ہیں کراچی میں 2.72 or 2.82 کے لگ بھگ rupees پر بجلی دے رہی ہیں اور واپڈا Rs. 3.09 یا اس کے لگ بھگ دے رہا ہے' واپڈا کے ریٹس ان سے زیادہ ہیں۔

سید اقبال حیدر۔ کراچی کے لئے زیادہ ہیں۔

جناب گوہر ایوب خان۔ جی ہاں۔ زیادہ ہیں۔

That is an established fact and I have stated on the floor of the House.

اور یہ چیز ہے۔ وہ اگر دو یونٹس نہ ہوتیں تو کراچی میں کافی ہمیں دقت ہوتی کیونکہ کراچی کے لئے total KESC کی اور جو ہمارا KENOP ہے اس کی generating capacity سب ملا کے including these two IPPs تقریبا" 1725 MW ہوتی ہے جب peak period اور May and June میں گرمی زیادہ ہو گی اور airconditioning زیادہ ہو گی تو تقریبا" 350-400 کے لگ بھگ ان کو بجلی زیادہ دینی پڑے گی اور 350 سے زیادہ کر نہیں سکتے۔ ہمیں augmentation کرنی پڑے گے transmission lines پر 600 تک لے جاسکتے ہیں۔ اس کی پلاننگ ہونی چاہئیے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ عبدالحئی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب چیئرمین صاحب میرا وزیر موصوف سے یہ ضمنی سوال ہے کہ ہمارے جب بھی معاہدے ہوتے ہیں خاص طور پر معاشی میدان میں تو وہ سارے ہم بیرونی مفادات کو سامنے رکھ کے کرتے ہیں اور اپنے مفادات کو بھول جاتے ہیں۔ ان کے جواب سے بھی ظاہر ہے' جیسا کہ وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ بنگلا دیش میں 2.6 اور مصر میں 2.7 or 2.5 اپنے شہر کراچی میں جو دو انہوں نے دیئے ' دو IPPs والوں نے 2.6 پھر یہ 7 پر کیسے چلا گیا۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس ملک کے ساتھ یہ گورکھ دھندہ کب تک چلتا رہے گا کہ بیرونی کمپنیوں کو جو سرمایہ کاری کرتی ہیں ان کے مفادات کو تو سامنے رکھتے ہو اور یہ جو ملک ہے ' وطن ہے یہاں کے جو چودہ کروڑ عوام ہیں ان کے مفادات کو آپ نظر انداز کرتے ہیں ۔ جناب چیئرمین صاحب میرا ان سے سوال یہ ہے کہ آیا hydle power نہیں ہو سکتا

یہاں ، ہمیں کیا ضرورت تھی کہ پرانی مشینری لا کے ہمارے گلے میں فٹ کر دی اور اب جو بجلی اتنی مہنگی ہے کوئی صنعت نہیں چل رہی آپ کے ملک میں ، کوئی کاروبار نہیں ہو رہا۔ جناب والا! میرا ان سے ضمنی سوال یہ ہے کہ خدا را! اس ملک پر رحم کرو آئندہ جو بھی آپ معاہدے کریں ان میں ملک کا مفاد ، عوام کا مفاد سب سے پہلے مقدم ہوں۔

(interruption)

Mr. Presiding Officer: No.

انہوں نے کہا ہے کہ جی آئندہ جو معاہدہ ، ہائیڈل کا سوال انہوں نے کیا ہے ، یہاں ہائیڈل سستی ہے آئندہ کے لئے ----

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ عرض کرتا ہوں کہ یہ سوال ایک فقرے میں فرمایا جا سکتا تھا اگر وہ چاہتے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ کوئی بات نہیں۔ ہر ایک کا اپنا انداز ہے۔

(interruption)

Mr. Gohar Ayub Khan: Mr. Chairman, sir,

جو سینیٹر ڈاکٹر حئی صاحب نے فرمایا ہے کہ عموماً" یہ بیرونی جو کمپنیز آتی ہیں ان کا interest سامنے رکھا جاتا ہے خصوصاً" ان IPPs میں یہ کافی حقیقت ہے۔ کیونکہ ان کو sovereign guarantees دی گئی ہیں اگر وہی sovereign guarantees Pakistanis کو دیتے تو بڑی آسانی سے اس سے بھی ہم بنا سکتے تھے۔ انہوں نے hydle project کے متعلق کہا ، اس میں کافی delay ہوا ہے۔ تربیلا کے بعد کوئی ایسا hydle project نہیں چلا سوائے ابھی جو غازی بروتھا چل رہا ہے ۔ اس کی completion میں بھی 2002 or 2003 تک ہم چلے جائیں گے کیونکہ وہ بھی delay ہو رہا ہے اور وہ 1450 MW power پیدا کرے گا۔ ہمیں اور زیادہ projects چاہیئیں ، نہ صرف power کے لئے بلکہ reservoir میں پانی build up کرنے کے لئے چاہیئیں کیونکہ ہمارے ڈیم تربیلا ، منگلا ، وارسک ، چشمہ یہ تمام deplete ہو چکے ہیں۔ ہمارے باقی barrages بھی اسی طرح deplete ہو رہے ہیں ۔ پندرہ سال پہلے جو storage capacity تھی اس سے آج ہماری capacity بہت کم ہے۔ ہمیں تقریباً 2001 تک 6.2 million acre ft. پانی کی ضرورت ہو گی ، اگر ایسا نہ ہوا تو پنجاب اور سندھ کے درمیان water wall جس کو کہتے ہیں ، اس کا امکان

ضرور ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جناب تاج حیدر صاحب۔

جناب تاج حیدر۔ کراچی کی requirement ہر سال ڈیڑھ سو، دو سو میگاواٹ بڑھ جاتی ہے۔ کیا وزیر محترم جانتے ہیں کہ کراچی میں بعض بڑے صنعتی علاقے ہیں اور KESC کا جو لوڈ ہے وہ یہ علاقے استعمال کر رہے ہیں۔ کیا وزیر محترم یہ اجازت دیں گے کہ کراچی کے یہ صنعتی علاقے اپنے طور پر اجتماعی power plant لگالیں جن سے ان کی ضروریات پوری ہو جائیں اور خصوصاً اس وقت جبکہ آئین کا آرٹیکل 157 ہر صوبے کو یہ اجازت دیتا ہے کہ وہ اپنی power plant اپنی transmission لگائیں اور اپنا tariff خود مقرر کریں۔ کیا آپ کی طرف سے یہ اجازت ہو گی کہ کراچی کے صنعتی علاقے اپنی power requirement کو meet کرنے کے لئے jointly اپنے power plant لگاسکیں، وہ coal based ہوں یا جیسے بھی ہوں۔

جناب گوہر ایوب خان۔ جناب چیئرمین! کراچی ایک vital city ہے۔ وہاں industry ہے commerce ہے اور سب کچھ ہے۔ جس طرح KESC اور IPPs اس demand کو پورا نہیں کر سکے، واپڈا بھی نہیں کر سکا۔ ابھی بھی loadshedding ہو رہی ہے۔ 120 اور 150 Mgwt loadshedding ہو جاتی ہے، انڈسٹری کو بند کرنا پڑتا ہے۔ اب اس کے ripple affect آپ دیکھیں، جہاں انڈسٹری بند ہوتی ہے یا continuous process کی انڈسٹری ہے اس کو کتنا نقصان اٹھانا پڑتا ہے، یہ کوئی calculate کرنے والی بات نہیں ہے۔ ایم ڈی KESC سے خط بھی آیا ہوا۔ پالیسی یہ ہے کہ اگر surplus power واپڈا کے پاس ہے، اس کو guarantee پر کراچی export کرنا چاہیئے، کیونکہ اگر ہم کہتے ہیں کہ پاکستان میں loadshedding نہیں اور کراچی کو ہم بجلی نہیں دے رہے that means there is loadshedding کیونکہ وہ capital market ہے اور کراچی guaranteed market ہے اور اس کو بجلی دینا vital ہے۔ اس لئے میں نے mark کر کے اپنے سیکرٹری واٹر اینڈ پاور کو وہ خط دیا کہ اگر واپڈا پاور کو guarantee نہیں کر سکتا، جو کراچی کی requirement ہے، پھر اس کو review کریں کہ کراچی میں IPPs یا KESC یا جس طرح بھی ہے وہ پاور generation وہاں ہونی چاہیئے کیونکہ at the mercy of WAPDA کراچی ہم نہیں چھوڑ سکتے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جی حافظ فضل محمد صاحب۔

حافظ فضل محمد۔ جناب والا! میرا انتہائی مختصر سا سوال ہے۔ فنی نکتے کے حوالے سے میں وزیر

صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ہمارے ملک میں، جیسے کہ وہ ہمیشہ فرماتے ہیں کہ پانی کے بحران کے لئے dams وغیرہ ہم نہیں بنا سکتے، کیا یہ جو دریا کا پانی ہے اس سے یہ بجلی بن سکتی ہے یا نہیں؟ اگر بن سکتی ہے تو انہوں نے اس کے متعلق کبھی کوئی پروگرام بنایا ہے یا کوئی پروگرام بنا رہے ہیں؟ کیا وہ اس طریقے سے زیادہ مہنگی پڑتی ہے اس لئے وہ ایسا کرنے کا کوئی پروگرام نہیں رکھتے۔

جناب گوہر ایوب خان - جناب چیئرمین صاحب! دو تین قسم کے hydle projects ہوتے ہیں، جس طرح ابھی تربیلا ہوا یا غازی بروتھا ہوا۔ ان کا head جہاں پانی drop کرتے ہیں وہ 280 یا 282 فٹ تک کے head کا drop ہوتا ہے۔ انڈس کے اوپر بھی تربیلا سے جو upstream ہوں گے وہ بھی اسی طرح 250 یا 275 فٹ کا head ہو گا لیکن چشمہ میں جو hydle project ہے وہ low head کا ہے وہ صرف 24 فٹ کا head ہے اور slow turbines لگی ہوئی ہیں۔ اس طرح یہ نہروں کے اوپر، چھوٹے بیراجوں کے اوپر آسانی سے لگ سکتے ہیں۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر - محترمہ جلیل صاحبہ، یہ آخری سوال ہے اور پھر ہم اگلے سوال پر جائیں گے۔

بیگم نسرین جلیل - چیئرمین صاحب! میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا یہ صحیح نہیں ہے کہ ایک زمانے میں KESC واپڈا کو بجلی سپلائی کرتا تھا؟ اس کے ساتھ ساتھ کیا یہ بتائیں گے کہ HUBCo کو، جو کہ برلب کراچی ہے، اس سے transmission line وہ directly کراچی کو کیوں نہیں دلوائی گئی۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ تیسری بات یہ ہے کہ وہ یہ بتائیں کہ حب کو بلوچستان میں ہے، کیا بلوچستان انڈسٹریل ایریا کو ایک یونٹ بھی حبکو سے دیا جارہا ہے، ٹرانسمشن لائن directly پنجاب تک کیوں گئی؟ ان صوبوں کو نظرانداز کیوں کیا گیا؟ یہ discrimination کیوں کی گئی ہے؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر - وزیر پانی و بجلی۔

جناب گوہر ایوب خان - جناب چیئرمین، میں نے پہلے بھی کہا ہے I am very conscious کہ کراچی کو اس کی پوری requirement ملے۔ ایک سیکنڈ، ایک لمحے کے لئے وہاں لوڈشیڈنگ نہ ہو کیونکہ وہاں انڈسٹریل ایریا ہے۔ وہاں ہماری backbone of industry ہے یہ کاسموپولیٹن شہر ہے۔ وہاں پورے پاکستان کے لوگ آباد ہیں، پنجاب، فرنٹیئر، بلوچستان اور آزادکشمیر کے بھی لوگ آباد ہیں۔ واپڈا کے پاس اگر surplus power ہے تو وہ guaranteed کرنی پڑے گی۔ اگر واپڈا گارنٹی

نہیں کرسکتا تو کراچی کو واپڈا کی mercy پر نہیں چھوڑا جا سکتا not for a moment. اس لئے میں وہ پلان بنا رہا ہوں ۔ گورنمنٹ بیٹھ کر کرے گی ہم آگے جاکر اس کو discuss کریں گے تاکہ کراچی کے لئے جہاں سے بھی لینی پڑے وہاں new generation کرنی پڑے خواہ کہیں اور سے کرنی پڑے ۔ جب کمپنی کا انہوں نے فرمایا تو مجھے اس کو دیکھنا پڑے گا ۔ لیکن

I want to assure the House and the members from Karachi or from Sindh wherever they are, that I am moving in the direction that Karachi does not face any loadshedding

اور surplus power ہونی چاہئیے تاکہ وہاں further expansion ہو ۔

(مداخلت)

Mr. Presiding Officer: Dr. Buledi Sahib.

دیکھئیے ایک گھنٹہ سوالوں کے لئے ہے ۔ ایک سوال پر بائیس منٹ خرچ کئے ہیں۔

Mr. M. Zafar: Sir, what I want to ask is very vital.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ نہیں ، آگے پھر بجلی کے سوال آ رہے ہیں ۔ اس پر بات کریں ۔

Mr. M. Zafar: No, no, sir. What I want to ask is very vital, very important.

Mr. Presiding Officer: I think, everything that you want to ask is vital but we have spent 22 minutes on one question.

Mr. M. Zafar : Sir, you give me only one minute and after you have heard me, you will find what I am talking is very relevant.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ اچھا چلیئے اگلے سوال پر نہ جائیے ۔

Mr. M. Zafar: Thank you very much. I never ask question but this is an occasion where I want to be heard.

Mr. Presiding Officer: But you have to ask a question.

Mr. M. Zafar: Sir, no. Yes, I invite the attention of the honourable Minister.

جناب ابھی آپ یہ فرما رہے تھے کہ ہمارے جتنے ڈیم ہیں ان کی capacity بھی کم ہوگئی ہے اور ہو رہی ہے ۔ In a very short near future ایک بہت ہی شدید crisis پیدا ہو جائیگا اور ایک دوسرا crisis ہمارے سامنے پہلے ہی ہے کہ آپ ایک ڈیم بنانا چاہتے ہیں ' اس کو آپ کوئی بھی نام دے دیں ' جس کے متعلق بہت جھگڑا ہے ۔ ان تمام باتوں کے ہوتے ہوئے میں اپنی طرف سے نہیں پاکستانی قوم کی طرف سے آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ نیچرل پانی جو بارش کا پانی آتا ہے ' پتہ نہیں ہر سال کتنا ضائع ہو جاتا ہے ۔ آج تک ہم نے نہیں سنا کہ اس کے متعلق کوئی پلاننگ کی گئی ہو ' اس کے متعلق کوئی paper work ہوا ہو ۔ میں باقی جگہوں کے متعلق تو شاید نہ کہہ سکوں لیکن بلوچستان کے متعلق

Sir, I am asking whether they are considering the prospect of storing this rain water and particularly in Balochistan where it is wasted every year and wasted in millions and I think, the Minister will take notice of this and pay a very serious attention to this.

جناب گوہر ایوب خان۔ جناب چیئرمین ' بلوچستان میں چیک ڈیمز کی بہت ضرورت ہے ۔ اس لئے کہ کوئٹہ میں پانی کی سطح پانچ سے سات سو فٹ نیچے چلی گئی ہے ۔ اس کو پمپ کرنا بھی مشکل ہے اور نیچے ریزروائیر بھی کم ہوگئے ہیں ۔ جتنی کاریزیں ہیں ان میں بھی پانی کم ہوگیا ہے ۔ وہاں چیک ڈیمز کی شدید ضرورت ہے ۔ جو پانی آتا ہے وہ نکل جاتا ہے ۔ چیک ڈیم بنا کر اس پانی کو روکا جا سکتا ہے ۔ کیونکہ پانی کی رفتار زیادہ ہوتی ہے اس لئے اسی حساب سے چیک ڈیم ڈیزائن کرنا پڑیں گے ۔ وزیر اعظم صاحب بھی اس طرف توجہ دے رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ فنڈنگ بھی ہوگی تاکہ چیک ڈیمز بنیں ۔ لیکن جس طرح سینیٹر صاحب نے فرمایا کہ ہم کئی دفعہ بڑے بڑے پراجیکٹس کی طرف چلے جاتے ہیں ۔ ۸۷ء میں مجھے یاد ہے ' میں مرحوم جونیجو صاحب کے ساتھ سارک کی میٹنگ میں بنگلور گیا تھا ' جب ہم بنگلور کے قریب پہنچے تو پانی ہی پانی نظر آ رہا تھا ۔ جہاز سے باہر بغور دیکھا تو چھوٹے چھوٹے ڈیم نظر آئے ۔ وہ سوئے ہوئے تھے ' میں نے انہیں جگایا اور کہا کہ ذرا باہر دیکھیں ۔ انہوں نے کہا کہ یہ کیا ہے ۔ میں نے کہا ' جی یہ

دیکھیں کہ ہر نالے پہ انہوں نے ڈیم بنائے ہوئے ہیں اور اس علاقے میں پانی کی پوری ایک شپ بنی ہوئی تھی۔ ہمیں بھی اس طرف جانا چاہیئے۔ شکریہ جناب۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ اگلا سوال ڈاکٹر اسمٰعیل بلیدی صاحب۔

*.163. **Dr. Muhammad Ismail Buledi:** Will the Minister Incharge of the Prime Minister's Office be pleased to state:

(a) the annual expenditure of the Prime Minister's House during the last two years; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to curtail it?

Minister Incharge of the Prime Minister's Office: Following expenditure was incurred during 1996-97 and 1997-98:

(i)	1996-97.	Rs.44,706,900.
(ii)	1997-98.	Rs.45,974,900.

As for as possible every effort is made to reduce the expenditure.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ ضمنی سوال جی۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی ۔ جناب یہ ایک انتہائی اہم سوال ہے اور یہ figure جب ہاؤس میں ہر ایک نے دیکھی ہے تو سب کو حیرانی ہوئی کہ پاکستان ایک غریب ملک ہے اور اس کے وزیر اعظم ہاؤس کا ایک سال کا خرچہ پانچ کروڑ ہے۔ دو سالوں کا دس کروڑ کے قریب ہے۔ خود انحصاری کی بات تو ہم ایک طرف کرتے ہیں اور یہاں کے پچانوے فیصد لوگوں کو روٹی میسر نہیں ہے۔ مکان میسر نہیں ہے۔ یہاں کے لوگ انتہائی غریب ہیں۔ اس کے مقابلے میں انڈیا کے وزیر اعظم کے متعلق اگر یہ سوال کیا جائے تو اس کا جواب لاکھوں میں آئے گا۔ میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر یہ جو figures وزیر اعظم ہاؤس کی ہیں تو پھر وزیر اعظم سیکریٹریٹ کا خرچہ تو پھر اربوں تک آ جائے گا۔ جبکہ ایک ہاؤس کا ہے کہ وہاں صرف کھانے کا ہے لیٹنے کا ہے مہمانوں کی تواضع کرنے کا ہے۔ کیا وہ بتا سکتے ہیں کہ وزیراعظم سیکرٹریٹ کا کتنا خرچہ ہے۔ نمبر ایک۔ اور نمبر دو ' وہ یہ بتائیں گے کہ یہ figure جو انہوں نے

دیئے ہیں، اتنے پیسے وزیراعظم ہاؤس میں کس مد میں انہوں نے خرچ کئے ہیں ۔یہ بہت اہم سوال ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس سوال پر کم از کم دس ضمنی سوال ہاؤس کو کرنے دیں۔ اس کی باقاعدہ ایک کمیٹی ہو ۔ جس طرح وزیراعظم انڈیا وہاں کی مقامی بنی ہوئی گاڑی میں سوار ہے ، میں سمجھتا ہوں کہ یہاں کے وزیراعظم کو بھی ایک سوزوکی میں سوار ہونا چاہئیے ۔ جناب والا! یہ ایک غریب ملک ہے ۔یہ ملک اس کا متحمل نہیں ہوسکتا کہ یہاں کا وزیراعظم پانچ کروڑ کی گاڑی میں سوار ہو ۔یہ بتائیں اور مجھے مطمئن کریں۔ یہ بہت عجیب figure انہوں نے دی ہے۔یہ پورے ملک کے لئے ایک افسوسناک بات ہے ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔جی منسٹر صاحب۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو ۔ جناب والا! پہلے تو میں اس بات کے متعلق اپنے فاضل ممبر صاحب سے عرض کروں گا ۔انہوں نے فرمایاہے کہ ہندوستان کے وزیراعظم کے اخراجات وزیراعظم ہاؤس کے لاکھوں میں ہوں گے ۔ میرے خیال میں ان کے پاس یہ facts and figures نہیں ہیں اور اس کو اگر وہ varify کریں گے تو ان کی statement درست نہیں نکلے گی ۔دوسری بات یہ ہے کہ جہاں تک وزیراعظم ہاؤس کا تعلق ہے وہاں اخراجات مختلف مدات میں کئے جاتے ہیں اور اس سے پہلے بھی کئے جاتے رہے ہیں ۔ جہاں تک موجودہ حکومت کا تعلق ہے آپ ملاحظہ فرمائیں گے جناب کہ 1997 فروری میں موجودہ وزیراعظم صاحب نے take over کیا ہے ۔اس وقت خرچ ہے 4 کروڑ 47 لاکھ اور 98-97 میں ہے 4 کروڑ 59 لاکھ ۔اب ذرا ملاحظہ فرمائیے جناب اس سے پہلے کی صورت کیا تھی ۔اس سے پہلے کی صورت یہ تھی کہ یہ جو 96-95 کا سال ہے اس میں وزیراعظم ہاؤس کے اخراجات 4 کروڑ 82 لاکھ تھے ۔ اس سے پہلے کے سال 95-94 میں 4 کروڑ 26 لاکھ تھے ۔اب آپ خیال فرمالیجئے کہ inflation کو بھی اس میں add کر لیجئے تو یہ 96-95 کے دونوں سالوں سے کم ہے اور پھر جناب مزید کوشش کی جارہی ہے کہ ہمارے اخراجات کم ہوں۔ اس سال کی صورت یہ ہے کہ اس وقت تک 3 کروڑ 24 لاکھ کا خرچہ ہوا ہے اور اندازا یہ ہے کہ انشاء اللہ یہ 4 کروڑ 22 لاکھ کا بجٹ ہے اس کے اندر اندر یہ اخراجات رہیں گے جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ پچھلے دونوں سالوں کے مقابلے میں بھی کم ہیں۔ ہماری حکومت کے آنے سے پہلے وزیراعظم ہاؤس کے جو اخراجات تھے اب اس سے مزید کوئی ساٹھ لاکھ کے قریب کم ہو جائیں گے ۔ ہماری کوشش اس سلسلے میں جناب پورے طور پر یہ رہتی ہے کہ ملک کے اخراجات کم سے کم ہوں اور آپ دیکھ لیں کہ موجودہ وزیراعظم صاحب کی حکومت میں سارے پاکستان میں اخراجات میں کمی ہوئی ہے ۔ اسی حیثیت سے ہم اس

اثنا میں crises کا مقابلہ کر پائے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر - عاقل شاہ صاحب -

سید عاقل شاہ - جناب والا! بات یہ ہے کہ ابھی گوہر ایوب صاحب نے فرمایا کہ وہ جہاز میں سفر کر رہے تھے اور جونیجو صاحب سو رہے تھے ان کو جگایا تو وہ جاگ گئے، جو اس وقت وزیراعظم صاحب تھے - میں ان سے یہ گزارش کروں گا کہ آپ موجودہ وزیراعظم صاحب کو بھی ذرا جگائیں - شاید وہ آپ کے جگانے پر نہیں جاگیں گے -جناب میں یہ سوال کرنا چاہتا ہوں ضمنی سوال -

جناب پریذائیڈنگ آفیسر - ایک ایک سوال باری باری -

سید عاقل شاہ - جناب یہ خرچہ تو اپنی جگہ لیکن وزیر اعظم صاحب نے ٹی وی پر چودہ کروڑ عوام کے سامنے کہا کہ میں عنقریب یہ وزیراعظم ہاؤس چھوڑ دوں گا اور چھوٹے مکان میں چلا جاؤں گا۔ آپ نے بھی یہ نیشنل ایجنڈے میں سنا ہو گا تو اس کے متعلق کیا ہوا؟ تو جواب میں یہ کہتے ہیں کہ as far as possible, every effort is made to reduce the expenditure. ملاحظہ فرمائیں کہ 1996-97 میں چار کروڑ اور چوہتر لاکھ روپے خرچ کرتے ہیں۔ پچھلے سال 1997-98 میں چار کروڑ ساٹھ لاکھ روپے خرچ کرتے ہیں تو کیا یہ expenditure reduce کرنے کی کوشش ہو رہی ہے - یہ تو زیادہ ہو رہی ہے اور اگلے سال کی figures جب آپ لیں گے تو وہ چھ کروڑ ہو جائیں گی - میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ خدارا! اس کو کم کریں - اب وہ لکھتے ہیں کہ expenditure کو کم کیا جائے گا اور ہو یہ رہا ہے کہ وہ زیادہ ہو رہا ہے - میں دوسری بات یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو اعلان کیا گیا تھا اس کے متعلق کچھ بتائیں - یہ صرف قوم کو دھوکہ دیا جا رہا ہے - جو بات ٹی وی پر آ کر کہتے ہیں، وہ غلط ہوتی ہے - کہتے کچھ ہیں اور کرتے کچھ ہیں - اس کے متعلق جناب وٹو صاحب فرما دیں -

جناب پریذائیڈنگ آفیسر - جی یٰسین خان وٹو صاحب -

میاں محمد یٰسین خان وٹو - جناب والا! میں نے پہلے بھی اس سوال کا جواب دیا ہے اور یہ بتایا ہے کہ 1995-96 میں پرائم منسٹر ہاؤس کے جو اخراجات تھے، ہمارے ان دونوں سالوں میں ان سے کم اخراجات ہیں - میں عرض کرتا ہوں کہ اگر ہم وزیراعظم ہاؤس کا تقابلی جائزہ لیں تو موجودہ وزیراعظم صاحب کے وزیراعظم بننے سے پہلے وزیراعظم ہاؤس کے جو اخراجات تھے اس پر انہیں تکلیف کیوں ہوتی ہے - وہ اخراجات زیادہ تھے اور inflation بھی add کریں تو پھر بھی وزیراعظم ہاؤس کے ان دونوں

سالوں کے اخراجات کم ہیں۔ جناب والا! یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ میری ایک بات سنیں۔ جب وہ جواب دے رہے ہیں تو آپ بیٹھ جائیں۔ آپ پھر بات کرلیں۔ دیکھیں یہ نامناسب ہے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جناب والا! یہ مناسب نہیں ہے کہ یہ جو لفظ چاہیں بڑوں کے لئے استعمال کرلیں۔ دوسرے کی کوئی عزت نہیں ہے۔ یہ صرف اپنی عزت سمجھتے ہیں۔ یہ عقل کل ہیں، علم کل ہیں اور باقی کسی کو کوئی سمجھ اور کوئی عقل نہیں ہے۔ کتنی عجیب بات ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ عاقل شاہ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

سید عاقل شاہ: جناب والا! اگر سوال کا جواب نہیں ہے تو پھر Question hour کو ختم کر دیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جناب دیکھیے۔ جب وہ جواب دے رہے ہیں اور آپ سنتے نہیں ہیں تو جواب کیسے آئے گا۔

سید عاقل شاہ۔ جناب والا! جواب دیا ہی نہیں ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ ان اخراجات کو کم کیا جائے گا۔ اخراجات پچھلے سال سے اس سال زیادہ ہو گئے ہیں۔ جناب! میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ اب آپ اگر مجھے جواب دینے دیں تو میں عرض کروں۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ 96-1995 میں چار کروڑ اور بیاسی لاکھ اخراجات تھے۔ اس کے مقابلے میں ہمارے 97-1996 کے چار کروڑ سینتالیس لاکھ اخراجات ہیں اور دوسرا 98-1997 کے اخراجات چار کروڑ انسٹھ لاکھ ہیں۔ مجھے آپ پہلے جواب دینے دیں تو میں آپ کو ساری تفصیل بتاؤں۔ جناب والا! ایک بات تو یہ ہے کہ 96-1995 کے مقابلے میں ان دونوں سالوں کے اخراجات کم ہیں۔ دوسری بات میں نے یہ بتائی تھی کہ ہم نے اخراجات کو کم کرنے کے مزید اقدامات کیے ہیں۔ اس سال اس وقت تک کے اخراجات تین کروڑ اور چوبیس لاکھ ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ جو بجٹ چار کروڑ بائیس لاکھ کا ہے، ہم اخراجات اس کے اندر رکھیں گے، جس کا مطلب یہ ہے کہ چار کروڑ انسٹھ لاکھ سے بھی یہ کم ہوں گے اور چار کروڑ سینتالیس لاکھ سے بھی کم ہوں گے۔ اگر 96-1995 کا مقابلہ کریں تو تقریباً ساٹھ لاکھ سے زیادہ اس صورت میں بچت ہو گی۔

یہ میں نے وضاحت کے ساتھ بتایا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔جناب ظفر صاحب ۔ عاقل شاہ صاحب آپ نے اپنا سوال پوچھ لیا ہے اور اس کا جواب آ گیا ہے ۔ دیکھیے ہمارے کتنے ساتھی اور سوال پوچھنا چاہتے ہیں ۔

سید عاقل شاہ ۔ جناب والا! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اخراجات کم ہونے کی بجائے زیادہ کیوں ہوئے ہیں۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔جناب! ذرا غور سے پڑھیں ۔ ہم نے بتایا ہے کہ پہلے دو سالوں کے یہ ہیں اور ہم کم کر رہے ہیں اور اس سال کے کم ہو رہے ہیں ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جی۔ ایم ظفر صاحب ۔

جناب محمد ظفر۔ شکریہ جناب چیئرمین! جناب ابھی ابھی میں نےتھوڑا سا calculate کیا ہے ۔ یہ فرما رہے ہیں کہ دو سال پہلے جو وزیر اعظم تھے انہوں نے اس سے کچھ زیادہ رقم خرچ کی تھی اور انہوں نے آنے کے بعد ان سے کچھ کم رقم خرچ کی ہے۔ زیادہ کی تھی یا کم کی تھی یہ کوئی relevant بات ہے ہی نہیں۔ بات یہ ہے کہ ان چار سالوں میں اس سے پہلے تو کوئی تذکرہ نہیں ہوا ' ان چار سالوں میں انہوں نے 16 کروڑ روپے خرچ کئے ہیں' ان 16 کروڑ روپوں کے بارے میں ایک سوال یہ ہے کہ وزیر اعظم پاکستان کی تنخواہ کتنی ہے ؟ نمبر ۲۔ غریب عوام کے نمائندہ وزیر اعظم کو سہولتیں دینے کے لئے یہ قوم ایک لاکھ سے زیادہ اس پر خرچ کر رہی ہے' اس کا کیا جواز ہے ؟ نمبر ۳۔ اگر کوئی جواز ہے تو اسے واضح طور پر بتائیں کہ ایک شخص کی زندگی پر جو کہ قوم کا نمائندہ ہے اور number one person ہے ' اس پر اتنی رقم کیوں خرچ ہو رہی ہے ؟ 16 کروڑ روپے کی یہ کوئی justification نہیں کہ پہلے وزیر اعظم پر بہت رقم خرچ ہو رہی تھی اور اب کم رقم خرچ ہو رہی ہے ۔ رقم اب بھی daily ایک لاکھ سے زیادہ خرچ ہو رہی ہے۔ کیا انہوں نے یہ سوچا اور ان کے نزدیک کوئی ایسی تجویز ہے کہ اس شخص کو اس کی تنخواہ سے زیادہ پیسے کیوں دیئے جا رہے ہیں۔ قوم پوچھتی ہے کہ یہ جو 16 کروڑ روپے خرچ ہوئے ہیں ' اس سے کتنے یتیم خانے بن سکتے تھے ، کتنے سکول بن سکتے تھے ، کتنے ہاسپٹل بن سکتے تھے ، کتنی سڑکیں بن سکتی تھیں اور کچھ نہیں بن سکتا تھا تو کم سے کم یتیم families کے لئے کچھ نہ کچھ کیا جا سکتا تھا۔ اس کے بارے میں فرمائیے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ وزیر پارلیمانی امور۔

میاں محمد یسٰین خان وٹو۔ یہ تو جناب ایسے ہی ہے جیسے یہ کہا جائے کہ یہ ہاؤس نہیں ہونا چاہیئے، کیونکہ غریب ملک ہے لہذا سڑک نہیں بننی چاہیئے ، کیونکہ غریب ملک ہے اس لئے سپریم کورٹ کی عمارت نہیں بننی چاہیئے ، جج صاحبان مقرر نہیں کرنے چاہیئں، وزیر اعظم ہاؤس نہیں ہونا چاہیئے ۔ جناب یہ بات دلیل کے زمرے میں نہیں آتی ، یہ تنقید برائے تنقید کے زمرے میں آتی ہے اور وہ خود فرما رہے ہیں کہ وزیر اعظم پاکستان کے نمائندہ ہیں ، انہوں نے سارے ملک کے نظام کو چلانا ہے ، وہاں قوم کے بارے میں فیصلے ہونے ہیں، اس کے لئے سٹاف کی ضرورت ہے، باہر سے معزز مہمان تشریف لاتے رہتے ہیں ، اس سلسلے میں اخراجات کی ضرورت ہے ۔ اس ہاؤس میں کبھی چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے ، مرمت کی ضرورت ہوتی ہے اور بہت سارے مسائل ہوتے ہیں جن کی ضرورت ہوتی ہے۔ تو جناب ! کیایہ ممکن ہے کہ وزیر اعظم صاحب کے باہر سے کوئی مہمان آئیں اور کہیں کہ نہیں جی ! ہمارا ملک تو غریب ہے ہم آپ کی دعوت نہیں کر سکتے۔ ان کے خیال کے مطابق یہ ہے کہ کوئی delegation آئے تو ان کو ہم کہیں جھونپڑے میں بٹھائیں۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ وہ تفصیل دے رہے ہیں، سن لیں۔

میاں محمد یسٰین خان وٹو۔ جناب یہ establishment charges ہیں۔ اس میں یہ یہ چیزیں ہیں ۔ اس میں establishment charges ہوتے ہیں، repair, maintenance ہوتی ہے ، commodities and services ہوتی ہیں اور دوسری transfer payments ہوتی ہیں۔ یہ وہ چیزیں ہیں جو لیاقت علی خان صاحب کے وزیراعظم بننے سے لے کر آج تک ہوتی رہی ہیں اور آج تک یہ اخراجات قوم کے لئے ضروری ہیں ۔ قوم کا نمائندہ جہاں کام کر رہا ہے ، وہاں اس کے پاس بین الاقوامی شخصیات آ رہی ہیں ، سفیر آ رہے ہیں ، delegations آ رہے ہیں تو آپ وہاں کے خرچے کا حساب لگائیں۔ جناب والا! ہم اس میں بھی کمی لا رہے ہیں اور اس دفعہ انشاء اللہ پہلے کے مقابلے میں تقریباً 30 لاکھ کے قریب بچت ہو جائے گی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ شکریہ۔ جی اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر ۔ Sir, to the point کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ ایٹمی دھماکے کا کامیاب تجربہ کرنے کے بعد وزیراعظم پاکستان نے قوم سے یہ عہد کیا تھا کہ وہ حکومت کے خرچوں کو 25% کم

کریں گے ۔انہوں نے تمام لوگوں کو یہ ہدایت دی تھی کفایت شعاری اور economy کی لیکن اس کے باوجود کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ وزیراعظم پاکستان نے اپنے ذاتی استعمال کے لئے ایک نئی Bullet Proof گاڑی تقریباً" دو کروڑ بہتر لاکھ میں import کی ہے' جس پر ڈیوٹی اس کے علاوہ ہے۔ یہ دو کروڑ بہتر لاکھ روپے کی گاڑی خریدنے کا کیا جواز ہے؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔جی وٹو صاحب۔

میاں محمد یسٰین خان وٹو۔ جناب والا! یہ تو نیا سوال ہے۔ یہ سوال دے دیں' میں اس کا جواب دے دوں گا۔ جناب اخراجات کی کمی کے بارے میں ' میں عرض کروں گا کہ موجودہ حکومت نے ' موجودہ وزیراعظم کی خصوصی اور ذاتی دلچسپی پر تمام جگہ پر اخراجات کم کئے ہیں۔ کئی جگہ پر 50% اخراجات کم کئے ہیں' کئی جگہ پر اس سے بھی کم کئے ہیں لیکن جناب چیئرمین؟ اسی وجہ سے یہ ممکن ہوا ہے کہ ہم اتنے بڑے economic crisis اور sanctions سے سرخرو ہو کر نکلے ہیں کیونکہ ہم نے اخراجات میں پورے طور پر کمی کی ہے اور وزیراعظم نے ذاتی طور پر اس میں دلچسپی لے کر اخراجات کو کم کیا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ اقبال حیدر صاحب! گاڑی کے متعلق آپ نیا سوال کریں۔ اس کا جواب آئے گا۔ آپ تشریف رکھیں ۔جی خدائے نور صاحب۔

جناب خدائے نور۔ شکریہ جناب چیئرمین۔ میں بڑے احترام کے ساتھ وٹو صاحب سے عرض کروں گا کہ آپ اپنا موازنہ پچھلی حکومت سے نہ کریں۔ اس میں کوئی شک و شبہ کی بات نہیں کہ ہم ایک غریب ملک ہیں ۔ خود وزیراعظم صاحب نے یہاں پر کفایت شعاری کی بات کی ' سیکرٹریٹ کو چھوڑ کر دوسری جگہ چلے گئے' اس میں کوئی شک نہیں ہے ۔ پچھلی حکومت اور اس حکومت میں' میں یہ فرق محسوس کرتا ہوں کہ آپ نے پندرھویں ترمیم ' شرعی نظام' قرآنی نظام' الہیٰ نظام نافذ کرنے کی ایک ترمیم لے آئے ۔ اسلام میں کفایت شعاری ایک اہم جزو ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ آپ تاریخ پر نظر ڈالیں' اپنے خلفائے راشدین پر نظر ڈالیں' اس وقت جو کفایت شعاری پر چل رہے تھے' سادگی پر چل رہے تھے' کیا دوسروں کے مقابلے میں ان کا رتبہ کم تھا' نہیں تھا۔ میں یہ کہتا ہوں کہ آپ یہ عیش وعشرت کی زندگی کب ترک کریں گے ؟ میں آپ سے صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ نے پچاس لاکھ روپے کم کر دیئے' بڑی اچھی بات ہے۔ کیا آپ پھر بھی یہ کہتے ہیں کہ یہ رقم جو ابھی خرچ ہوئی ہے یہ زیادہ نہیں ہے ۔ یہ اس ملک کے ساتھ ' اس قوم کے ساتھ زیادتی نہیں ہے ۔

یہی رقم جو آپ نے پچھلی حکومت سے کم بھی کردی ہے لیکن پھر بھی میں یہ کہتا ہوں کہ اس قوم کے ساتھ ایک ظلم ہے۔ یہ بہت زیادہ ہے۔ اس سے اور بھی کم ہوسکتی ہے ۔ کروڑوں سے نہیں بلکہ لاکھوں میں آسکتی ہے۔ آپ عیش و عشرت کی زندگی اگر ختم کرنا چاہیں تو اس پر قابو پایا جاسکتا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ وٹو صاحب یہ تجویز ہے ان کی ' سوال نہیں ہے۔ انہوں نے یہ تاکید کی ہے کہ خرچے کم کریں۔ آپ پہلے فرما چکے ہیں کہ اس سال کے خرچے کم ہوں گے اور کم کریں۔

میاں محمد یسینؒ خان وٹو۔ جناب پچھلے سال کے مقابلے میں اس سال بھی انشااللہ خرچہ کم ہوگا۔ میں نے آپ کی خدمت میں پہلے عرض کر دیا ہے کہ ہم اسے چار کروڑ انسٹھ لاکھ سے چار کروڑ بائیس لاکھ تک لے آئیں گے ۔ اس طرح مزید بھی ہم کوشش کریں گے کہ اخراجات میں کمی آئے ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ ساجد میر صاحب آپ کا ایک سوال رہ گیا تھا ۔حافظ صاحب ضرور آپ کو جواب دیں گے' یہ مسئلہ پہلے ہو جائے ۔ جناب ساجد میر۔ سوال نمبر 158

*158. **Mr. Sajid Mir**: Will the Minister for Religious Affairs, Zakat, Usher and Minorties Affairs be pleased to state whether it is a fact that the Qadianis Group have started free tution centres and vocational Institutions at Chakri Road, Rawalpindi, and its adjacent areas for the propagation of their religion , if so, the steps being taken by the Government in this regard?

Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: Yes. A Vocational Centre for Women was opened in the first instance at Street No.3, Lakan Road, Quaid-e-Azam Colony in the jurisdiction of Police Station Saddar Barooni, Chakri Road, Rawalpindi by one Mr. Maqsood Ahmed S/o Mr. Abdul Majeed. The Vocational Centre proved a failure. Therefore, the same has been converted into Shamim Field Public School. About 10-12 students belonging to Qadiani community have been admitted in nursary class. This school has not yet been registered.

Mr. Presiding Officer: Supplementary?

جناب ساجد میر ۔ یہ قادیانی حضرات vocational center کھولیں یا Public School کھولیں-------

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ آپ کی آواز نہیں آ رہی ہے۔

جناب ساجد میر ۔ Vocational Center کھولیں یا Public School کھولیں ، قادیانی حضرات اپنے بچوں کے لئے' اس میں کوئی اعتراض کی بات نہیں ہے ۔ میں نے یہ کہا تھا کہ اس کو انہوں نے تبلیغ کا سنٹر بنایا ہوا ہے۔ ڈش انٹینا وہاں لگایا ہے۔ اس کے ذریعے وہ تبلیغ کرتے رہے ہیں اور اس کے علاوہ ایک پولیس آفیسر ان کی سرپرستی کرتا ہے۔ اس کی آڑ میں وہ اپنا لٹریچر بھی تقسیم کرتے ہیں ۔اس کے بارے میں کچھ نہیں فرمایا گیا۔ صرف یہ کہا گیا کہ پہلے انہوں نے ووکیشنل سنٹر کھولا تھا اس کو اب پبلک سکول کی حیثیت دے دی ہے ۔جو میں نے پوچھا ہے اس کے بارے میں وزیر صاحب فرمائیں۔ اگر اس سکول یا سنٹر کی آڑ میں تبلیغی سرگرمیاں جاری رکھی ہیں تو اس کی روک تھام کے لئے انہوں نے کیا کیا ہے ۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ جناب چیئرمین ! ہم نے اس ادارے کی تحقیق کروائی تھی اور اس سے یہی پتہ چلا کہ یہ احمدیہ کمیونٹی کا ادارہ ہے ۔انہوں نے پہلے اس میں ایک کمیونٹی سنٹر کھولا وہ کامیاب نہیں ہوا تو اس کے بعد انہوں نے اس کو اپنا سکول بنا لیا اور جو بچے وہاں پڑھتے ہیں ہم نے ان کا بھی پتہ کروایا ہے۔ وہ بچے ان کی اپنی کمیونٹی کے بچے ہیں۔اس لئے اگر وہ اپنی کمیونٹی کے بچوں کو کوئی تعلیم وغیرہ دیں یا ان کی تربیت کریں یا ان کو اپنے مذہب کے بارے میں سکھائیں تو یہ as citizen under the Articel 20 of the Constitution وہ مسلمان ہوں یا غیر مسلم ہوں' وہ اپنے مذہب کو profess بھی کر سکتے ہیں۔ اپنی اولادوں کو جو ان سے تعلق رکھتی ہیں ان کو اپنی تعلیم بھی دے سکتے ہیں۔لہذا اس میں کوئی مداخلت نہیں ہو سکتی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ قاسم شاہ صاحب ' نہیں پوچھنا چاہتے۔ انہوں نے ہاتھ کھڑا کیا تھا۔

(مداخلت)

جناب پریذ ائیڈ نگ آفیسر ۔ آپ تشریف رکھیں ۔ آپ کا نمبر ۲ پر آئے گا۔

جناب ساجد میر ۔ پوائنٹ آف آرڈر، گزارش یہ ہے کہ جب ہاؤس میں ایک سوال آتا ہے تو وہ ہاؤس کی پراپرٹی ہے ۔سب سینیٹر اس پر سوال کر سکتے ہیں لیکن میری مودبانہ گزارش یہ ہے کہ جو کوئی سوال پوچھتا ہے ۔ اس کی ایک بیک گراونڈ ہوتی ہے ۔میرا جو گزشتہ سوال تھا اس پر تقریباً ۱۲ سوال پوچھے گئے۔ میں دوسرے سوال کی اجازت مانگتا رہا لیکن مجھے اجازت نہیں دی گئی۔ میری گزارش ہے ۔ اس کے بارے میں، میں کچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔بیشک دوسرے دوست سوال پوچھیں لیکن مجھے ایک سوال کی اجازت دے دی جائے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ٹھیک ہے۔ آپ ایک سوال پوچھنا چاہتے ہیں تو آپ پہلے پوچھ لیں۔

جناب ساجد میر ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ٹھیک ہے انہوں نے یہ ادارہ اپنے بچوں کے لئے کھولا ، اگر اس میں کوئی دوسرے بچے بھی آ کر پڑھیں تب بھی اعتراض کی بات نہیں ، لیکن اس میں لٹریچر کا یا ڈش انٹینا لگا کر محلے والوں کو بلا کر سنانے کا جواز کیا ہے ۔ اس کو روکنے کے لئے کیا کیا ہے اور کیا وزیر صاحب کے علم میں ہے کہ گزشتہ ماہ راولپنڈی کے علماء نے جمعے کے خطبات میں اور دوسرے مقامات پر اس کے خلاف بڑا احتجاج کیا ہے اور خاص طور پر اس بات پر اعتراض کیا ہے کہ ایک سرکاری ملازم جو پولیس کا ملازم ہے وہ ان کی سرپرستی کرتا ہے ۔ اس کے بارے میں انہوں نے کچھ نہیں فرمایا۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ جناب چیئرمین ! اس وقت تک ایسی کوئی شکایت نہیں ملی کہ وہ کسی مسلمان کو یہ دعوت دیتے ہوں کہ وہ ان کے ادارے میں آئے یا ان کو کوئی لٹریچر وغیرہ تقسیم کرتے ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اب ان کے لئے پاکستان میں یہ ناممکن ہے کہ وہ مسلمانوں کو اپنے مذہب کی تعلیم دیں اور کوئی اس قسم کی صورت پیدا کرسکیں۔ کوئی afford ہی نہیں کر سکتا اور اسی طریقے سے کوئی اپنے گھر میں یا اپنے کسی ادارے میں ڈش انٹینا لگائے تو وہ اپنی پرائیویسی میں کر سکتا ہے۔میں سمجھتا ہوں کہ اس میں قانونی طور پر کوئی گرفت نہیں ہوسکتی اور اگر کوئی سرکاری ملازم اس ادارے کی سرپرستی کر رہا ہے، اگر وہ اپنی حدود سے باہر جا رہا ہو اور ان کی ایسی activities کا پتہ چلے تو پھر گورنمنٹ ضرور ایکشن لے گی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ درانی صاحب۔

جناب محمد انور خان درانی۔ یہاں سے ظفر صاحب نے تھوڑی دیر پہلے دو تین سوال پوچھے

تھے جس میں وزیر صاحب نے میرے خیال میں گول مول جوابات دیئے ہیں۔ اس میں یہ پوچھا گیا تھا کہ وزیر اعظم صاحب کی تنخواہ کتنی ہے تو وہ جواب نہیں آیا۔ اس جواب کے سب منتظر ہیں کہ کتنی تنخواہ ہے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ یہ نیا سوال ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ وہ سوال گزر چکا ہے ۔ حافظ فضل محمد سپلیمنٹری سوال پوچھنا چاہتے ہیں۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : کیا اس بارے میں پارلیمنٹ کے ایکٹ میں نہیں لکھا ہوا ہے؟

میاں محمد یٰسین خان وٹو : جی میں عرض کرتا ہوں کہ وہ نوٹس دے دیں' نیا سوال دے دیں میں ان کو جواب دے دوں گا۔

جناب بشیر احمد مٹہ : کیوں نوٹس دے دیں؟ یہ تو ایک obvious چیز ہے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو : اس وقت میرے پاس یہ معلومات نہیں ہیں کہ وزیر اعظم کی تنخواہ کیا ہے۔ وہ جناب نیا سوال دے دیں تو میں اس کا جواب دے دوں گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : یہ تنخواہیں وزیر اعظم کی اور وزراء حضرات کی budgeted ہیں' اس کے لئے Act of Parliament ہوتا ہے' تو اس لئے وہ کہتے ہیں کہ میں چیک کر کے بتاؤں گا کیونکہ انہیں زبانی معلوم نہیں ہے۔

(interruption)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : وہ فرما رہے ہیں کہ وہ چیک کر کے اس کا جواب دیں گے۔

Mr. Mohammad Zafar: Why not today? He is a Minister himself, he knows what is his pay, he should know what is the pay of his superiors and he does not need hours , months or centuries to know it. He can come in the House after some time and then reply.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : آپ نے سوال پوچھ لیا ہے' انہوں نے کہہ دیا ہے کہ وہ

چیک کرکے بتائیں گے۔ اب آپ تشریف رکھیئے۔

جناب محمد ظفر: کب جناب کب۔ Sir, what I am asking is کب۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: کل بتا دیں گے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو: کل بتا دوں گا۔ اوّل تو میں ابھی تھوڑی دیر میں چیک کرکے بتا دیتا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اب حافظ فضل محمد صاحب سوال پوچھیں گے۔

حافظ فضل محمد: مجھے وزیر موصوف سے جو سوال کرنا ہے وہ اس حوالے سے نہیں ہے کہ یہ اقلیت کے ہیں یا اکثریت کے ہیں، یہ وہ خود فرماتے ہیں اپنے جواب میں کہ یہ ادارہ ابھی تک رجسٹر نہیں ہوا ہے۔ ایک غیر رجسٹرڈ ادارہ چل کیسے سکتا ہے، اس کو کیوں بند نہیں کردیتے۔ یہ تو قانون ہے پورے ملک کے لئے۔ چاہے اقلیت کے لئے ہو یا اکثریت کے لئے ہو، مسلمان ہو یا غیر مسلم ہو، اس کے لئے رجسٹر ہونا تو ضروری ہے لیکن یہ خود فرما رہے ہیں کہ وہ ادارہ ابھی تک رجسٹر نہیں ہوا ہے تو اس کو بند کیوں نہیں کرادیتے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی جناب راجہ ظفر الحق صاحب۔

راجہ محمد ظفر الحق: جناب چیئرمین! اگر کوئی ادارہ رجسٹرڈ نہ بھی ہو تو وہ اپنا کام کرسکتا ہے۔ رجسٹرڈ سے مراد یہ ہے کہ وہ اگر حکومت سے کوئی aid لینا چاہے یا کوئی مراعات ہوں یا کوئی protection ہو یا کوئی ایسی چیز ہو تو تب وہ رجسٹرڈ کرواتے ہیں، ورنہ اس کی رجسٹریشن کی ضرورت ہی نہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب بلیدی صاحب۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب میں موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اقلیتوں کو اس موجودہ حکومت نے کھلی چھٹی دی ہوئی ہے۔ وہ خود فرما رہے ہیں کہ کوئی اگر شکایت ہو تو --- ہم نے باقاعدہ written شکایت کی ہے۔ لیکن وہاں کے ڈپٹی کمشنر، وہاں کے کمشنر اور دوسرے ادارے ٹس سے مس نہیں ہوتے ہیں۔ میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آیا کچھ پیسے یورپ سے، امریکہ سے اور دوسرے ملکوں سے باقاعدہ فنڈ کی صورت میں ان کو مختص کئے گئے ہیں تاکہ وہ اپنی لادینیت، اقلیت کا جو

پروگرام ہے، اس کو مسلط کریں مسلمانوں پر۔ وہ ان پیسوں سے یہ کریں گے کہ ان کی فیسیں دیں گے، ان کو مفت تعلیم دیں گے، اس کے علاوہ نقد پیسے دے کر ان کو خریدتے ہیں۔ میں حکومت سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ موجودہ حکومت کے پاس ان کو روکنے کے لئے کوئی منصوبہ ہے یا یہ صرف زبانی جمع خرچ سے ہی یقین دہانی کرا رہے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی جناب راجہ ظفر الحق صاحب۔

راجہ محمد ظفر الحق: جناب چیئرمین! یہ ایک بڑا پیچیدہ مسئلہ ہے جس پر کافی عرصے سے غور و فکر بھی ہو رہا ہے۔ اس لحاظ سے کہ پاکستان کے اندر ہی نہیں بلکہ دنیا بھر میں ایسے ادارے موجود ہیں جن کو بیرونی امداد ملتی ہے۔ بالخصوص بنگلہ دیش میں، انڈیا میں، مسلمانوں کے ادارے ہیں، عیسائیوں کے ادارے ہیں اور باقی اقلیتوں کے ادارے ہیں۔ جو قانون ایک پر لاگو ہوتا ہے وہی قانون دوسرے پر بھی لاگو ہوتا ہے اور ہونا بھی اسی طریقے سے چاہیئے کیونکہ اگر کوئی شہری ہے تو پھر اس کو پورے قانون کا، آئین کا تحفظ حاصل ہونا چاہیئے۔ ہم صرف یہ کہتے ہیں کہ پھر اقلیتوں کو یہ اجازت نہیں ہونی چاہیئے کہ وہ پیسے سے یا کسی اور طریقے سے یعنی لالچ یا دباؤ سے کسی مسلمان کا مذہب تبدیل کرانے کی کوشش کریں۔ اس بات کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ اپنی community کے اندر وہ اگر ایک دوسرے کی تعلیم کا بندوبست کرتے ہیں یا ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں تو اس پر گرفت نہیں ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر: جناب والا! میں وزیر موصوف کی توجہ Article 20 کی طرف مبذول کراؤں گا جس کا کہ انہوں نے خود بھی ذکر کیا ہے، اس کے ساتھ ساتھ آئین کے Article 25 کی طرف بھی توجہ مبذول کراؤں گا کہ آئین نے اس بات کی ضمانت دی ہے،

"that subject to law, ---

(a) every citizen shall have the right to profess, practise and propagate his religion."

The principle of tolerance and respect for other religion is the preachings of our Rasool-e-Akram (Peace be upon him). The principle of respect and tolerance for other religion was the paramount and the pivotal point of the founder of

Pakistan, Quaid-e-Azam Muhammad Ali Jinnah. How can anybody deny any religion to propagate his religion in Pakistan under our own Islam as well as under the policy decision taken by the founder of the Nation and the protection provided under the Constitution? How can they object?

بابا یہ تو نیک کام ہے کہ اگر وہ مفت میں تعلیم دے رہے ہیں۔ خدا کرے کہ میرے ملک میں حکومت سب کو مفت تعلیم دے۔ بڑی اچھی بات ہے اس کی تو تعریف کرنی چاہیئے۔ نئے فنون کے ذریعے سے، ٹیکنالوجی کے ذریعے سے تعلیم کو فروغ دے رہے ہیں، مدرسے کھول رہے ہیں، کوئی بھی کھول سکتا ہے اللہ کے فضل و کرم سے ہم مسلمانوں کے بے شمار مدرسے ہیں ان کے بھی مدرسے کھل رہے ہیں۔ اس کو تو appreciate کرنا چاہیئے یہ روکنے کی بات کہاں سے آگئی۔ نہ تو اس کی اسلام اجازت دیتا ہے، نہ آئین اجازت دیتا ہے، نہ Founder of Pakistan نے اجازت دی تھی۔ میں اس پر سخت احتجاج کرتا ہوں۔

راجہ محمد ظفر الحق ۔ گزارش یہ ہے کہ اس بحث میں تھوڑا سا confusion سینیٹر اقبال حیدر صاحب کی باتوں سے پیدا ہوا ہے۔ ہم اس بات کا کریڈٹ 1974 کی اس حکومت کو دیتے ہیں جس نے قومی اسمبلی کے اندر مکمل کھلی بحث کے بعد اس کمیونٹی کو non-muslim قرار دیا تھا۔ اس کے بعد اس میں یہی لکھا ہوا تھا کہ اس کی sub-constitutional legislation ہوگی اور وہ sub-constitutional legislation بعد میں ہوئی۔ اس کے علاوہ ہمارے penal code میں مختلف دفعات موجود ہیں کہ کوئی بھی ایک مذہب سے تعلق رکھنے والا شخص، کسی دوسرے مذہب کے بارے میں دل آزار یا توہین آمیز بات نہیں کرسکتا۔ جو آپ نے آئین کا آرٹیکل 20 پڑھا ہے اس میں بھی یہی لکھا ہے کہ subject to law تو penal code میں اور باقی قوانین میں laws موجود ہیں کہ کس حد تک وہ جا سکتے ہیں کس حد تک نہیں جاسکتے۔ 1973 کے آئین میں بھی لکھا ہے کہ Islam is the religion of Pakistan اور بھی provisions ہیں اس لئے جب آپ اس قسم کا کوئی تذکرہ کریں تو بہت ہی بہاؤ اس طرف نہ لے جائیں، اس کا توازن برقرار رکھنا ضروری ہے۔

سید اقبال حیدر ۔ 73 کے آئین میں ایک اور بھی چیز لکھی ہے

that where the minority shall enjoy equal right and they shall be free to go to their places of worship. They shall be free to propagate their religion and to protect the

rights of minority is the duty of the Government.

*164. **Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether it is a fact that the Government is negotiating with the private power Companies in respect of the rate of the electricity at which WAPDA will purchase electricity from them, if so, the progress made in this regard so far and the result of negotiations with each Company?

Mr. Gohar Ayub Khan: Yes, it is a fact that WAPDA has been authorized by the Government of Pakistan on 10-4-1999 to negotiate with the Private Power Companies in respect of the rate of electricity at which WAPDA will purchase electricity from them. The negotiation process since been put into motion.

*165. **Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the rates of electricity being charged by WAPDA from the consumers of different categories in each province and FATA separately;

(b) the reasons of disparity of the tariff, if any; and

(c) the total arrears of electricity charges payable as on 30th June 1995-96,96-97 and 97-98 with province-wise break-up?

Mr. Gohar Ayub Khan: (a) The rates of electricity, charged by WAPDA, are uniformly applicable in all the provinces. However, domestic consumers of FATA and agricultural consumers of NWFP and Balochistan Mianwali and

---

(All other questions and answers are taken as read

and placed on the table of the House.)

Bahawalpur Districts of Punjab and Tharparker District of Sindh are being charged different rates from those applicable to the same category of consumers in other regions(Details are at annexure.I).

(b) Disparity in tariffs for the above categories has been allowed by the GOP due to the peculiar socio-economic conditions of these areas.

(c) Attached as Annexure-II).

ANNEX: I

SCHEDULE OF ELECTRICITY TARIFFS

TARIFF CATEGORY/PARTICULARS	FIXED CHARGES Rs/KW/M	ENERGY CHARGES Ps/KWH	F.A.S. Ps/KWH	ADDITIONAL SURCHARGE Ps/KWH
GENERAL SUPPLY TARIFF A-1				
UPTO 50 UNITS	-	54	7	73
FOR CONSUMPTION ABOVE 50 UNITS				
FOR FIRST 100 UNITS (1 - 100)	-	68	7	89
FOR NEXT 200 UNITS (101 - 300)	-	77	15	180
FOR NEXT 700 UNITS (301-1000)	-	110	75	286
FOR NEXT 3000 UNITS (1001-4000)	-	147	75	386
ABOVE 4000 UNITS	-	147	75	436
FLAT RATE FOR FATA (Rs/CON./MONTH)	90	-	-	537

5 Under this tariff, there shall be minimum monthly charges at the following rates even if no energy is consumed:-

a) Single Phase connections:	Rs 80/-	
b) Three Phase connections:	Rs 150/-	plus Rs 25/- per KW for load in excess of 5 KW

GENERAL SUPPLY TARIFF A-2

FOR FIRST 100 UNITS		217	75	348
ABOVE 100 UNITS	-	241	75	358

Under this tariff, there shall be minimum monthly charges at the following rates even if no energy is consumed:-

a) Single Phase connections:	Rs. 200/-	
b) Three Phase connections:	Rs. 500/-	plus Rs 50/- per KW for load in excess of 5 KW.

INDUSTRIAL SUPPLY TARIFFS

B-1 UPTO 40 K.W. (at 400 Volts)	-	118	75	248

There shall be a minimum monthly charge of Rs 100/KW for first 20 Kilowatt of load and Rs 150/ KW for loads between 20-40 KW even if no energy is consumed

B-2 41-500 K.W. (at 400 Volts)	300	68	75	164
B-3 UPTO 5000 K.W. (at 11/33 KV)	290	67	75	144
B-4 FOR ALL LOADS (at 66/132/220 KV)	280	62	75	133
Special Tariff for High Voltage & Short Circuit Testing Lab. Rawat.		126	75	144

TIME-OF-DAY TARIFF FOR B-3 CONSUMERS

PARTICULARS	FIXED CHARGE (Rs /KW/ MONTH)	ENERGY CHARGES OFF PEAK HOURS Ps/KWH	ENERGY CHARGES PEAK HOURS Ps/KWH	F.A.S. Ps/KWH	ADDL SURCHARGE OFF-PEAK HOURS Ps/KWH	ADDL SURCHARGE PEAK HOURS Ps/KWH
For Sanctioned Loads not exceeding 5000 KW	290	53	135	75	[illegible]	[illegible]

TIME-OF-DAY TARIFF FOR B-4 CONSUMERS

For All Loads	280	49	125	75	[illegible]	[illegible]

NOTE:- In all electricity tariffs, the "SURCHARGE" at the rate of 10.4% of "Supply Charges" is also leviable.
"Supply Charges" include Fixed Charges, Energy Charges, F.A.S. and Low Power Factor Penalty

BULK SUPPLY TARIFFS

C-1 (a) 400 Volts		83	75	252
C-1 (b) 400 Volts	220	68	75	251
C-2 (a) 11/33 KV	-	69	75	238
For Government of AJ&K	-	69	75	165
C-2 (b) POF WAH	-	95	75	274
C-2 (c) 11/33 KV	218	65	75	248
C-3 66/132/220 KV	214	63	75	224

AGRICULTURAL TARIFF-D

SCARP		85	75	213
(i) Punjab and Sindh	150	49	75	80
(ii) NWFP & Balochistan	132	34	75	70

FLAT RATE TARIFF D-1	FIXED CHARGES Rs/HP/MONTH	ADDITIONAL SURCHARGE Rs/HP/MONTH
Punjab and Sindh	147	373
NWFP & Balochistan and Distts. of Mianwali and Bahawalpur in Punjab and Tharparkar in Sindh.	122	316

TARIFF CATEGORY/PARTICULARS	FIXED CHARGES Rs/KW/MONTH	ENERGY CHARGES Ps/KWH	F.A.S. Ps/KWH	ADDITIONAL SURCHARGE Ps/KWH

...PORARY SUPPLY TARIFFS

	FIXED CHARGES Rs/KW/MONTH	ENERGY CHARGES Ps/KWH	F.A.S. Ps/KWH	ADDITIONAL SURCHARGE Ps/KWH
...-(i) DOMESTIC SUPPLY	-	170	75	299
...(ii) COMMERCIAL SUPPLY	-	319	75	448

...r the above two categories, the minimum bill of the consumer shall be Rs 46/- per day subject to ...inimum of Rs 200/- for the entire period of supply, even if no energy is consumed.

	FIXED CHARGES	ENERGY CHARGES	F.A.S.	ADDITIONAL SURCHARGE
...(i) INDUSTRIAL SUPPLY	-	174	75	303
...(ii)a BULK SUPPLY TO LICENSEES/ NON-LICENSEES (AT 400 V)	-	135	75	315
(ii)b BULK SUPPLY TO LICENSEES/ NON-LICENSEES (AT 11 KV)	-	123	75	303
(iii) BULK SUPPLY TO OTHER CONSUMERS		144	75	323

...SONAL INDUSTRIAL SUPPLY TARIFF-F

SUPPLY CHARGES	ADDITIONAL SURCHARGE
125% of the "Supply Charges" of relevant industrial supply tariff.	125% of the Addl. Surch. of relevant industrial supply tariff

E.- In all electricity tariffs, the "SURCHARGE" at the rate of 10.4% of "Supply Charges" is also leviable. "Supply Charges" include Fixed Charges, Energy Charges, F.A.S. and Low Power Factor Penalty.

...SIDENTIAL COLONIES ATTACHED TO ...DUSTRIAL PREMISES (TARIFF-H)

	ENERGY CHARGES	F.A.S.	ADDITIONAL SURCHARGE
... Consumers having their own transformer	104	75	302
... Consumers not having their own transformer	105	75	304

	ENERGY CHARGES	F.A.S.	ADDITIONAL SURCHARGE
...TARIFF-I FOR RAILWAY TRACTION	81	75	250

...TARIFF-J FOR CO-GENERATION CONSUMERS

	ENERGY CHARGES	F.A.S.	ADDITIONAL SURCHARGE
1- SALE OF POWER BY WAPDA	133	75	270
2- PURCHASE OF POWER BY WAPDA			
a) During December to July	103	-	-
b) During August to November	78	-	-

...UBLIC LIGHTING TARIFF(G)

...UNIT CHARGES

	ENERGY CHARGES	F.A.S.	ADDITIONAL SURCHARGE
...For Provincial Governments affording exemption to WAPDA from payment of Octroi & Property tax	As per General Supply Tariff A-1		
...For consumers other than those falling in the category Tariff G-1(i)	152	75	449

...RATED LINE CHARGES PER MONTH PER MILE

i) Where the entire capital cost in laying Street Lighting supply line which is exclusively meant for Street Lighting is borne by the Authority	Rs 253

ii) Where the entire capital cost in laying Street Lighting supply line which is exclusively meant for Street Lighting is borne by the consumer	Rs 23
iii) Where the entire capital cost in laying Street Lighting supply line over the existing distribution system is borne by the Authority	Rs 158
iv) Where the entire capital cost in laying Street Lighting supply line over the existing distribution system is borne by the consumer	Rs 33
v) For Street Lighting suppty through underground cables	Rates to be negotiated

NOTE.- In all electricity tariffs, the "SURCHARGE" at the rate of 10.4% of "Supply Charges" is also leviable. "Supply Charges" include Fixed Charges, Energy Charges, F.A.S. and Low Power Factor Penalty.

ANNEX-II

STATEMENT SHOWING *PROVINCE-WISE RECEIVABLES FOR THE PERIOD 1995-96 ,1996-97 ,1997-98

RS. IN MILLION

SR. NO.	NAME OF PROVINCE	1995-96 ENDING 30.06.96	1996-97 ENDING 30.06.97	1997-98 ENDING 30.06.98
1	PUNJAB	7187.70	6492.37	14142.52
2	N W F P (including FATA)	3553.88	3739.10	6568.85
3	SINDH	3825.46	5306.66	17428.17
4	BALUCHISTAN	3484.22	4413.88	5751.12
	TOTAL (1+2+3+4)	18051.26	19952.01	43890.66

* ALL CONNECTIONS LOCATED IN THE PROVINCES/FATA

*166. Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the rate at which WAPDA sold electricity from Kot Addu Power Station before its privatization;

(b) the cost at which the said Power Station has been transferred to a private Company;

(c) the rate at which the WAPDA has contracted to purchase electricity from the said Company after privatization; and

(d) whether there is any disparity in these rates, if so, the reasons thereof?

Mr. Gohar Ayub Khan: (a) The rate of generation by WAPDA from Kot Addu Power Station before its privatization i.e during 1995-96 was Rs.1.77/ K.Wh.

(b) The cost at which the said Power Station has been transferred to KAPCO was US $ 1583 million.

(c) The per unit generation cost after privatization i.e. during 1996-97 was Rs.3.17/K.Wh.

(d) The disparity between the two rates mentioned under (a) and (c) above is due to low despathes and extra payments on account of the Return of Equity.

*.167. **Mr. Muhammad Zahid Khan:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state;

(a) the number of villages electrified in NA-11 by the persent government indicating also the expenditure incurred thereon;

(b) the criteria adopted for electrification of the said villages; and

(c) the details of the villages electrified in NWFA by the present government?

Mr. Gohar Ayub Khan: (a) eleven villages clectrified in NA-11 with an expenditure of Rs.9.94 million.

(b) It is shown in Annexure-I.

(c) The details of village electrified are at Annexure-II.

Annex I

Criteria for Selection of Villages under Foreign Funds

	OECF	IBRD***	EEC*	Kuwait Fund**
PUNJAB				
Population	500	200	200	-
Distance from 11 KV	4 KM	6 Km	6 Km	-
SINDH				
Population	500	200	-	-
Distance from 11 KV	4 KM	6 Km	-	-
N.W.F.P				
Population	200	Population/ Distance ratio of 24	-	-
Distance from 11 KV	4 KM	20 KM	-	-
BALUCHISTAN				
Population	200	Population/ Distance ratio of 24	-	100
Distance from 11 KV	6 KM	-	-	10 KM

* Utilization of funds is confined to AEB Multan.
** Utilization of funds is confined to Baluchistan province only.
*** Loan has been closed since 30-6-97.

9

Annex

LIST OF ELECTRIFIED VILLAGES
FROM 07/98 TO 01/99

AEB PESHAWAR

NA Consty.	Sr No.	Name of Village	District	Source of fund	Estimated Cost As in million	Completion month	Remarks
NA-1	1	TV Colony Gulberg	Peshawar	OECF	0.328	8\98	
	2	Gheni Atta Mohammad	Peshawar	IBRD	0.308	11\98	
		Total:-			0.636		
NA-2	1	Surizai Bala	Peshawar	OECF	0.986	8/98	
	2	Saroaga Khadi Gul Koronna	Peshawar	D/WORK	0.53	8/98	
		Total:-			1.516		
NA-3	1	HT Ext. Khush Magam	Nowshera	D/WORK	0.051	10/98	
NA-4	1	Zara Maina	Nowshera	OECF	0.602	11/98	
NA-5	1	Rural Abadi Nasir Khan	Charsadda	IBRD	0.241	10/98	
NA-6	1	Gambat T/Well	Mardan	OECF	0.566	9/98	
	2	Marchald Kili	Mardan	OECF	0.273	9/98	
	3	Sh. Malloon and Srounding Area	Mardan	PWP	0.36	8/98	
		Total:-			1.199		
NA-7	1	Kandar Baba Seria	Mardan	IBRD	0.18	9/98	
	2	Ghafar Seria	Mardan	OECF	0.497	9/98	
	3	Gul Abad Colony	Mardan	OECF	0.345	9/98	
		Total -			1.022		
NA-8	1	Bukhta Dheri Zaeda	Swabi	OECF	0.628	8/98	
	2	Harawand Jalbai	Swabi	OECF	0.318	9/98	
	3	Bado Baba Jehangira	Swabi	OECF	0.16	9/98	
	4	Toheed Abad Janda Road	Swabi	OECF	0.35	9/98	
	5	Bam Khail Kool Banda	Swabi	OECF	0.309	9/98	
	6	Pir Saria Rabbania	Swabi	OECF	0.399	9/98	
	7	Badragh Dagai	Swabi	OECF	0.321	9/98	
	8	Qadimi Banda	Swabi	OECF	0.46	9/98	
	9	Panj Pir Shiri Tapur	Swabi	OECF	0.309	9/98	
	10	Rakh Banda Zaida	Swabi	OECF	0.348	9/98	
	11	Azam Abad Munir Bak	Swabi	OECF	0.125	9/98	
	12	Sardar Abad Gohati	Swabi	OECF	0.103	9/98	
	13	Khan Bahadur Jahbar	Swabi	OECF	0.217	9/98	

10

14	Mehroban Banda	Swabi	OECF	0.235	9/98
15	Ziarat Khan Banda	Swabi	OECF	0.188	9/98
16	Dural Aloom Gandaf	Swabi	OECF	0.259	9/98
17	Shaheedan Topi	Swabi	OECF	0.315	9/98
18	Jalbai	Swabi	OECF	0.216	10/98
19	Ambar	Swabi	OECF	0.277	10/98
20	Bela Nabi	Swabi	OECF	0.231	10/9[illegible]
21	[illegible]	Swabi	D/WORK	0.045	7/[illegible]
22	Maloona Topi	Swabi	OECF	0.045	7/98
23	Shifling Israr Topi	Swabi	OECF	0.06	10/98
24	Panda Khan Topi	Swabi	OECF	0.025	10/98
25	[illegible] Road Topi	Swabi	OECF	0.065	8/98
	Total:-			6.018	

LIST OF ELECTRIFIED VILLAGES
FROM 07/98 TO 01/99

AEB PESHAWAR

file\wo[illegible]\REPP

NA Consty:	Sr. No.	Name of Village	District	Source of fund	Estimated Cost in millions	Completion me[illegible]	Rem.
NA-9	1	Babri Banda/Biglang/Said/Choolaki	Kohat	D/WORK	0.179	10/[illegible]8	
	2	Tolang Banda Jat Khair Abad Kohat	Kohat	D/WORK	0.32	01/99	
		Total:-			0.499		
NA-10	1	Charpura Imar Khel	Karak	IBRD	1.881	11/98	
	2	Landi Hisar	Karak	IBRD	0.663	11/98	
	3	Nisar Banda	Karak	IBRD	0.743	12/98	
		Total:-			3.287		

NA-11	1	Sangrai	Abottabad	OECF	2.018	12/98
	2	Uthrol	Abottabad	OECF	0.938	12/98
	3	Batangi Maseena	Abottabad	OECF	0.807	12/98
	4	Pagat Akori Bandi Chalcail	Abottabad	IBRD	2.049	12/98
	5	Mohri U/C Bohi	Abottabad	IBRD	0.752	12/98
	6	Behlola	Abottabad	OECF	1.178	12/98
	7	Lahor	Abottabad	OECF	0.78	12/98
	8	Palak-II	Abottabad	OECF	0.816	12/98
	9	LT Ext. M.Naeem Vill: Mian Deseri	Abottabad	D/WORK	0.046	12/98
	10	Maira Saeeda	Abottabad	D/WORK	0.273	12/98
	11	Dara Swala	Abottabad	D/WORK	0.285	1/99
		Total:-			9.942	
NA-12	1	Kuudla	Abottabad	IBRD	1.187	7/98
	2	Maira Pannian	Haripur	D/WORK	0.243	12/98
		Total:-			1.43	
NA-13		H.T/LT Ext. to new Sabzi Mandi H/pur	Haripur	D/WORK	0.215	12/98
NA-14	1	Kund Badan	Mansehra	OECF	0.799	9/98
	2	Tooth Gali	Mansehra	OECF	0.281	9/98
	3	Changa Bagh Bandi	Mansehra	IBRD	1.245	12/98
		Total:-			2.325	
NA-15	1	Swan Maira	Mansehra	D/WORK	0.582	9/98
	2	Labour Kot	Mansehra	D/WORK	0.322	9/98
					0.904	
NA-18	1	L/o Abadi Shekkh Sultan	Tank	OECF	0.432	7/98
	2	Teri	Dir	IBRD	1.09	8/98
		Total:-			1.522	

LIST OF ELECTRIFIED VILLAGES
FROM 07/98 TO 01/99

AED PESHAWAR | file\work\REPP

NA Consty:	Sr. No.	Name of Village	District	Source of fund	Estimated Cost Rs in million	Completion month	Remarks
NA-19	1	K.Arifullah Lalo Zia	Bannu	IBRD	0.557	12/98	
NA-20	1	Shan Khel	Lakki	IBRD	0.242	8/98	
	2	K. Sherin Dil	Bannu	IBRD	0.11	9/98	
	3	Dosti Killi	Lakki	OECF	0.124	11/98	
	4	Mughara Mala Khel	Lakki	IBRD	0.975	1/99	
		Total:-			1.451		
NA-23		Khoona Khapra Palwari	Bunir	IBRD	0.976	11/98	
NA-25	1	Jehanmai Chamyaran	Dir	OECF	1.361	9/98	
NA-26	1	Khazu Pull	Dir	IBRD	0.12	10/98	
	2	Mula Dheri	Dir	IBRD	0.102	10/98	
	3	Saria Bala	Dir	IBRD	0.368	10/98	
	4	Wara Banda	Dir	IBRD	0.262	10/98	
	5	Shekolai	Dir	IBRD	0.291	10/98	
	6	Fazal Abad	Dir	IBRD	1.367	10/98	
	7	Gurgurai	Dir	IBRD	0.488	10/98	
	8	Kandaro	Dir	IBRD	0.461	10/98	
	9	Chirango	Dir	IBRD	0.098	10/98	
	10	Inzer Bala/Payeen	Dir	IBRD	2.211	10/98	
	11	Manogai	Dir	IBRD	1.008	10/98	
	12	Shingri Payeen	Dir	IBRD	0.43	10/98	
	13	Ingaro Baba	Dir	IBRD	1.893	10/98	
	14	Bangh Dara	Dir	IBRD	1.35	10/98	
	15	Darab Karim	Dir	IBRD	1.72	10/98	
	16	Shiekho Gram	Dir	IBRD	0.394	10/98	
	17	Sangar	Dir	IBRD	0.989	10/98	
	18	Toot Pathai	Dir	IBRD	0.327	10/98	
	19	Geero Khina	Dir	IBRD	0.65	10/98	
	20	Surang	Dir	IBRD	0.52	10/98	
	21	R/Portion of Munjai	Dir	IBRD	0.53	10/98	
	22	Quarter Mohallah	Dir	IBRD	0.357	10/98	
	23	Mama	Dir	IBRD	0.757	10/98	
	24	Changorai	Dir	IBRD	0.333	10/98	
	25	Andese Log Book	Dir	IBRD	1.433	10/9[illegible]	
		Total:-			18.459		

TOTAL VILLAGES ELECTRIFIE: 113

*.170. **Mr. Sar Anjam Khan:** Will the Minister for Housing and Works be pleased to state the particulars of the officials placed on waiting list for allotment of "D" type/category-IV houses in Islamabad as on 15-4-99?

Mr. Asghar Ali Shah: 9932 Federal Government employees are waiting on General waiting list on "D" type/category-IV, in Islamabad. List attached at Annex.A.

(Annexure has been placed on the table of the House and a copy has also been provided to the Member.)

*171. **Haji Javaid Iqbal Abbasi:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state the names of on-going electricity schemes in NA-12 and expected date of their completion?

Mr. Gohar Ayub Khan: The 35 village Electrification Schemes are in progress in Constituency No. NA-12. Names of villages and percentage of work completed may be seen at Annexure-I.

Annexure I

NAME OF ON-GOING VILLAGES (CONSTITUENCY-WISE) AND REQUIRED MATERIAL
AS ON 31-[illegible]-1999

AEB PESHAWAR / NWFP)

	1	DILLNA	ABBOTT ABAD	ADP	70%	0.336	–	1	–	–	–	–	5	1.80	5.80
	2	MAISA	ABBOTT ABAD	ADP	20%	1.362	–	2	–	–	–	–	80	5.20	18.00
	3	DHIKRI KIRYAL	ABBOTT ABAD	ADP	30%	0.530	–	–	–	–	–	–	30	–	9.60
	4	JASWAL	ABBOTT ABAD	ADP	[illegible]	0.429	–	–	–	–	–	–	36	–	11.70
	5	SHAHEED ABAD	ABBOTT ABAD	ADP	50%	1.900	–	–	–	–	–	42	76	12.60	17.00
	6	SHAH MAQSOOD	HARIPUR	IHRD	[illegible]	0.356	–	1	1	–	–	–	–	–	5.20
	7	DARBAN LASSAN	ABBOTTABAD	IHRD	80%	0.290	–	–	1	–	–	3	10	1.00	1.90
	8	DOKALIJ	HARIPUR	IHRD	40%	0.224	–	1	–	–	–	–	–	0.60	6.30
	9	MAIRA PAYEEN	ABBOTTABAD	IHRD	80%	1.512	3	1	1	–	–	14	72	3.10	15.50
	10	FAQIR MOHAMMAD	ABBOTTABAD	IHRD	80%	0.600	1	–	–	–	–	8	31	1.80	5.30
	11	KUPRI	ABBOTTABAD	IHRD	80%	0.331	–	1	–	–	–	–	–	2.90	3.40
	12	BAKHALLA	ABBOTTABAD	IHRD	70%	1.370	1	1	–	–	–	–	66	7.90	11.70
	13	SAJWAL	ABBOTTABAD	IHRD	90%	0.013	–	–	–	–	–	–	7	–	-
	14	HALLI	HARIPUR	IHRD	60% [illegible]	0.387	–	2	–	–	–	–	–	–	6.80
	15	KHUL GAKAR DARBAN U/C LA	ABBOTT ABAD	IHRD	[illegible]	0.991	–	1	1	–	–	11	42	3.70	8.90
	16	KOLWAN	HARIPUR	IHRD	70%	0.410	–	1	1	7	–	–	–	0.60	6.30
	17	KOHALA BALA	HARIPUR	IHRD	60%	1.300	–	3	–	–	–	–	66	–	10.00
	18	MAKHIAL	HARIPUR	IHRD	[illegible]	0.477	–	–	–	–	–	–	–	12.60	0.00
	19	BAGHAN	ABBOTTABAD	OHCY	[illegible]	0.301	2	–	–	–	–	–	–	–	-
	20	BASKERA	ABBOTTABAD	OHCY	[illegible]	1.200	–	2	–	–	–	17	42	9.10	5.50
	21	MURHA BATTIAN	ABBOTTABAD	OHCY	90%	0.000	–	–	–	–	–	–	–	–	-
	22	ANGER SHRI	ABBOTTABAD	OHCY	90%	0.090	–	–	–	–	–	–	–	–	-
	23	BARA	ABBOTTABAD	OHCY	40%	1.250	–	3	1	–	–	–	–	–	15.40
	24	BARAN GALI	ABBOTTABAD	OHCY	40%	0.257	–	2	–	–	–	–	–	2.10	-
	25	CHAMBAKA	ABBOTTABAD	OHCY	60%	0.877	1	–	–	–	–	4	56	1.50	-
	26	MARI	ABBOTTABAD	OHCY	60%	1.195	–	4	–	–	–	–	–	–	13.90
	27	HILL U/C BIRR	HARIPUR	OHCY	90%	0.291	–	–	–	–	–	–	–	4.70	2.80
	28	CHANGILA	HARIPUR	OHCY	60%	0.149	–	1	–	–	–	–	–	0.80	0.90
	29	BIRR DARWAZGAI	HARIPUR	OHCY	90%	0.032	–	–	–	5	–	–	–	–	-
	30	TODO MERA	ABBOTTABAD	OHCY	90%	0.390	–	5	–	–	–	–	–	1.70	1.30
	31	BATKANALA	ABBOTTABAD	OHCY	70%	0.090	–	–	–	–	–	–	–	–	-
	32	SIKHAR DANNA	ABBOTTABAD	OHCY	[illegible]	0.170	–	–	–	–	–	–	–	–	-
	33	JABBRI	HARIPUR	OHCY	[illegible]	0.460	–	2	–	–	–	–	–	–	-
	34	SIRR SIRLA POHAR	ABBOTTABAD	OHCY	[illegible]	0.800	–	–	–	–	–	–	–	–	-
	35	MAGRIAN	ABBOTTABAD	OHCY	70%	0.643	–	3	2	–	–	–	–	–	4.70
							6	37	8	12	0	99	639	72.90	216.30
13	1	SHORAGHI	HARIPUR	ADP	90%	0.209	–	–	–	–	–	–	–	–	5.50
	2	GANDIAN	HARIPUR	ADP	70%	0.436	–	2	–	–	–	–	–	–	7.60
	3	KARWALA	HARIPUR	ADP	50%	1.871	–	2	–	–	–	–	–	–	14.90
	4	MALYAR MOHRA	HARIPUR	IHRD	60%	0.169	–	1	–	–	–	2	–	1.20	-
	5	JAGAL	HARIPUR	IHRD	20%	0.310	1	–	–	5	–	–	–	1.20	2.70

23. **Mr. Saifullah Khan Paracha:** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state;

(a) the province-wise details of the sites which have been drilled for oil or gas exploration indicating also the sites which were successful/unsuccessful in the Formation of Habib Rahi, Dunghun, Moghul Kot, PAB, other Cretaceous and Chiltan; and

(b) the future plans to find oil and gas in these Formations?

Ch. Nisar Ali Khan: 425 exploration wells have so far been drilled. A province-wise break-up is given in Annexure-I. Information with regard to the formations, which were encountered in the wells during drilling is being collected from the well logs and completion reports. The same will be submitted to the Senate Secretariat within a week.

Annex-I

Exploratory Wells spud as of April 30, 1999

S. No.	Well Name	Operator	Province	Spud Date	T.D. (M)	Completion Date	Status
1	Sui-1	PPL	Baloch.	10-10-51	3063	02-11-52	Gas
2	Lakhra-1B	BOC	Sindh	02-05-48	3861	09-04-50	Abandoned
3	Zin-1	PPL	Baloch.	23-01-53	1946	26-06-54	Gas
4	Digh-1X	SVOC	Sindh	21-05-56	3325	11-07-56	Abandoned
5	Uch-1	PPL	Baloch.	15-02-55	3353	29-09-55	Gas
6	Karachi-1	PPL	Sindh	07-08-56	3035	31-07-57	Abandoned
7	Dhak-1	Hunt	Baloch.	05-06-56	2563	26-10-56	Abandoned
8	Khairpur-2	PPL	Sindh	14-09-56	3357	06-04-57	Gas
9	Kech Band-1	Hunt	Baloch.	15-05-56	-	-	Abandoned
10	Mari-X1	ESSO	Sindh	29-12-56	3386	04-08-57	Abandoned
11	Dhak-2	Hunt	Baloch.	10-11-56	4454	17-03-57	Abandoned
12	Sari Singh-1	Hunt	Sindh	28-04-57	3099	30-08-57	Abandoned
13	Bannh-1	PPL	Baloch.	15-10-57	3963	29-04-58	Abandoned
14	Talhar-1X	SVOC	Sindh	23-05-57	3287	21-09-57	Abandoned
15	Sanni-1	BP	Baloch.	15-10-57	-	-	Abandoned
16	Sunbak-1	Hunt	Sindh	09-09-57	1932	14-10-57	Abandoned
17	Jhatpat-1	Amoco	Baloch.	06-04-74	4664	20-09-74	Abandoned
18	Mirpurbataro-1X	SVOC	Sindh	15-10-57	3052	03-02-58	Abandoned

19	Jandran-1	Amoco	Baloch	15-01-75	2455	27-07-75	Gas
20	Lakhra-1	Hunt	Sindh	20-10-57	3624	14-03-58	Abandon
21	Garr Koh-1	MAR	Baloch	04-03-75	3623	25-08-75	Abandon
22	Lakhra-2	Hunt	Sindh	19-03-58	1198	01-04-58	Abandone
23	TadriMain-1	Amoco	Baloch.	30-09-75	1826	12-12-75	Abandone
24	Lakhra-3	Hunt	Sindh	06-04-58	1189	17-04-58	Abandone
25	Pirkoh-1	OGDC	Baloch.	25-10-75	2800	02-07-77	Gas
26	Lakhra-4	Hunt	Sindh	24-04-58	1204	07-05-58	Abandoned
27	Jhal-1	BP	Baloch.	12-05-82	5000	09-12-82	Abandoned
28	Jacobabad-1	PPL	Sindh	08-05-58	995	25-05-58	Abandoned
29	Sanni-1	BP	Baloch.	04-01-83	1271	19-01-83	Abandoned
30	Phulji-1	Hunt	Sindh	29-05-58	3713	03-09-58	Abandoned
31	Loti-1	OGDC	Baloch.	05-12-84	2252	31-05-85	Gas
32	Nabisar-1	SVOC	Sindh	15-06-58	3055	17-09-58	Abandoned
33	Loti South-1	OGDC	Baloch.	10-11-88	1635	16-01-91	Abandoned
34	Jacobabad-2	PPL	Sindh	12-06-58	1772	11-08-58	Abandoned
35	Pirkoh-E-1	OGDC	Baloch.	07-08-93	2160	16-09-93	Abandoned
36	Mazarani-1	PPL	Sindh	21-08-58	3083	01-04-59	Gas
37	Savi-Ragha-1	B.G.	Baloch.	28-01-94	2977	15-06-94	Gas/Cond.
38	Badhra-1	Hunt	Sindh	07-10-58	1333	21-02-59	Abandoned
39	Dabbar-1	Albion	Baloch.	20-03-94	1373	28-04-94	Abandoned
40	Kandhkot-1	PPL	Sindh	07-03-59	2079	12-04-59	Gas
41	Gulan-1	B.G.	Baloch.	14-11-95	3757	17-04-96	Abandoned
42	Phulji-2	Hunt	Sindh	23-03-59	2536	25-04-59	Abandoned
43	Jandran-X-1	OGDC	Baloch.	31-05-96	1167	23-08-96	Gas/Suspended
44	Karachi-2	PPL	Sindh	26-04-59	3946	29-12-59	Abandoned
45	Dabbar-2	CONOCO	Baloch.	02-01-97	1495	11-02-97	Abandoned
46	Dasori-1	PPL	Sindh	15-12-60	3399	20-03-61	Abandoned
47	Miriwah-1	BG	Baloch.	04-03-97	2005	23-05-97	Abandoned
48	Badin-1	SVOC	Sindh	03-09-61	2745	05-11-61	Abandoned
49	Jandran-X-2	OGDC	Baloch.	03-06-97	1100	11-08-97	Gas
50	Kech Band-1	Tide	Sindh	20-03-62	3349	17-12-62	Abandoned
51	Sumot Ghar-1	OGDC	Baloch.	19-06-97	1700	15-09-97	Abandoned
52	Patiani Creek-1	Sun Oil	Sindh	19-08-64	2522	22-10-64	Abandoned
53	Jandran X-3	OGDC	Baloch.	27-01-98	1555	15-06-98	Suspended
54	Sari-1	OGDC	Sindh	31-07-65	1480	05-04-66	Gas
55	Zarghun South-1	Premier	Baloch.	04-06-98	2172	13-09-98	Gas
56	Mari-7	ESSO	Sindh	19-02-66	785	24-02-66	Abandoned
57	Sui Deep-1	PPL	Baloch.	01-07-98	4713		Gas
58	Benir-1	OGDC	Sindh	12-10-67	2347	17-04-68	Abandoned
59	Shakardara-1	OGDC	N.W.F.P.	28-01-89	4548	27-03-90	Abandoned
60	Kand-1	OGDC	Sindh	17-09-68	2400	13-03-69	Abandoned
61	Chonai-1	PCPI	N.W.F.P.	02-09-90	3900	22-12-90	Abandoned
62	Hundi-1	OGDC	Sindh	21-09-69	2404	10-03-71	Gas
63	Tolanj-1	Amoco	N.W.F.P.	09-08-91	3097	24-11-91	Abandoned
64	Gadularo-1	OGDC	Sindh	06-06-71	1859	03-11-72	Abandoned
65	Nak-Band-1	OGDC	N.W.F.P.	25-05-92	3960	01-04-93	Abandoned
66	Kothar-1	OGDC	Sindh	02-08-72	1901	22-07-73	Gas
67	Kahi-1	Amoco	N.W.F.P.	05-12-92	2106	25-01-93	Abandoned
68	Patar-1	UTP	Sindh	16-01-79	3078	14-03-79	Abandoned
69	Sumari-1	Amoco	N.W.F.P.	06-02-93	1466	03-03-93	Abandoned
70	Tarai-1	UTP	Sindh	26-03-79	3109	06-06-79	Abandoned
71	Ramak-1	Lasmo	N.W.F.P.	10-02-93	4450	23-04-93	Abandoned
72	Surjan-1	OGDC	Sindh	12-12-79	3615	27-09-81	Abandoned
73	Kundi-1	PPL	N.W.F.P.	05-12-94	6400	18-12-95	Abandoned
74	Damiri-1	UTP	Sindh	10-10-80	3767	06-02-81	Abandoned
75	Chanda-1	OGDC	N.W.F.P.	03-12-98	2587		Drilling
76	Jati-1	UTP	Sindh	18-02-81	3081	07-05-81	Abandoned
77	Dabbo Creek-1	Sun Oil	Offshore	20-11-63	4355	08-08-64	Abandoned

3

78	Khaskeli-1	UTP	Sindh	14-05-81	2600	02-07-81	Oil
79	Korangi Creek-1	Sun Oil	Offshore	25-10-64	4140	21-02-65	Abandoned
80	Tarai-2	UTP	Sindh	30-12-81	931	11-01-82	Abandoned
81	Indus Marine-1A	Winter	Offshore	12-09-72	2841	14-12-72	Abandoned
82	Bhadmi-1	UTP	Sindh	29-10-82	3814	25-01-83	Abandoned
83	Indus Marine-1B	Winter	Offshore	15-12-72	3804	14-03-73	Abandoned
84	Dari-1	UTP	Sindh	01-02-83	2438	22-03-83	Abandoned
85	Indus Marine-1C	Winter	Offshore	04-03-75	1942	13-05-75	Abandoned
86	Kathar-1	OGDC	Sindh	25-03-83	3682	21-09-83	Abandoned
87	Jal pari-1A	MAR	Offshore	30-12-76	2007	13-02-77	Abandoned
88	Laghari-1	UTP	Sindh	31-08-83	1036	27-09-83	Oil
89	Karachi South-1A	Husky	Offshore	26-02-78	3353	09-05-78	Abandoned
90	Kario-1	UTP	Sindh	27-10-83	1921	24-11-83	Abandoned
91	Pakcan-1	OGDC	Offshore	27-09-85	3701	05-02-86	Abandoned
92	Golarchi-1	UTP	Sindh	14-12-83	1951	28-01-84	Gas
93	Sadaf-1	OXY	Offshore	22-12-89	3980	08-03-90	Abandoned
94	Tando Alam-1	OGDC	Sindh	28-01-84	2500	08-06-84	Oil
95	Bains-1	POL	Punjab	18-12-51	1097	23-09-53	Abandoned
96	Nizamani-1	UTP	Sindh	31-01-84	1829	23-02-84	Abandoned
97	Dhariala-1P	POL	Punjab	17-01-52	2596	18-04-52	Abandoned
98	Akai-1	UTP	Sindh	25-02-84	1097	08-03-84	Abandoned
99	Chak Naurang-1	BOC	Punjab	20-03-52	2347	23-04-53	Abandoned
100	Jhol-1	UTP	Sindh	12-04-84	1417	30-05-84	Abandoned
101	Bains-2	POL	Punjab	13-11-52	3394	17-09-55	Abandoned
102	Tajedi-1	UTP	Sindh	02-05-84	1792	26-05-84	Oil
103	Karsal-1	POL	Punjab	02-05-55	3886	07-05-57	Oil
104	Makhrah-1	UTP	Sindh	28-05-84	1246	11-06-84	Abandoned
105	Jhatla-1P	POL	Punjab	06-07-56	1995	19-04-57	Abandoned
106	Walhar-1	UTP	Sindh	06-06-84	1676	30-06-84	Abandoned
107	Adhi-1	PPL	Punjab	14-12-56	639	21-02-57	Abandoned
108	Mazari-1	UTP	Sindh	27-07-84	2012	29-08-84	Abandoned
109	Kalar Kahar-1	POL	Punjab	20-05-57	2173	17-07-58	Abandoned
110	Talpur-1	UTP	Sindh	01-09-84	1443	19-09-84	Abandoned
111	Nandrakhi-1	POL	Punjab	06-07-57	1042	30-09-58	Abandoned
112	Dabhi-1	UTP	Sindh	21-09-84	1890	23-10-84	Oil/Gas
113	Adhi-2	PPL	Punjab	07-11-57	1146	14-05-58	Abandoned
114	Gharhari-1	UTP	Sindh	14-11-84	1919	13-12-84	Abandoned
115	Giandari-1	PSOC	Punjab	26-02-58	3660	08-09-58	Abandoned
116	Shahdadpur-1	OGDC	Sindh	20-11-84	4100	07-06-85	Abandoned
117	Karampur-1	Shell	Punjab	27-12-58	3034	09-04-59	Abandoned
118	Alipur-1	UTP	Sindh	27-11-84	1727	15-12-84	Abandoned
119	Chak Belikhan-1	POL	Punjab	21-01-59	433	12-05-59	Abandoned
120	Nari-1	UTP	Sindh	15-12-84	2103	30-01-85	Gas
121	Mahesian-1	POL	Punjab	01-06-59	3288	13-05-60	Abandoned
122	Rarri-1	UTP	Sindh	17-12-84	2046	13-01-85	Abandoned
123	Chak Belikhan-2	POL	Punjab	19-10-59	457	12-12-59	Abandoned
124	Junathi-1	UTP	Sindh	14-01-85	1829	04-02-85	Abandoned
125	Domanda-1	PPL	Punjab	26-11-59	3409	21-04-60	Abandoned
126	Rajo-1	UTP	Sindh	02-03-85	1794	22-03-85	Abandoned
127	Tanwin-1	POL	Punjab	19-01-61	4494	23-02-62	Abandoned
128	Akri-1	UTP	Sindh	22-03-85	1801	14-04-85	Abandoned
129	Chharat Gib-1	OGDC	Punjab	16-07-63	975	06-04-64	Abandoned
130	Sonro-1	UTP	Sindh	30-07-85	1325	09-08-85	Gas/Cond.
131	Chharat Gib-3	OGDC	Punjab	13-07-63	120	18-08-64	Abandoned
132	Turk-1	UTP	Sindh	15-04-85	2119	21-05-85	Oil
133	Chak Belikhan-3	POL	Punjab	25-07-63	3933	27-04-64	Abandoned
134	Mazari-2	UTP	Sindh	23-05-85	1448	12-06-85	Oil
135	Chharat Gib-2	OGDC	Punjab	01-03-64	1104	25-05-64	Abandoned
136	South Mazari-1	UTP	Sindh	13-06-85	1464	30-06-85	Oil

137	Toot-1	OGDC	Punjab	02-11-64	4465	13-09-67	Oil
138	Kaku-1	OGDC	Sindh	09-07-85	2582	07-09-85	Abandoned
139	Kundian-1	PPL	Punjab	27-01-65	2160	03-04-65	Abandoned
140	Machi-1	OGDC	Sindh	19-08-85	2595	10-10-85	Abandoned
141	Adhi-3	PPL	Punjab	18-10-65	3272	23-12-66	Abandoned
142	Bukhari-1	UTP	Sindh	27-08-85	3048	10-01-86	Gas/Cond.
143	Kot Sarang-1	OGDC	Punjab	22-07-66	4154	09-05-68	Abandoned
144	Babar-1	OGDC	Sindh	24-09-85	3658	30-04-86	Abandoned
145	Adhi-4	PPL	Punjab	22-04-67	2040	06-09-67	Abandoned
146	Paniro-1	UTP	Sindh	16-11-85	930	24-11-85	Abandoned
147	Meyal-1P	POL	Punjab	02-11-67	3814	31-11-68	Oil/Gas
148	Sann-1	OGDC	Sindh	17-11-85	3769	30-05-86	Abandoned
149	Pezu-1	PPL	Punjab	09-11-68	2223	02-04-69	Abandoned
150	Dabhi South-1	UTP	Sindh	30-03-86	1821	20-04-86	Gas
151	Nuryal-1	OGDC	Punjab	28-05-69	4806	10-08-71	Abandoned
152	Matli-1	UTP	Sindh	21-04-86	1829	10-05-86	Oil/Gas
153	Karang Gib-1	OGDC	Punjab	25-11-69	1003	11-04-71	Abandoned
154	Jabo-1	UTP	Sindh	12-05-86	2228	15-06-86	Gas
155	Marwat-1	PPL	Punjab	23-08-70	2210	20-12-70	Abandoned
156	Gholana-1	OGDC	Sindh	15-05-86	2402	05-08-86	Oil
157	Dhadambar-1	OGDC	Punjab	01-12-71	2993	22-10-73	Abandoned
158	Haji-1	UTP	Sindh	16-06-86	1676	07-07-86	Abandoned
159	Rodho-1	OGDC	Punjab	26-09-72	190	04-12-73	Abandoned
160	Makhdumpur-1	UTP	Sindh	16-08-86	2589	14-09-86	Gas/Cond.
161	Rodho-2	OGDC	Punjab	15-01-73	2469	22-12-74	Gas
162	Liari-1	UTP	Sindh	30-09-86	2292	23-10-86	Oil
163	Sarai Sidhu-1	Amoco	Punjab	02-12-73	3280	16-02-74	Abandoned
164	Halipota-1	UTP	Sindh	25-11-86	2317	19-12-86	Oil
165	Tola-1	Amoco	Punjab	27-02-74	1829	14-03-74	Abandoned
166	Lashari -1	OGDC	Sindh	11-12-86	2550	08-03-87	Abandoned
167	Kamiab-1	Amoco	Punjab	15-10-74	2299	21-11-74	Abandoned
168	Lashari South-1	OGDC	Sindh	23-03-87	2254	02-06-87	Oil
169	Budhuana-1	Amoco	Punjab	04-12-74	1280	15-12-74	Abandoned
170	Thora-1	OGDC	Sindh	15-06-87	2219	26-04-88	Oil
171	Dhodak-1	OGDC	Punjab	12-06-75	2133	14-12-77	Condensate
172	Kunar-1	OGDC	Sindh	04-08-87	2202	14-11-87	Abandoned
173	Sakhi Sarwar-1	Amoco	Punjab	10-01-76	4581	13-10-76	Abandoned
174	Palari-1	OGDC	Sindh	06-09-87	3627	30-08-88	Abandoned
175	Adhi-5	PPL	Punjab	01-08-77	2810	12-02-78	Gas/Cond.
176	Ghunghro-1	UTP	Sindh	14-09-87	3699	31-01-88	Oil
177	Karak-1	TEX	Punjab	04-08-77	4459	23-04-78	Abandoned
178	Baz-1	AS	Sindh	20-11-87	2309	11-01-88	Abandoned
179	Kotrum-1	OGDC	Punjab	16-12-77	4798	27-03-89	Abandoned
180	Kunar East-1	OGDC	Sindh	28-11-87	2366	16-01-88	Abandoned
181	Dhermund-1	OGDC	Punjab	30-12-78	4332	20-01-80	Abandoned
182	Sono-1	OGDC	Sindh	24-12-87	2322	07-02-88	Oil
183	Mianwala-1	Amoco	Punjab	16-06-79	4818	03-03-80	Abandoned
184	Kunar-2	OGDC	Sindh	01-02-88	2130	14-04-88	Oil/Gas
185	Qazian-1X	Gulf	Punjab	20-10-79	2481	03-08-80	Abandoned
186	Pir-1	UTP	Sindh	02-02-88	2750	12-03-88	Gas
187	Fimkassar-1X	Gulf	Punjab	21-08-80	3495	08-06-81	Oil
188	Paniro-2	UTP	Sindh	12-02-88	2256	12-03-88	Oil
189	Bahawalpur East-1	Shell	Punjab	19-12-80	3024	17-02-81	Abandoned
190	Bobi-1	OGDC	Sindh	02-03-88	2900	31-05-88	Oil
191	Khaur-Oxy-1	OXY	Punjab	18-01-81	2837	06-02-82	Abandoned

192	Lashari-C-1	OGDC	Sindh	05-03-88	2155	17-04-88	Oil
193	Hayal-1	OGDC	Punjab	31-01-81	2651	27-12-81	Abandoned
194	Duphn-1	UTP	Sindh	26-03-88	1108	09-03-88	Oil
195	Marot-1	Shell	Punjab	22-02-81	2596	17-04-81	Abandoned
196	Lashari East-1	OGDC	Sindh	14-05-88	2254	10-07-88	Abandoned
197	Balkassar Oxy-1	OXY	Punjab	23-06-81	3130	07-10-81	Abandoned
198	Bari-1	UTP	Sindh	29-05-88	1128	06-06-88	Abandoned
199	Dakhni-1	OGDC	Punjab	11-03-82	4950	20-08-83	Gas/Cond
200	Khorewah-1	UTP	Sindh	09-06-88	2088	09-07-88	Gas/Cond
201	Warnali-1	Shell	Punjab	11-11-82	2808	09-01-83	Abandoned
202	Mol-1	CNW	Sindh	12-06-88	3030	02-10-88	Abandoned
203	Lilla-1	Shell	Punjab	21-01-83	1926	07-03-83	Abandoned
204	Baki Ilkin	OGDC	Sindh	21-06-88	3916	22-11-88	Abandoned
205	Pabbi Hill-1	Shell	Punjab	18-03-83	3238	11-07-83	Abandoned
206	Erazi-1	UTP	Sindh	11-07-88	1781	25-07-88	Abandoned
207	Dhurnal-1	OXY	Punjab	25-10-83	4090	08-05-84	Oil
208	North Akri-1	UTP	Sindh	03-09-88	328[illegible]	04-11-88	Oil
209	Nuryal-2	OGDC	Punjab	17-03-84	490[illegible]	22-12-84	Abandoned
210	Daru-1	OGDC	Sindh	12-10-88	256[illegible]	27-12-89	Gas
211	Nandpur-1	OGDC	Punjab	20-04-84	2110	12-08-84	Gas
212	Ranger-1	ROL	Sindh	16-10-88	2582	13-11-88	Abandoned
213	Dhandi-1	OGDC	Punjab	25-05-84	164[illegible]	07-07-84	Abandoned
214	Bagla-1	Philips	Sindh	22-10-88	2819	09-12-88	Gas
215	Panjpir-1	OGDC	Punjab	02-10-84	2126	03-04-85	Gas
216	Thora East-1	OGDC	Sindh	23-11-88	[illegible]	09-01-89	Oil
217	Kot Sarang-02	OGDC	Punjab	24-01-85	433[illegible]	08-10-85	Abandoned
218	Sher-1	Philips	Sindh	17-12-88	267[illegible]	18-04-89	Abandoned
219	Pariwali-1	OXY	Punjab	09-11-85	531[illegible]	26-05-86	Abandoned
220	Babu-1	UTP	Sindh	28-01-89	2270	03-04-89	Abandoned
221	Chak Naurang-1A	OGDC	Punjab	06-01-86	268[illegible]	20-08-86	Oil
222	Tando Ghulam Ali-1	UTP	Sindh	03-03-89	308[illegible]	18-04-89	Gas/Cond
223	Afiband-1	OGDC	Punjab	24-01-86	2020	15-05-86	Abandoned
224	Jamali-1	UTP	Sindh	22-04-89	261[illegible]	27-05-89	Abandoned
225	Zindapir-1	OGDC	Punjab	25-03-86	[illegible]	07-04-87	Abandoned
226	Kadanwari-1	Lasmo	Sindh	25-04-89	39[illegible]	18-09-89	Gas
227	Piranwal-1	OGDC	Punjab	24-11-86	258[illegible]	16-02-87	Abandoned
228	Rais-1	OGDC	Sindh	03-04-89	[illegible]	04-06-89	Abandoned
229	Injra-1	OGDC	Punjab	15-06-87	[illegible]	26-04-[illegible]	Abandoned
230	Koli-1	UTP	Sindh	16-05-89	169[illegible]	03-06-89	Gas/Cond
231	Ratana-1	OXY	Punjab	14-01-88	524[illegible]	[illegible]-10-89	Gas/Cond
232	Arbi-1	UTP	Sindh	30-05-89	[illegible]	15-06-89	Abandoned
233	Fimkassar-1A	OGDC	Punjab	01-06-88	29[illegible]	04-12-88	Abandoned
234	Sirani-1	UTP	Sindh	19-06-89	199[illegible]	04-07-89	Abandoned
235	Jalwal-1	POL	Punjab	22-07-88	451[illegible]	03-12-89	Abandoned
236	Kato-1	UTP	Sindh	22-06-89	24[illegible]	10-09-89	Gas/Cond
237	Bhal Saydan-1	OGDC	Punjab	11-12-88	40[illegible]	[illegible]	Cond/Gas
238	Pasahki-1	OGDC	Sindh	14-06-89	21[illegible]	15-08-89	Oil
239	Bhangali-1	OXY	Punjab	10-03-89	40[illegible]	[illegible]	Oil
240	Chakri-1	UTP	Sindh	11-08-89	25[illegible]	22-09-89	Abandoned
241	Fimkassar-1	OGDC	Punjab	17-04-89	3081	[illegible]-09-89	[illegible]
242	Baki Ilkin-02	OGDC	Sindh	22-09-89	4346	20-05-89	Abandoned
243	Darbula-1	OGDC	Punjab	20-12-89	1551	12-01-90	Abandoned
244	Bhatti-1	UTP	Sindh	12-10-89	2073	05-11-89	Oil/Gas
245	Turkwal-1	OGDC	Punjab	06-06-90	3250	16-01-91	Abandoned
246	Pasahki North-1	OGDC	Sindh	06-11-89	2197	16-12-89	Oil
247	Messa Keswal-1	OGDC	Punjab	22-11-90	2202	13-10-91	Oil
248	Rind-1	UTP	Sindh	15-12-89	117[illegible]	27-12-89	Oil/Gas
249	Pindori-1	OXY	Punjab	22-11-90	424[illegible]	18-05-91	Oil
250	Shero-1	UTP	Sindh	28-12-89	1951	11-01-90	Abandoned

251	Sadkal-1	OGDC	Punjab	22-06-91	4200	09-06-92	Condensate
252	Khokhar-1	OGDC	Sindh	08-01-90	2550	18-04-90	Abandoned
253	Saro-1	OGDC	Punjab	18-01-92	1040	21-02-92	Abandoned
254	Qadirpur-1	OGDC	Sindh	15-01-90	1560	23-03-90	Gas
255	Ahmedpur-1	POL	Punjab	23-04-92	2630	05-06-92	Abandoned
256	Lashari East ST-1	OGDC	Sindh	20-02-90	2091	25-04-90	Oil
257	Ichri-1	OGDC	Punjab	12-05-92	3300	09-10-92	Abandoned
258	Rip-1	UTP	Sindh	21-02-90	1111	28-02-90	Abandoned
259	Esakhel-1	OGDC	Punjab	17-05-93	4680	01-11-93	Abandoned
260	North Akri-3	UTP	Sindh	12-03-90	1981	24-03-90	Abandoned
261	Jaffar-1	OGDC	Punjab	30-06-93	[illegible]	23-04-94	Abandoned
262	Judge-1	Lasmo	Sindh	25-04-90	3700	24-09-90	Abandoned
263	Rajian-1	OGDC	Punjab	09-11-93	2610	16-08-94	Oil
264	Bobi South-1	OGDC	Sindh	08-07-90	2950	25-09-90	Abandoned
265	Chak-Meyun-1	OGDC	Punjab	10-01-94	4378	1610-94	Abandoned
266	Pir Patho-1	Cant	Sindh	26-07-90	3263	25-09-90	Abandoned
267	Fort-Abbas-1	OGDC	Punjab	24-01-94	1651	10-03-94	Abandoned
268	Pabjani-1	OGDC	Sindh	30-08-90	2500	07-11-90	Abandoned
269	Panwali-1(ST)	POL	Punjab	09-04-94	4653	31-12-94	Oil/Gas
270	Sultan-1	PCPL	Sindh	07-09-90	2548	05-10-90	Abandoned
271	Sabzal-1	OGDC	Punjab	10-06-94	3631	15-09-96	Abandoned
272	Gorwar-1	Lasmo	Sindh	05-10-90	3610	11-01-91	Gas shows
273	Kal-1	OGDC	Punjab	12-02-95	2790	16-05-95	Oil
274	Kandra-1	Premier	Sindh	09-10-90	2274	22-11-90	Gas
275	Amirpur-1	OGDC	Punjab	28-06-95	2023	04-01-96	Oil
276	Dhuniraki-1	OGDC	Sindh	21-10-90	2915	16-01-91	Condensate
277	Shahab-1	OGDC	Punjab	30-06-95	3668	19-10-95	Abandoned
278	Nur-1	OGDC	Sindh	05-12-90	2801	12-03-91	Gas
279	Shahab-A-1	OGDC	Punjab	16-11-95	4219	22-08-96	Abandoned
280	Qadirpur(Deep)-X-2	OGDC	Sindh	08-02-91	1583	12-04-91	Abandoned
281	Chatha-1	OGDC	Punjab	24-01-96	4000	19-08-96	Abandoned
282	Manjhu-1	Premier	Sindh	12-02-91	3572	19-03-91	Abandoned
283	Bijnot1	OGDC	Punjab	28-06-96	1914	13-09-96	Abandoned
284	Buzdar-1	OGDC	Sindh	18-03-91	1553	26-04-91	Gas/Cond
285	Minwal-X-1	POL	Punjab	09-09-95	2179	10-12-96	Oil
286	Allah Dino-1	OGDC	Sindh	22-05-91	2519	03-08-91	Abandoned
287	Kallar-X-1	PPL	Punjab	10-10-96	6417	03-11-97	Abandoned
288	M.Ismail-1	OGDC	Sindh	03-06-91	2370	14-07-91	Oil
289	Kalachitta-1	OGDC	Punjab	21-11-96	3950	19-11-97	Abandoned
290	Bobi North -1	OGDC	Sindh	30-06-91	2999	11-08-91	Abandoned
291	Khudadad-1	POL	Punjab	04-01-97	5175	28-11-97	Abandoned
292	Adiani-1	Lasmo	Sindh	10-08-91	3634	30-11-91	Abandoned
293	Nurpur-A	Shell	Punjab	24-02-97	2025	15-06-97	Abandoned
294	Almani-1	OGDC	Sindh	05-09-91	2104	08-11-91	Abandoned
295	Dhok Kamal Shah-1	OGDC	Punjab	03-03-97	1811	15-09-97	Abandoned
296	Khajari-1	OGDC	Sindh	25-11-91	3500	04-05-92	Abandoned
297	Harno-1	OGDC	Punjab	16-05-97	3201	10-11-97	Abandoned
298	Waku-1	OGDC	Sindh	28-12-91	2550	03-03-92	Abandoned
299	Diaal-1	OPPI	Punjab	26-06-97	3732	08-12-97	Abandoned
300	Shaik Nadin-1	Cant.	Sindh	05-02-92	1679	28-02-92	Abandoned
301	Turkwal-1(Re-entry)	POL	Punjab	03-08-97	3612	17-11-97	Oil/Gas
302	Sadaki-1	OGDC	Sindh	10-04-92	2700	02-11-92	Abandoned
303	Choti-1	OGDC	Punjab	06-12-97	4456	02-06-98	Abandoned
304	Jhalar-1	UTP	Sindh	20-05-92	1311	01-06-92	Abandoned
305	Daiwal-1	OGDC	Punjab	06-04-98	4950		Drilling
306	Miran-1	OGDC	Sindh	30-06-92	4400	30-01-93	Abandoned
307	Turkwal Deep-1	POL	Punjab	23-05-98	4422		Testing
308	Sakrand-1	OGDC	Sindh	30-06-92	4300	01-02-93	Abandoned
309	Dhok Kamal Shah-1A	OGDC	Punjab	16-06-98	4020		Testing

310	Drigri-1	OGDC	Sindh	02-09-92	3250	28-11-92	Abandoned
311	Khudadad-1 (Re-entry)	POL	Punjab	10-08-98	5367		Retrieving struck string
312	Mahi-1	UTP	Sindh	11-09-92	1999	27-09-92	Gas/Cond
313	Sandiki-1	UTP	Sindh	09-10-92	565	12-10-92	Abandoned
314	Sagyun-1	OGDC	Sindh	15-10-92	4245	14-05-93	Abandoned
315	Bari-2	UTP	Sindh	21-10-92	923	30-10-92	Oil
316	Nakurji-1	UTP	Sindh	10-11-92	1992	30-11-92	Gas
317	N.Mazari-1	UTP	Sindh	07 12-92	1471	05-12-92	Abandoned
318	Kashmore-1	OGDC	Sindh	22-01-93	2714	27-04-93	Abandoned
319	Buzdar-N-1	OGDC	Sindh	23 01-93	1600	10 03-93	Oil
320	Thora-N-1	OGDC	Sindh	05-03-93	2340	08-05-93	Abandoned
321	Qadirpur-w-1	OGDC	Sindh	19-03-93	1440	11-05-93	Abandoned
322	Pirshah-1	OGDC	Sindh	04-04-93	1930	30-05-93	Abandoned
323	Gotki-1	Can-Oxy	Sindh	15-04-93	1600	03-05-93	Abandoned
324	Mubarik-1	OGDC	Sindh	17-04-93	3350	10-09-93	Abandoned
325	Bukerani-1	OGDC	Sindh	14-06-93	2453	22-07-93	Abandoned
326	Miano-1	OMV	Sindh	16-06-93	4030	11-11-93	Gas
327	Bachal-1	UTP	Sindh	15-07-93	1524	22-07-93	Oil/Gas
328	Dal-1	UTP	Sindh	29-07-93	1798	09-08-93	Abandoned
329	Odejani-1	UTP	Sindh	14-08-93	993	18-08-93	Abandoned
330	Tangri-1	UTP	Sindh	21-08-93	2425	30-10-93	Abandoned
331	S.Mazari Deep-1	UTP	Sindh	24-09-93	2289	08-10-93	Oil
332	Beghari-1	OGDC	Sindh	02-10-93	2410	05-02-94	Abandoned
333	Odejani-A-1	UTP	Sindh	01-11-93	975	08-11-93	Abandoned
334	Jalal-1	UTP	Sindh	23-10-93	1768	05-11-93	Gas
335	Buzdar-South-1	UTP	Sindh	12-11-93	1524	24-11-93	Gas/Cond.
336	Qubba-1	UTP	Sindh	13-11-93	1737	25-11-93	Abandoned
337	Buland-1	UTP	Sindh	27-11-93	808	04-12-93	Gas
338	Zaur-1	UTP	Sindh	24-12-93	2057	02-01-94	Oil/Gas
339	Badar-1	Premier	Sindh	20-01-94	1609	11-02-94	Gas
340	Tando Alam Deep-1	OGDC	Sindh	24-01-94	3310	30-06-94	Abandoned
341	Khoso-1	UTP	Sindh	06-02-94	3017	14-03-94	Abandoned
342	Bukhari-E-1	UTP	Sindh	27-03-94	2240	12-04-94	Abandoned
343	Liari Deep-1	UTP	Sindh	21-04-94	3496	08 06-94	Gas
344	Lakho-1	OGDC	Sindh	28-04-94	2447	07 07-94	Abandoned
345	Sara-1	Tullow	Sindh	27-05-94	3185	08-08-94	Gas
346	Sohro-1	OGDC	Sindh	27-06-94	1967	04-08-94	Abandoned
347	Chak-5 Dim-1	OGDC	Sindh	27-06-94	3600	19-11-94	Gas/Cond
348	T.G. A. North-1	UTP	Sindh	24-11 94	1067	29 11 94	Abandoned
349	Buland-2	UTP	Sindh	07-12-94	831	13 12-94	Abandoned
350	Makhdumpur Deep-1	UTP	Sindh	07-12-94	3571	28 01-95	Gas
351	Tangri-2	UTP	Sindh	16-12-94	2408	14-01-95	Oil
352	Jhol North-1	UTP	Sindh	20-12-94	1311	02-01-95	Suspended
353	Jakheji-1	UTP	Sindh	08-01-95	1158	16-01-95	Abandoned
354	Bari South-1	UTP	Sindh	20-01-95	914	31-01-95	Abandoned
355	Chachar-1	Tullow	Sindh	28-01-95	1802	28-03-95	Gas
356	Tarai Deep-2	UTP	Sindh	12-02-95	3141	17 04-95	Abandoned
357	Badar South-1	Premier	Sindh	14-03-95	1600	01 04 95	Suspended
358	Khipro-1	OMV	Sindh	26-03-95	4188	31-08-95	Gas
359	Kalu-1	Tullow	Sindh	13-04-95	1470	12-05-95	Abandoned
360	Khorewah Deep-1	UTP	Sindh	29-04-95	2880	28 06-95	Gas
361	Kadiqazi-1	UTP	Sindh	22-05-95	928	29-05-95	Abandoned
362	Charo-1	Tullow	Sindh	23-05-95	1340	19-06-95	Gas
363	Pir Bari-1	OGDC	Sindh	20-06-95	1705	23-07-95	Abandoned
364	Paniari-1	OGDC	Sindh	25-06-95	3330	25 09-95	Abandoned
365	Zaur Deep-1	UTP	Sindh	05-07-95	3200	08 08-95	Gas
366	Jakhri-1	UTP	Sindh	07-07-95	1834	27 07-95	Abandoned
367	Buland-3	UTP	Sindh	19-08-95	823	31 08-95	Abandoned

368	Buzdar South Deep-1	UTP	Sindh	01-09-95	3429	25-10-95	Gas
369	Chak-5 Dim South-1	OGDC	Sindh	30-11-95	2908	22-02-96	Gas/Cond
370	Palli-1	OGDC	Sindh	21-12-95	2900	30-05-96	Oil
371	Domani-1	OGDC	Sindh	05-02-96	1113	03-03-96	Abandoned
372	Nari Deep-1	UTP	Sindh	20-02-96	3101	04-04-96	Abandoned
373	Dauki-1	UTP	Sindh	21-02-96	1095	03-03-96	Abandoned
374	Kachelo-X-1	PPL	Sindh	23-02-96	3351	11-05-96	Abandoned
375	Bhit-1	Lasmo	Sindh	11-03-96	1839	08-06-96	Abandoned
376	Indus-1	Premier	Sindh	06-04-96	1106	17-06-96	Abandoned
377	Sattari-1	OGDC	Sindh	13-04-96	1756	11-05-96	Abandoned
378	Doti-1	UTP	Sindh	18-04-96	1830	04-05-06	Abandoned
379	Jagir-1	UTP	Sindh	31-05-96	2303	22-06-96	Oil
380	Sakhi-1	UTP	Sindh	28-06-96	2652	07-08-96	Oil/Gas
381	Sara West-1	Tullow	Sindh	19-07-96	3045	14-09-96	Suspended
382	Indus-18	Premier	Sindh	08-08-96	1401	08-08-96	Abandoned
383	Raj-1	UTP	Sindh	10-12-96	3676	27-12-96	Oil/Gas
384	Mataro-1	UTP	Sindh	14-12-96	2438	17-01-97	Abandoned
385	Bhit-2	Lasmo	Sindh	20-12-96	2067	01-04-97	Gas
386	Mari Deep-1	MGCL	Sindh	01-01-97	411[illegible]	12-07-97	Gas
387	Keyhole-1	UTP	Sindh	07-03-97	2972	27-04-97	Abandoned
388	Muban-1	UTP	Sindh	08-03-97	778	16-03-97	Oil
389	Kandero-1	UTP	Sindh	12-04-97	2590	01-05-97	Abandoned
390	Marvi-1	UTP	Sindh	22-05-97	5181	05-05-98	Abandoned
391	Meting-1	Tullow	Sindh	16-06-97	4290	26-12-97	Abandoned
392	Khararo-1	OMV	Sindh	11-07-97	3100	05-10-97	Abandoned
393	Hathung-1	Premier	Sindh	24-07-97	460	07-08-97	Abandoned
394	Tarai Deep-3	UTP	Sindh	05-09-97	3276	11-11-97	Abandoned
395	Duljan-1	BG	Sindh	08-09-97	3620	01-01-98	Abandoned
396	Suri-1	Tullow	Sindh	21-09-97	1240	11-11-97	Gas
397	Sawan-1	OMV	Sindh	17-10-97	3587	01-02-98	Gas
398	Mari Deep-2	MGCL	Sindh	29-10-97	3901	17-02-98	Gas
399	Damiri-1(Re-entry)	HEMCO	Sindh	30-11-97	4516	16-05-98	Abandoned
400	Tando Allah Yar-1	OGDC	Sindh	16-11-97	1750	20-01-98	Oil/Gas
401	Keyhole G-1	UTP	Sindh	24-11-97	2042	25-12-97	Oil
402	Mehro-1	UTP	Sindh	20-12-97	1584	06-01-98	Abandoned
403	Tarai South-1	UTP	Sindh	29-12-97	1097	28-01-98	Abandoned
404	Jakhro-1	OGDC	Sindh	09-01-98	3003	16-04-98	Gas/Cond
405	Sakhi Deep-1	UTP	Sindh	05-01-98	3004	19-05-98	Gas
406	Zamzama-1	BHP	Sindh	15-01-98	3938	01-06-98	Gas/Cond
407	Daud X-1	PPL	Sindh	28-01-98	3285	01-04-98	Abandoned
408	Mataro-2	UTP	Sindh	29-01-98	1280	07-02-98	Abandoned
409	Nareri-1	UTP	Sindh	08-01-98	1615	23-01-98	Abandoned
410	Hamza X-1	PPL	Sindh	05-02-98	1346	05-04-98	Gas
411	M.Ismail Deep-1	UTP	Sindh	24-02-98	328[illegible]	29-06-98	Gas
412	Nizamani-2	UTP	Sindh	03-03-98	1844	1[illegible]-03-98	Abandoned
413	Kharnhak-1	Hycarbex	Sindh	16-03-98	2515	[illegible]4-05-98	Abandoned
414	Sakhi South East-1	UTP	Sindh	18-03-98	1981	01-04-98	Abandoned
415	Dabhi North-1	UTP	Sindh	03-04-98	1949	23-04-98	Oil
416	Misan-1	OGDC	Sindh	01-05-98	2110	29-06-98	Oil
417	Sher-2	HEMCO	Sindh	30-05-98	2057	[illegible]-06-98	Abandoned
418	Ranpethani-1	OGDC	Sindh	30-06-98	1165	19-07-98	Abandoned
419	Badhara-2	Lasmo	Sindh	18-09-98	349[illegible]		Gas
420	Musa Ghot-1	OGDC	Sindh	14-11-98	1252	03-12-98	Abandoned
421	Gajwaro-1	OMV	Sindh	08-01-99	3598	30-03-99	Abandoned
422	David-1	Hycarbex	Sindh	07-02-99	1104	21-02-99	Abandoned
423	Hasan X-1	PPL	Sindh	20-02-99	1132	25-03-99	Gas
424	David-1A	Hycarbex	Sindh	05-04-99	1271	28-04-99	Abandoned
425	Mir-1	OGDC	Sindh	21-04-99	334		Drilling

24. Mr. Saifullah Khan Paracha: Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state whehter there is any proposal under consideration of the government to supply natural gas to Hanna Road Quetta Cantt . Hanna Village, Urak Village, Ziarat Town and Loralai Town from Zarghun south well?

Ch. Nisar Ali Khan: No. Zarghun gas field which has been discovered by Premier Oil Company in August, 1998 is still being appraised by the company before development.

26. Mr. Saifullah Khan Paracha: Will the Minister for Water and Power be pleased to refer to the Senate unstarred question no. 19 replied on 6th November 1998 and state the details of the steps proposed to be taken by the government to get electric power to meet the estimated peakload forecasts in MW during 1999 and year 2000?

Mr. Gohar Ayub Khan: The information is still awaited from WAPDA and will be submitted on next rota day of this Ministry.

Mr. Presiding Officer : The question hour is over. leave applications.

جناب وقار احمد خان صاحب نے بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پر حالیہ مکمل اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: Question hour بالکل پورے وقت میں ہوا ہے' ایک گھنٹہ ہوا ہے اس سے زیادہ نہیں ہو گا۔ پوائنٹ آف آرڈر آپ بعد میں کریں۔ پہلے میں leave applications پڑھ لوں۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : میں نے شروع میں یہ کہا تھا کہ ایک ہی سوال پر 22 منٹ گزر گئے ہیں آپ نے کہا ہے کہ پھر بھی سوال پوچھنا ہے۔ بہر حال آپ تشریف رکھیں۔

LEAVE OF ABSENCE

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : جناب وقار احمد خان صاحب نے حالیہ اجلاس کے لیے چھٹی کی درخواست دی ہے(کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : جناب اسلام الدین شیخ صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 28 اپریل تا 3 مئی اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے۔ اس لئے انہوں نے ایوان سے ان تاریخوں کیلیے رخصت کی درخواست کی ہے ' کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : جناب جسٹس (ریٹائرڈ) محمد افضل لون صاحب ذاتی وجوہات کی بنا پر مورخہ 3 مئی کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے' کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں ۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : جناب حسین شاہ راشدی صاحب نے ناگزیر وجوہات کی بنا پر مورخہ 5 تا 7 مئی کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ' کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : ڈاکٹر صفدر علی عباسی ناگزیر وجوہات کی بنا پر مورخہ 3 مئی کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب مشاہد حسین سید صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ پشاور میں سرکاری مصروفیات کے باعث آج اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

سید عاقل شاہ: جناب یہ تو صرف اطلاع ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: نہیں وہ اس ہاؤس کے ممبر بھی ہیں۔ as a Senator he has to take leave ۔ اچھا اب point of orders, the leader of the Opposition has priority, he has a first point of order. ۔ آدھا گھنٹہ point of orders ہوں گے۔ پھر نہ کہیئے گا کہ آدھا گھنٹہ نہیں ہوا۔ آپ وقت دیکھ لیں۔

POINTS OR ORDER

i) RE: VIOLANCE AGAINST THE JOURNALISTS CRITICISING THE GOVERNMENT

چوہدری اعتزاز احسن: جناب میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں۔ یہاں چونکہ جناب قائد ایوان تشریف فرما ہیں اور ایک بہت بڑا مسئلہ پڑا ہوا ہے۔ ہر طرف تذبذب اور لوگوں میں مایوسی اور خوف و ہراس پھیلایا جا رہا ہے۔ واقعہ یہ ہے جناب چیئرمین! کہ ایک بین الاقوامی نشریاتی ادارہ ہے۔ بی بی سی۔ ہم نے سنا ہے کہ اس نے ایک فلم کی فلم بندی کی ہے۔ جس میں وزیراعظم اور ان کے خاندان پر الزامات ہیں بدعنوانی کے، رشوت ستانی کے متعلق صحیح ہیں یا غلط ابھی اس کا علم نہیں ہے۔ اخبارات میں صرف یہ آیا ہے کہ وہ فلم بندی کرتے رہے ہیں۔ بی بی سی ایک ایسا ادارہ ہے جس کی بات کے مستند ہونے کے بارے میں ہماری جانب سے تو نہیں پر حکومت کی جانب سے متعدد مرتبہ بی بی سی کو سرٹیفیکیٹ حاصل ہو چکے ہیں اور سند مل چکی ہے کہ بی بی سی کی زبان سے اور بی بی سی کے ادارے سے جو لفظ بھی کہا گیا وہ ایک صحیفہ ہے اور اس میں ہر چیز سچائی ہے۔ انہوں نے اگر کوئی پہلے دور کے بارے میں فلم بنائی ہے تو واہ انہوں نے کیا کمال کر دیا۔

اب یہ صورت حال ہے کہ بی بی سی ایک فلم بنا رہی ہے۔ اس کی یہاں فلم بندی کی گئی ہے۔ ایک صحافی ہیں ایم اے کے لودھی (محمود احمد خان لودھی) ان سے اتنا قصور ہوا کہ ان سے جب بی بی سی والوں نے رابطہ کیا تو محترم وزیراعظم کے کچھ رشتہ دار، یعنی ان کے کزن، برادران، وغیرہ ان کے انہوں نے بی بی سی والوں سے انٹرویو کرا دیئے کہ یہ یہ بدعنوانی ہوئی ہے اور یہ یہ زیادتی ہوئی ہے۔ محمود احمد خان

لودھی کو پانچ روز گرفتار رکھ کے، اچھی طرح ان کی پولیس والی تواضع کر کے کل لاہور پریس کلب کے بہت اسرار کے بعد چھوڑا گیا۔ ایک دوسرے صحافی ہیں امتیاز عالم صاحب۔ ابھی حال ہی میں ان کا ایک آرٹیکل آیا "بھٹو، واجپائی اور میزائل" جس میں اور بہت سارا کچھ لکھنے کے بعد

the extreme example set by the Government has closed the door on any kind of democratic and normal co-existence between the treasury and the opposition

اور ایک ان کا مضمون آیا "killing two birds with one stone" جس میں انہوں نے کہا کہ

"when the former Chief Justice took up the cases of alleged corruption against Prime Minister, the Supreme Court was not only attacked and the Chief Justice was ousted but also the on going cases were inexplicably shut down."

اور مزید بہت کچھ انہوں نے تنقید کی جو ان کا حق ہے آئین کے تحت۔ اب امتیاز عالم کے ساتھ ایک انوکھا واقعہ ہوا۔ انتہائی انوکھا۔ یہ سننے سے تعلق رکھتا ہے۔ جس طرح parliamentarian lodges کے باہر آپ دیکھتے ہیں۔ گاڑیاں کھڑی ہوتی ہیں بہت ساری۔ جی بلاک، ایف بلاک کے سامنے۔ اس طرح ان کی building، جس میں وہ رہائش پزیر ہیں، ان کے سامنے بہت ساری گاڑیاں ہوتی ہیں۔ اور گیٹ کو تالا لگا ہوتا ہے۔ کل رات کو، یعنی آج صبح، گیٹ توڑا گیا۔ گیٹ کے اندر سے صرف ان کی دو گاڑیاں، ایک ان کی بیگم کی، دوسری ان کی اپنی گاڑی، ان کی بیگم بھی کام کرتی ہیں، ان دونوں کی یہ دو گاڑیاں، ان کے تالے توڑے گئے، crook locks دونوں گاڑیوں میں لگے ہوئے تھے، دونوں کھولے گئے یا توڑے گئے اور دونوں گاڑیوں کو اس بلڈنگ کے احاطے سے قریباً پچاس گز دور لے جا کر آگ لگا دی گئی۔ کوئی chemical ان پر ڈالا گیا ہے۔ یہ وہ صحافی ہیں جو حکومت پر تنقید کر رہے ہیں۔

اس کے بعد جناب والا! حسین حقانی صاحب ہیں۔ آپ ان کے سفیر رہے ہیں، لیکن اب سب جانتے ہیں کہ وہ حکومت کے بڑے سخت نقاد ہیں اور بہت تنقید کرتے ہیں حکومت پر، وزیراعظم پر، وزیر اعلیٰ پنجاب اور اس سارے set-up پر۔ آپ کے وہ سری لنکا میں سفیر رہے ہیں، لیکن جو چھوڑ جائے اس پر شاید زیادہ غصہ آتا ہے۔ اس پر زیادہ جلال آتا ہے، اس سے آگ لگتی ہے۔ وہ رات کو پکڑے گئے ہیں اور ان کے بھائی جو serving کرنل ہیں، وہ بھی پکڑے گئے، ان کی پٹائی بھی ہو گئی ہے۔ یہ واقعات گزشتہ چوبیس یا اڑتالیس گھنٹوں میں ہوئے ہیں۔ شنائل خان بی بی سی کی یہاں نمائندہ ہیں اور جناب نجم سیٹھی صاحب جو TFT لاہور میں ایڈیٹر، مدیر اور مالک ہیں، مجھ سے انہوں نے بات کی کہ ان کے بارے میں ایک

ایسی پراپیگنڈہ campaign چلی ہے۔ انڈیا میں انہوں نے ایک پیپر پڑھا ہے' اس پیپر میں دو مختلف حصے اور دو مختلف پہلو ہیں' جن میں انہوں نے بہت strongly کہا ہے کہ انڈیا پر لازم ہے کہ کشمیر کا معاملہ طے کرے' کشمیریوں کے حقوق اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق طے کرے۔ ان کے بیان کے مطابق پاکستان کے بارے میں انہوں نے کوئی ایسی ہرزہ سرائی نہیں کی' انہوں نے economic position of Pakistan کے بارے میں بات کی لیکن ان کے بارے میں آج ایک خبر آئی ہے' جیسی خبر ہے' اس حوالے سے میں انہیں defend نہیں کر رہا۔ انہوں نے مجھ سے جو بات کی اور برملا کی ہے' ان کے TFT کی بہت ہی واضح پوزیشن ہے حکومت کے خلاف' ہمارے خلاف بھی رہے ہیں' پر ہم نے ان کے خلاف کوئی ایسی بات نہیں کی۔

اب انہوں نے بی بی سی کے ادارے کو انٹرویو دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ انہوں نے چار پانچ چھ روز پہلے انکشافات کئے ہیں' بہت ساری باتیں حکومت کے خلاف کی ہیں' موجودہ حکومت کی کرپشن کے متعلق۔ نجم سیٹھی صاحب کو براہ راست سینیٹر سیف الرحمٰن صاحب نے فون پر دھمکی دی ہے اور کہا ہے کہ تمہاری یہ مجال کیسے ہوئی ہے؟ یہی دھمکی انہوں نے شینائل خان صاحبہ کو بھی دی ہے جو یہاں پر بی بی سی کی نمائندہ ہیں۔ جناب والا! سیف الرحمٰن صاحب کی مجھے سمجھ نہیں آتی کہ یہ کس قسم کے صاحب ہیں' کیا کرتے ہیں۔ ایاز امیر نے اگلے دن ان کو one of the princes of the darkness جو لکھا ہے وہ درست لکھا ہے۔ خبر نہیں وہ اپنے آپ کو کیا سمجھنا شروع ہو گئے ہیں ۔ کیا وہ اپنے آپ کو فرعون سمجھتے ہیں' خدا ہیں' کیا ہیں وہ کہ وہ لوگوں کو دھمکیاں دے رہے ہیں۔

جناب والا! میں نے آپ کے سامنے ایم اے کے لودھی' حسین حقانی' امتیاز عالم' شینائل خان اور نجم سیٹھی کے پانچ واقعات بتائے ہیں۔ امتیاز عالم والا تو عجیب ہی قصہ ہے' کہ ایک ایسا صحافی جو تنقید پر تنقید کر رہا ہے حکومت کے خلاف' اس کی گاڑیوں کو آگ لگا دی گئی ہے۔ یا تو واضح طور پر اس سارے واقعے میں حکومت کا ہاتھ ہے اور اگر حکومت یہ کہتی ہے کہ اس میں ان کا ہاتھ نہیں ہے تو حکومت ڈرے کہ یہ کون سا ہاتھ بیچ میں آ گیا ہے جو یہ ساری تباہ کاریاں کر رہا ہے' جو حکومت کو تباہ کر رہا ہے' جو گاڑیاں اٹھا رہا ہے' تالے بھی توڑ رہا ہے' گیٹ بھی توڑ رہا ہے' selected کام کر رہا ہے۔ اگر یہ ان کا ہاتھ نہیں ہے تو پھر یہ جا رہے ہیں اور اگر یہ ان کا اپنا ہاتھ ہے تو پھر بھی یہ جا رہے ہیں کیونکہ یہ ایسا کام کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! اس وقت پریس گیلری میں آپ دیکھیں total walk out ہو رہا ہے ۔ صبح

پنجاب اسمبلی میں انہی واقعات پر مکمل walk out ہوا ہے۔ پریس کے ساتھ حکومت کا رویہ افسوسناک ہے، قائد ایوان یہاں موجود ہیں، اللہ کے فضل سے وزیر اعظم صاحب کے قریب بھی ہیں، یہ اس بات کا نوٹس لیں کیونکہ آپ ایک ایسی شخصیت ہیں جن سے ہم نہ ایسی کارروائیوں کی توقع کر سکتے ہیں نہ کبھی راجہ صاحب نے ایسی کارروائی کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ یہ کارروائیاں ہوئی ہیں۔ ان پر حکومت اپنی پوزیشن دو ٹوک واضح کرے، ہمیں علم ہو کہ واقعات کیا ہیں۔ کیا پنجاب کی حکومت اور میاں شہباز شریف یہ سب خود کرا رہے ہیں کیونکہ ایم اے کے لودھی اور امتیاز عالم کے بارے میں لگتا ہے کہ ان کا زیادہ ہاتھ ہے۔ حسین حقانی، شنیل خان اور نجم سیٹھی والے کیس تو سیف الرحمان ایجنسیز کی کارروائیاں لگتی ہیں۔ کام دونوں شاید اکٹھا ہی کر رہے ہیں لیکن واقعات ایسے ہیں جن پر ہم خاموش نہیں بیٹھ سکتے۔ میرے ساتھی بھی اسی موضوع پر گزارشات کرنے والے تھے۔ ان کے اور points of orders بھی ہیں اور میں نے جن کارروائیوں کا ذکر کیا ہے، وہ سب ان میں شامل ہیں۔ اس پر جناب سب کی تسلی ہونی چاہئیے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بہت شکریہ۔

جناب آفتاب احمد شیخ: میری عرض یہ ہے کہ ہم سب کے جذبات سن لیں اور اس کے بعد لیڈر آف دی ہاؤس کو موقع ملے۔ یہ غلط بات ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: چلئے شیخ صاحب آپ۔

جناب آفتاب احمد شیخ: جناب بات یہ ہے کہ کئی ایک واقعات ہیں۔ There should be order in the House, sir.

Mr. Presiding Officer: There is order in the House. Yes.

جناب آفتاب احمد شیخ: بات یہ ہے کہ کئی ایک واقعات جمع ہو گئے ہیں جن میں سے پانچ کی تفصیل سینیٹر اعتزاز احسن صاحب نے بیان کی اور ظاہر ہے کہ یہ بڑے دکھ کی بات ہے۔ اس لیے دکھ کی بات ہے کہ یہ حکومت اس بات کا بانگ دہل اعلان کرتی ہے کہ یہ جمہوریت پسند حکومت ہے، یہ حکومت جمہوری قدروں کی بات کرتی ہے لیکن جو عمل ابھی آپ کے سامنے بتایا گیا اس کی جتنی مذمت کی جائے وہ کم ہے۔ I associate myself with the feelings expressed by Senator Aitzaz Ahsan and condemn all the five incidents which have been narrated here. Simply because ایک صحافی کے قلم نے حکومت کے خلاف لکھا تو اس قسم کا آمرانہ عمل اختیار کیا گیا ہے کہ

گاڑیوں کو توڑ دینا، آگ لگا دینا ، آدمیوں کو مارنا ، ایک serving کرنل کو مارنا میں نے آج تک یہ نہیں سنا میں نے اس ملک میں یہ نہیں سنا تھا کہ ایک کرنل ، who is a serving colonel رات بھر اس کی پٹائی ہوئی ہے۔ میں نے کل یہ سنا تھا کہ ایسا ہوا ہے ، ریکارڈ پٹائی ہوئی ہے۔ ہم لوگوں کی پٹائی ہوتی ہے، کراچی والوں کی پٹائی سنی ہے میں نے ؛ لیکن میں نے آج تک یہ نہیں سنا کہ وردی والے کرنل کو ایسے رگڑا جائے ، جیسے رگڑا گیا ہے۔ He was on duty. تو ان تمام واقعات کی جتنی مذمت کی جائے وہ کم ہے اور پورا ہاؤس اس کی مذمت کرے۔ وزراء نہ کریں ، ان کی مرضی ہے لیکن سارے ہاؤس کو اس کی مذمت کرنی چاہئیے۔ اب جناب والا ! میں آتا ہوں کراچی کی طرف۔ آج جو کچھ ہوا ہے کراچی میں۔ جناب چیئر مین! ایک custodial killing ہوئی ۔ یہ واقعہ جس میں دو cousins involve ہیں both have been shot by the police, پولیس نے ان کو arrest کیا آٹھ مارچ کو صبح سویرے۔ پولیس ان کو لے گئی اور ایک سنسان جگہ پر both were shot اور hand cuffed پوزیشن میں ان کی باڈیز کو لا کر چوک میں پھینک دیا گیا۔ اس پر جب ہنگامہ ہوا تو گورنمنٹ کی طرف سے سیشن جج کراچی سنٹرل انکوائری آفیسر appoint ہوا۔ میں وہ بات بتا رہا ہوں جو ریکارڈ پر موجود ہے۔ آج اس انکوائری کی تاریخ تھی۔ مرنے والوں کی بہنیں اور ان کی والدہ آج کورٹ میں پہنچیں اپنا بیان دینے کے لیے۔ تین مسلح افراد کی گاڑیاں آئیں۔ چاروں طرف سے ان کو گھیر لیا۔ پولیس اور دوسرے جوان دھڑا دھڑ کودے اور کودنے کے بعد ان کو گھیر کے مغلظات اور گالیاں بکیں اور جو ان کے ساتھ برتاؤ کیا وہ ناقابل بیان ہے ۔ کیونکہ واقعہ سٹی کورٹ کے اندر پیش آیا اس لیے وکلاء اور عام لوگ آئے ہوئے تھے اپنے مقدمات کے سلسلے میں، انہوں نے ان عورتوں کو بچایا ، ان کو الگ کیا اور لے گئے۔

(اس موقع پر اذان مغرب کی آواز سنائی دی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اجلاس بیس منٹ کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(وقفہ نماز مغرب کے بعد دوبارہ اجلاس زیر صدارت جناب پریذائیڈنگ آفیسر (جناب اکرم ذکی) شروع ہوا)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر - شیخ آفتاب صاحب کے آنے تک حافظ فضل محمد صاحب بول لیں - کیوں جی راجہ صاحب ٹھیک ہے -

راجہ محمد ظفر الحق- ٹھیک ہے جی -

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔جی حافظ فضل محمد صاحب۔

ii) RE: CRITICISE ON ULEMAS IN AN INTERVIEW IN THE PRESS

حافظ فضل محمد۔بہت شکریہ ۔ جناب عالی ! میں ایک انتہائی اہم نکتہ پر بول رہا ہوں ۔ جناب والا ! خلیل ملک صاحب پاکستان مسلم لیگ کے ایک انتہائی ذمہ دار' نمایاں اور سرگرم کارکن ہیں اور یہ پی ٹی وی پر صبح " سویرے سویرے" پروگرام کو بھی ایک گھنٹہ چلاتے ہیں اور ایک مشہور زمانہ بلکہ بدنام زمانہ خوشنود علی خان کے بھائی بھی ہیں ۔ انہوں نے ۲۶ اپریل کو روزنامہ "اوصاف" کو ایک انٹرویو دیا تھا ۔ مذکورہ اخبار والوں نے ان سے پوچھا ہے کہ جو موجودہ معاشرتی حالات ہیں ' لوگ خودکشی اور جان سوزی کر رہے ہیں ' اس کے بارے میں اخبارات کا کیا کردار ہے سوال یہ ہے ۔ آپ "پس پردہ" کے نام سے کالم بھی لکھتے ہیں ۔سیاسی صورتحال میں آپ کے خیال میں اخبارات کا کیا کردار ہے ۔ موضوع جو پہلے سے چل رہا ہے وہی ہے ۔ اس کا جو جواب دیا جا رہا ہے وہ تو اخبارات کے کردار کے بارے میں ہے ۔ وہ معاشرے پر انتہائی سخت تنقید کرتے ہوئے یہاں تک پہنچے ہیں کہ جو یہاں طاہر کھوکھر کی خودکشی یا جان سوزی ہوئی ہے ' انہوں نے اس معاشرے کو ' ان کے احباب کو ' ان کے دوستوں اور اقرباء کو ' ان کے جان پہچان والے ہمسایوں کو ہدف تنقید بنایا ہے کہ یہ لوگ اصل میں قابل جرم ہیں کہ انہوں نے اس کو روکا نہیں ہے ۔ ان کو علم تھا کہ اس کے ارادے کیا ہیں اس کے باوجود ۔

اس کے بعد یکدم بغیر کسی وجہ کے ' بغیر کسی تمہید کے ' بغیر کسی تعلق کے وہ یہ کہتے ہیں کہ علماء نے محض اپنا کاروبار بنا لیا ہے ۔ میں کہتا ہوں کہ علماء نے اس ملک کو جتنا نقصان پہنچایا ہے اتنا کسی اور نے نہیں ۔ خدا غرق کرے ہمارے علماء کو ' خدا کرے انہیں اجتماعی موت آئے ' انہوں نے مساجد اور امام بارگاہوں کو قتل گاہیں بنا دیا ہے ۔ یہ نفس کی ہوس میں مبتلا ہیں لیکن سوسائٹی کی بہتری کے لئے کوئی کام نہیں کر رہے ۔ اب جناب والا ! یہ ۲۶ اپریل کا "اوصاف" اخبار ہے ۔ یہ جو آپ نے انتہائی مشہور --- XXXXXX

(مداخلت)

میاں محمد یسٰین خان وٹو ۔ جناب نہ ہم نے کسی کو پالا ہے نہ ہم غیر پارلیمانی الفاظ کسی کو کہتے ہیں۔ مولانا اپنے سارے دھندے کو پارلیمانی روایات کے اندر رکھیں ۔ ہم علماء کا بڑا احترام کرتے ہیں ------

---

(XXXXX words expunged by the orders of Mr.Presiding Officer)

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر - آپ نے ایک لفظ استعمال کیا ہے اس کو میں expunge کرتا ہوں۔ جی حافظ صاحب۔

حافظ فضل محمد - جناب والا! میں ایک بات کر رہا ہوں کہ خود اسی انٹرویو میں 'ان کے الفاظ ہیں کہ مجھے مسلم لیگ میں لایا گیا 'میں نواز شریف صاحب کے ساتھ کراچی گیا۔ پھر میری مشاہد حسین صاحب سے ملاقات ہوئی -یہ اسی انٹرویو میں ہے - پھر مشاہد حسین مجھے کہاں لایا - کہاں لایا - کہاں لایا - پھر یہ ساری داستان بھی سناتے ہیں پورا تفصیلی انٹرویو ہے -یہ بہت بڑا عنوان ہے سرخی ہے۔ مشاہد حسین کے گھر سات دن چھپا رہا -پولیس سے بھاگ کر -یہ بز دل ہے اس حد تک کہ مشاہد حسین کے گھر میں ' ایک کمرے میں سات دن تک بند رہا -پولیس کے ڈر سے وہ وہاں سے نہیں نکلتا تھا -ان کی اپنی اخلاقی حیثیت یہ ہے۔ جناب والا ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں تھا اگر وہ واقعتاً ان علما پر تنقید کرتے جو علماء کی شکل ' علماء کے حلیے 'علماء کے لباس 'علماء کی ہیت کو اپنا کر اس مد میں فساد اور تخریب کاری کر رہے ہیں اور اپنی ڈھائی انچ کی مسجد کو بنا کر وہ امت کو تقسیم در تقسیم کرنے کے در پے ہیں -ہمیں اس پر اعتراض نہیں ہے۔ اس نے انٹرویو میں سب کو ہدف تنقید بنا دیا ہے اور سب کو گالیاں دی ہیں -جناب آپ بھی بہتر جانتے ہیں -یہاں پر پاکستان کا ہر باشندہ جانتا ہے کہ مسلم لیگ اور کانگریس کا وجود جب تھا ہی نہیں تو اس وقت یہ تحریک کون چلا رہے تھے -علماء ہی چلا رہے تھے -اس تحریک آزادی کی ابتدا شاہ ولی اللہ سے ہو رہی ہے -1857ء کی جنگ آزادی کس نے لڑی ؟ ہم تو وہ لوگ ہیں کہ یہ ساری جیلیں ہماری آباد کی ہوئی ہیں -

میں اب بھی انتہائی ٹھنڈے دل سے' بغیر کسی جذبات کے کہتا ہوں چیلنج سے کہ اگر علماء بحیثیت طبقہ ' آج بھی جس کو دہشت گردی کہتے ہیں یا فساد بد امنی کہتے ہیں اگر واقعی اس پر اتر آئے تو خدا کی قسم نہ فوج کنٹرول کر سکتی ہے -نہ یہ مسلم لیگی حکومت کر سکے گی نہ کوئی اور طاقت کر سکے گی -یہ تو چند تخریب کار ہیں جو انہوں نے خود پالے ہیں -ہماری ایجنسیاں اس میں ملوث ہیں -جناب والا! ہمارے اسلام آباد میں انتہائی معظم 'انتہائی محترم قابل احترام شخصیت جو ایک سرکاری عہدے پر فائز بھی تھی ' وہ رویت ہلال کمیٹی کا چیئرمین اور ایک بہت بڑی مسجد کا خطیب بھی تھا - ان کے صاحبزادوں نے جو پریس کانفرنس کی ہے ان کی شہادت کے بعد۔ وہ مجھ سے ملے اور کہا کہ یہ آئی ایس آئی والے اس میں ملوث ہیں مجھے دھمکی دی کہ اس سے ہٹ جاؤ -چار بندے وہ اپنے گھر سے لے کر پولیس تھانے گئے۔ چاروں نے

گواہی دی کہ یہی بندہ تھا لیکن پھر دوسرے دن اس کو وہاں سے نکال دیا گیا۔ ابھی تک کسی کو پتا نہیں ہے۔ راجہ صاحب نے اس کے سر پر انعام بھی رکھ دیا ہے۔ بھائی آپ کہاں جاتے ہیں۔ اس کے قاتل تو آپ کے پاؤں کے نیچے ہیں۔ اب اگر میں اس صحافت کو، پورے صحافی طبقے کو ہدف تنقید بناؤں تو مجھے مہذب دنیا کیا کہے گی۔ یقیناً صحافت کے اندر کچھ برے لوگ ہوں گے لیکن سب غلط نہیں ہیں۔ اگر پوری قوم کو یعنی پختون کو، پنجابی کو، سندھی کو، بلوچ کو، کسی بھی قوم کو اگر ہم اس طرح تنقید کا نشانہ بنائیں گے۔ اس کی اجازت نہ مذہب دیتا ہے۔ نہ مہذب قوم، نہ قانون، نہ جمہوریت، نہ اخلاق، کسی چیز کے حوالے سے اس کی اجازت نہیں ہے کہ ہم ایک شخص کے غلط کردار کو یا چند افراد کے غلط کردار کو دیکھ کر پورے طبقے کو یا پوری قوم کو یا پورے ملک کو ہدف تنقید بنائیں۔

اگر میں کہوں کہ یہ مسلم لیگ والے ایسے ہیں تو آپ بھی ناراض ہو جائیں گے اور راجہ صاحب بھی ناراض ہو جائیں گے۔ بھائی مسلم لیگ میں تو ہم بھی ہیں۔ اگر کچھ لوگ غلط ہیں، چور ہیں، ڈاکو ہیں، لیکن سب تو ایسے نہیں ہیں۔ ہمیں کیسے کہتے ہیں؟ لیکن اس شخص نے اتنے بڑے جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ یہ ایک مسلمہ مسئلہ ہے کہ تمام علماء سے بحیثیت طبقہ علماء نفرت یا عداوت کرنا کفر ہے۔ اسلام سے انسان خارج ہو جاتا ہے۔ یہ عینک والا جن نہیں ہے۔ عینک والا جن۔ یہ خلیل ملک جو چند ٹکوں کے لئے وہاں مشاہد نے بٹھا دیا ہے یہ سارا کچھ مشاہد اس سے *** رہا ہے۔ یہ مشاہد حسین اس جرم کا ارتکاب کر رہا ہے۔ ہمارا یہ مطالبہ ہے کہ وزیر یہاں آکر معافی مانگے اور اس کو فوراً اس جگہ سے برطرف کر دے۔ ورنہ اگر کوئی تحریک اٹھی تو کون ذمہ دار ہوگا۔ بھائی حلال حرام ہم نے انہی علماء سے سیکھا ہے۔ یہ ہمارے اندر جو ماں کے، بہن کے، بیٹی کے، باپ کے اور خالہ کے، پھوپھی کے جو مقدس رشتے ہیں یہ اسلام کے حوالے سے علماء نے ہی ان کا ہمیں جتایا ہے۔ علماء نے کیا کیا قربانی اسلام کے لئے نہیں دی ہے۔ اس ملک کے لئے نہیں دی ہے۔ لیکن یہاں آکر ایک مشہور مسلم لیگی جب اسلام کے نعرے لگاتے ہیں تو مجھے اس تضاد پر تعجب ہوتا ہے۔ اسلام کے ساتھ احترام علماء واجب ہے۔ ایک شخص کی ذات سے اختلاف ہو سکتا ہے، ان کے طرز عمل سے مجھے اختلاف ہو سکتا ہے، اس کے نظریئے اور ان کی سیاسی پالیسی اور اس کے انداز فکر سے مجھے اختلاف ہو سکتا ہے لیکن تمام علماء کو بغیر کسی وجہ کے برا بھلا کہنا جبکہ یہاں پر ایسا کوئی سوال بھی نہیں ہے۔

تعجب کی بات یہ ہے۔ یہ آپ سارے پڑھ لیں اور پھر پوچھیں کہ آپ نے یہ ساری کیوں بکواس کی ہے۔

جناب! ہمارا یہ مطالبہ ہے کہ یہاں جو بھی ان کی نمائندگی کرے، جو بھی یہاں ان کی وکالت کرے، وہ یہاں معافی مانگے اور ان کو ان کے عہدے سے فوری طور پر ہٹا دیا جائے۔ جناب والا! پہلے میرے

پوائنٹ آف آرڈر کا جواب دیا جائے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ راجہ صاحب آپ کچھ کہنا چاہیں گے یا وزیر اطلاعات کے آنے کا انتظار کریں۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ جناب والا! مناسب تو یہی ہے کہ وزیر اطلاعات صاحب موجود ہوتے تو یہ معاملہ اٹھایا جاتا لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ حافظ صاحب نے باتیں درست کی ہیں لیکن ایسے جذبات میں چلے گئے کہ مجھے ان کی باتوں سے بھی تھوڑا دکھ ہوا۔ حافظ صاحب یقیناً ایک عالم دین ہیں اور (عربی)

(مداخلت)

حافظ فضل محمد۔ جس کے ساتھ یہ ہو۔ اس کی اجازت نہیں۔ (عربی) ہمارے پاس سارے قرآن کا علم ہے۔ میرے پاس ایک درجن آیات ہیں، اگر وہ اپنے آپ کو عالم دکھا کر ہمارے سامنے آتے ہیں تو ہم سارے اسلام کو جانتے ہیں۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ میں آپ کو عالم مانتا ہوں، اگر اس میں کوئی پہلے شک تھا تو آج دور ہو گیا ہے۔

حافظ فضل محمد۔ آپ نہ مانیں۔ مجھے آپ کی سند کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ نہیں نہیں، جب ایک آدمی آپ کو عالم تسلیم کرتا ہے تو پھر آپ کیوں زبردستی کہتے ہیں کہ نہ کرو۔ میرا اپنا خیال یہ ہے کہ انہوں نے جو انٹرویو دیا ہے، اگر یہ بالکل صحیح طور پر رپورٹ ہوا ہے تو یہ قابل افسوس ہے لیکن اگر یہ کتابت کی غلطی ہے اور بجائے علماء کے علماء سو کہنا چاہتے تھے تو وہ پھر اور بات ہے۔

(مداخلت)

راجہ محمد ظفر الحق۔ میں صرف یہ کہتا ہوں کہ آپ نے خود یہ کہا کہ وہ بعض علماء جو اس قسم کی حرکتیں کرتے ہیں، ان کے بارے میں تو کہہ سکتے ہیں، سب کے بارے میں نہیں کہہ سکتے۔ اس لئے میں یہ کہتا ہوں کہ اگر تو کوئی کتابت کی غلطی ہے تو اس آدمی سے پوچھنا پڑے گا۔

(مداخلت)

راجہ محمد ظفر الحق۔ میں نے یہ کہا ہے کہ اگر اس کو درست مان لیا جائے، جو کچھ لکھا ہے۔

میری بات تو سنیں۔ اگر آپ میں حوصلہ ہی نہیں ہے تو پھر ٹھیک ہے۔ آپ کی مرضی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جناب! بلیدی صاحب آپ ان کی بات سن تو لیں۔

حافظ فضل محمد۔ انہوں نے یہ کہا ہے کہ ہمیں افسوس ہے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ اس جرم کے ارتکاب کی بنیاد پر مجرم صرف اظہار افسوس سے بری نہیں ہو سکتا۔ یہ دنیا کے کسی بھی قانون میں نہیں ہے۔ اگر اس نے جرم کیا ہے تو صرف اظہار افسوس نہیں کرے بلکہ معافی مانگے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ میرا یہ خیال ہے کہ آپ نے اپنا نقطہ نظر پیش کیا ، آفتاب صاحب بات کر رہے تھے اب ان کو بات کرنے دیتے ہیں۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی۔ آپ یہ وضاحت کریں کہ یہ جو اجتماع علماء کر رہے ہیں ، اس کے کیا معنی ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جب وزیر اطلاعات و نشریات یہاں آئیں گے تو پھر اس وقت اس مسئلے کو دیکھ لیں گے۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی۔ وہ کب جواب دیں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ وہ آج چھٹی پر ہیں ۔ کل پھر اس مسئلے کو اٹھایا جائے گا۔ جی آفتاب احمد شیخ صاحب۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب میں یہ عرض کر رہا تھا کہ-----

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جناب بات یہ ہے کہ آدھے گھنٹے کا فیصلہ ہوا تھا اس لئے مختصر کریں کیونکہ دو منٹ وہ بھی لینا چاہتے ہیں۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ میں بہت ہی مختصر بات کروں گا۔ جناب والا! بات یہ ہے کہ آج جو واقعہ میں نے بیان کیا ، اس کے حوالے سے جو خواتین اپنا بیان ریکارڈ کرانے انکوائری آفیسر کے پاس گئی تھیں ، بیان ریکارڈ کرانا تو دور کی بات پولیس نے ان کو اتنی دھمکیاں دی ہیں کہ انہیں مقدمات میں ملوث کر دیا جائے گا ، ان کا وہ حشر ہو گا جس کی کوئی حد و حساب نہیں ہو گا۔ اب ان کے پاس رہنے کی جگہ نہیں ہے ، وہ اپنے مکانوں میں نہیں جا سکتیں ، ان کا بیان تو ریکارڈ کرانا بہت دور کی بات ہے۔ اس لئے یہ ہاؤس اس بات کا نوٹس لے کہ یہ انداز ہے اور سندھ police state بنا ہوا ہے۔ اور میں چاہوں گا کہ جو

متعلقہ وزیر یا اگر متعلقہ وزیر نہیں ہیں تو یہاں پر راجہ صاحب موجود ہیں وہ اس حوالے سے کچھ گفتگو فرمائیں، کچھ بتائیں کہ آخر انکوائری افسر آپ نے سیشن جج appoint کیا ہے، District and Session Judge Central, وہ انکوائری کر رہا ہے، وہ پبلک میں بیان دے رہا ہے کہ بھئی! جو کچھ اس حوالے سے کسی کو معلوم ہے وہ فلاں فلاں تاریخ کو آ کر اپنی شہادت دیں۔ شہادت دینے لوگ جاتے ہیں تو ان کو پولیس کی موبائل گھیر لیتی ہے اور گھیرنے کے بعد ان کو مارنے کی دھمکیاں دیتی ہے، ان کو کہتی ہے کہ تم کو cases میں پھنسا دیا جائے گا۔ بیہودہ گالیاں خواتین کو دی گئی ہیں۔ جناب والا! میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ یہ کس قسم کی انکوائری ہو رہی ہے اور فیڈرل گورنمنٹ بیٹھی کیا کر رہی ہے، اس کو کچھ پتا نہیں ہے کہ حکومت سندھ کس طرح چل رہی ہے اور کس طرح police state بن گئی ہے۔

دوسری بات جو میں آپ سے عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ گورنر راج کے بعد، 30 اکتوبر کے بعد دس ماورائے عدالت قتل سندھ میں ہوئے۔ ان دس میں سے سات کی رپورٹ آ گئی ہے، سات کی رپورٹ گورنر صاحب کو پہنچ گئی ہے کہ سات قتل ماورائے عدالت ہیں۔ ان سات کو پولیس نے اپنی custody میں مارا۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ تین رپورٹیں تو اخبار کی شکل دیکھ چکی ہیں اور چار ابھی تک examine ہو رہی ہیں۔ ہماری اطلاع ہے کہ سات رپورٹیں آئی ہیں۔ تین اخبار میں آ گئی ہیں جن میں سے ایک فصیح جگنو کی آئی ہے، ایک شخص گل محمد حیدر آباد کا مرا ہے اس کی رپورٹ آئی ہے، ایک شخص اسرار تھا اس کو قتل کیا گیا۔ ان تین کی رپورٹ آ گئی ہے۔ تینوں میں یہ کہا گیا ہے کہ یہ یہ پولیس افسران اس کے ذمہ دار ہیں۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس وقت کراچی میں (2)(c) 232 کے تحت گورنر راج لگا ہوا ہے اور گورنر صاحب کو جس notification کے تحت فیڈرل گورنمنٹ نے یہ اختیارات دیئے تھے کہ وہ گورنر راج چلائیں، جناب والا! اس notification میں جو کچھ ان کو کرنے کو کہا گیا ہے وہ یہ ہے

" In exercise of the functions which the Governor has been directed to assume, he shall act forthwith to restore peace throughout the province, to take strict action against criminal elements irrespective of their political affiliations, to ensure that ransom or motivated killings of innocent persons shall cease, to take effective steps for the arrest and apprehension of terrorists, to suppress the sectarian killings, to combat acts of subversion whether external or internal, to eliminate the internal disturbances, to protect vital national institutions against the external and

internal threats and dangers, to restore business confidence and to create a peaceful environment in which ordinary citizens can conduct their day to day affairs in accordance with the constitutional rights and entitlement within the province.

کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ پولیس کو مکمل چھٹی ہے ، کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ پولیس جو چاہے کرے ، جس کی چاہے پگڑی اچھالے ، کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ چادر اور چار دیواری کا کوئی تقدس نہیں ہے ، کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ بغیر search warrant کے ، بغیر lady searcher کے ، جس کے گھر میں چاہو گھس جاؤ۔ کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ لوگوں کو گرفتار کرو ، اور گرفتار کرنے کے بعد ماورائے عدالت ، کونے میں لے گیا اور قتل کر دیا ۔ لاش لا کر پھینک دی گلی میں کیا اس کا یہ مطلب ہے۔ مجھے یہ بات کہتے ہوئے افسوس ہوتا ہے کہ Federal Government یہ کہتی ہے کہ وہ تو مرکز کا نمائندہ ہے جناب آپ کا نمائندہ ہے ۔ جناب یہ آپ کے دیئے ہوئے اختیارات ہیں اور اس کے ساتھ وہاں کا Inspector General co-operate نہیں کرتا ہے اور I.G کی پیٹھ تھپتھپاتے ہیں میاں نواز شریف صاحب جا کر وہاں پر ۔ I.G بالکل مادر پدر آزاد ہے ۔ اس کی پولیس مادر پدر آزاد ہے ۔ جناب والا! میں یہاں نہیں چیخوں تو کہاں چلاؤں اس لئے کہ وفاقی حکومت نے اس کو یہ اختیارات دیئے ہیں۔ 30 اکتوبر کو جو گورنر راج نافذ ہوا ہے یہ سب اختیارات اس کے تحت آپ نے دیئے ہیں اس کو اور اس کے بعد وہ کچھ نہیں کر پا رہا ہے۔ وہاں extra judicial killings ہو رہی ہیں اور عدالتیں اس کی انکوائری نہیں کرسکتی ہیں یہ وہاں ماحول چل رہا ہے ۔وزیر موصوف تشریف فرما ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ وہ جواب دیں گے۔ آپ نے تو فرما دیا آپ تشریف رکھیں۔ اب خدائے نور صاحب دو لفظ بولیں پھر وہ جواب دے دیں آپ تشریف رکھیں۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ نہیں جناب میرے point of order کا جواب کیا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ جواب ان کا بھی نہیں دینے دیا۔ آپ نے کہا سب بول لیں گے پھر جواب دیں۔ اب آپ ان کو بول لینے دیں پھر ہم جواب دیں گے ۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب میں آپ سے عرض کروں کہ میں تشریف تو رکھوں گا لیکن سوال یہ ہے کہ میں نے ایک point of order پوچھا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ دیکھیں اب آپ تشریف نہیں رکھیں گے تو پھر دوسرے کیسے بات کریں گے - when Mr. Aitzaz Ahsan spoke, it was suggested that they will first speak and then the Minister will answer تو اگر ان کی بات سن لیں یا تو اعتزاز احسن صاحب کے بعد جواب دیا جاتا۔ جی خدائے نور صاحب۔

جناب خدائے نور۔ جناب چیئرمین، شکریہ۔ میں بھی point of order پر بولنا چاہتا تھا لیکن صحیح تفصیل جو ہے ہمارے قائد حزب اختلاف جناب اعتزاز احسن صاحب نے بھی بیان کی۔ میں بھی اسی point of order پر کچھ کہنا چاہتا تھا۔ مجھے بھی آج لاہور سے یہ ٹیلیفون آیا کہ امتیاز عالم جو کہ Current Affairs کے ایڈیٹر ہیں ان کے ساتھ پچھلے چند دنوں سے ان کے گھر پر مختلف اوقات میں، مختلف لوگوں کے ٹیلیفون آ رہے ہیں اور ان کو دھمکیاں مل رہی ہیں کہ آپ کے بچے کو اٹھایا جائے گا۔ آپ کے گھر کو جلایا جائے گا۔ اس نے یہ بات انتظامیہ کو بتائی، پولیس کو بتائی بلکہ مجھے یہ بتایا گیا کہ وہاں پولیس کی نفری دو آدمی تعینات کئے گئے تھے لیکن اس کے باوجود چند غنڈے کون تھے اللہ جانے وہ وہاں گھستے ہیں وہاں اور بھی گاڑیاں کھڑی ہیں لیکن صرف ان کی گاڑی کو نشانہ بنایا اور جیسے اعتزاز صاحب نے فرمایا اس پر پٹرول چھڑکا اور اس کو جلایا۔ ایسی چیزیں قابل مزمت ہیں۔ کل کی بات ہے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب میں ایک قرارداد منظور ہوئی ہے آزادی صحافت کی۔ اس کے دوسرے دن یہ واقعہ ہوتا ہے، صرف بات یہ ہے کہ اس نے مخالفت میں بات کی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ اب یہ مسئلہ تو وہ پہلے تفصیل سے بتا چکے ہیں۔

جناب خدائے نور۔ آزادی صحافت کو برقرار رکھنے کے لئے جناب میں دونوں طرف سے گزارش کروں گا کہ وہ اس بات کی مزمت کریں اور حکومت اس کی تحقیقات کرے کہ یہ واقعہ کیوں پیش آیا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ آپ راجہ صاحب کچھ جواب دینا چاہیں گے۔ وقت آدھے گھنٹے کا تھا اب ایک گھنٹہ ہوگیا ہے راجہ صاحب آپ جواب دیں۔ اچھا ٹھیک ہے ایک بات سنیں آپ ایک منٹ لے لیں پھر حئی صاحب بھی بولیں گے۔ جی بلور صاحب۔

جناب الیاس احمد بلور۔ جناب thank you very much میں تو امتیاز عالم صاحب پر بھی افسوس کرتا ہوں کیونکہ کل فیڈریشن اور "نیوز" مل کر ایک pre-budget seminar بھی کر رہے ہیں۔

میری ہمدریاں ان کے ساتھ ہیں۔ لیکن میں آج کا ایک current واقعہ راجہ صاحب کی knowledge میں لانا چاہتا ہوں Federation of Pakistan ,Chamber of Commerce and Industries کے دفتر کے نیچے ایک گاڑی کھڑی تھی AJK-900 اس میں دو تین خواتین بیٹھی تھیں۔ وہ ہماری فیڈریشن کے MC کے ممبر کی گاڑی تھی ' وہ اوپر مجھے ملنے آیا ' نیچے سی آئی اے کے ڈی ایس پی صاحب جن کا نام راجہ سلیم اختر بتایا گیا ہے ' وہ آیا اور گاڑی start تھی ' گرمی کی وجہ سے بچے اندر بیٹھے ہوئے تھے ۔ اس نے یہ بھی احساس نہیں کیا کہ اندر گاڑی میں ladies بیٹھی ہوئی ہیں ' اس نے اس گاڑی کی چابی لی ' گاڑی کے documents بھی لئے ۔ ڈرائیور نے موبائیل پر اپنے مالک سے بات کرنے کی کوشش کی تو موبائیل بھی لے کر بھاگ گیا۔ جناب یہ پولیس سٹیٹ بن گئی ہے ۔میں نے ایس ایس پی کو ٹیلیفون کیا تو ایس ایس پی نے immediately اس سے contact کیا ۔ وہ آ کر ڈرائیور کو چابی وغیرہ دے کر بھاگ گیا لیکن وہ ہمیں نہیں ملا۔

Sir, what is this happening? It has happened in Blue Area of Islamabad. Now it is too much. Please Raja Sahib, I request you

یہ تو عجیب سی بات ہے ۔ آئی جی صاحب نے ابھی مجھے ring کیا تو انہوں نے کہا کہ I will look into the matter. لیکن میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اتنا unfair کام ہو رہا ہے۔

This is completely lawlessness.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جی ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب چیئرمین صاحب! حقیقت یہ ہے کہ "جنگ" اخبار کے بعد اب" فرنٹیئر پوسٹ" وغیرہ زد میں آئے ہیں ۔ اب امتیاز عالم جیسے صحافی جو دانشور اور مدبر ہیں اور پرانے سیاسی کارکن بھی رہے ہیں ' ان کے ساتھ اور نجم سیٹھی جیسے لوگوں کے ساتھ ' حسین حقانی کے ساتھ اور بے شمار دوسرے صحافیوں کے ساتھ نازیبا سلوک کیا جا رہا ہے ۔ یہ کہتے ہوئے ان کی زبان نہیں تھکتی کہ ہم آزادی صحافت والے ہیں ۔ پریس کو دبانے کے لئے تمام حربے استعمال کیے جا رہے ہیں۔ ان کو زندگی کی دھمکیاں دی جاتی ہیں ۔ امتیاز عالم نے خود مجھے بتایا ہے کہ مجھے ہمیشہ threats ملتی ہیں ' میری بیگم کو threats ملتی ہیں۔ آپ مجھے بتائیں کہ آپ ملک کو کس طرف لے جا رہے ہیں ۔ اس کے علاوہ extra judicial killings اپنی جگہ پر ہیں ۔ آزادی صحافت پر ظلم کے علاوہ خود سوزی اور خودکشی کا رجحان بڑھ رہا

ہے اور والدین اپنے بچوں کو ذبح کر رہے ہیں ' اس کی کیا وجہ ہے ؟ آپ ان پر رحم کریں ۔ پڑھے لکھے جوان لوگ ڈاکے ڈالنے پر مجبور ہو گئے ہیں لیکن حکومت ٹس سے مس نہیں ہوتی۔ کروڑوں روپے گاڑیوں پر خرچ کئے جاتے ہیں لیکن غریب لوگ بھوکے مر رہے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ حبیب جالب صاحب۔

جناب حبیب جالب بلوچ۔ شکریہ جناب چیئرمین ! یہ ایک انتہائی سنجیدہ مسئلہ ہے ۔ پہلی بات یہ ہے کہ پریس پر کسی صورت میں ' کسی بھی angle سے قدغن نہیں لگائی جا سکتی ۔ امتیاز عالم یا نجم سیٹھی یا حقانی صاحب وغیرہ جیسے صحافیوں پر کوئی قدغن نہیں لگائی جا سکتی ۔ صحافیوں کو یہ آزادی ہے کہ وہ کسی بھی angle سے لکھ سکتے ہیں۔ پریس ہمارے خلاف بھی لکھتا ہے ' ہمیں تو بعض اوقات coverage بھی نہیں دی جاتی ۔ یہاں تک کہ سینٹ میں گوادر کے متعلق قرار داد پاس ہوئی تو پریس نے کہا کہ decorum بھی نہیں تھا لیکن اس کے باوجود ہم پریس والوں سے ناراض نہیں ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ پریس کو آزادی ملنی چاہیئے۔

جناب والا! میری دوسری عرض یہ ہے کہ جو ماورائے عدالت cases آفتاب شیخ صاحب نے بتائے ہیں ' یہ تو انتہائی ظلم ہے ۔ کراچی پولیس سٹیٹ بن چکا ہے اور اس صورتحال کو کراچی میں مزید برداشت نہیں کیا جا سکتا ۔ اس مسئلے کو serious لیا جائے۔ اس کے علاوہ خود اسلام آباد میں ایسے کیسز آ رہے ہیں جو ابھی بتائے گئے ہیں۔ اس پر حکومت اگر استعفیٰ نہیں دے سکتی تو کم از کم اس کے خلاف فوری ایکشن تو لے سکتی ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : جی جناب نثار محمد خان صاحب۔

جناب نثار محمد خان : شکریہ جناب چیئرمین! آج ہمارے بھائی آفتاب شیخ صاحب نے اپنی بات کرتے کرتے مادر پدر آزاد یا اس طرح کی کچھ بات کہی۔ ان کو روکنے کے لئے حکومت جب کوئی اقدامات کرتی ہے تو ان کو human rights کے زمرے میں لایا جاتا ہے۔ اب human rights یورپ میں بھی ہے اور یورپ میں human rights یہ ہیں کہ وہاں پر ہم جنسوں کے کلب ہیں' homosexuality آزاد ہے۔ اگر ایک لڑکی بلوغت کو پہنچتی ہے تو اس کے والدین اس کو کسی کے ساتھ باہر جانے سے روک نہیں سکتے۔ کیا یہ پاکستان میں بھی اسلامی ملک کے ناطے سے' مثلاً میری بیٹی ہے اور وہ بلوغت کو پہنچتی ہے تو کیا اسے بھی یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ کسی کے ساتھ جائے اور میں خاموش رہوں۔ کیا ہمیں بھی اس

طرح کے clubs یہاں پر بنانے کی اجازت ہوگی۔ ہمارا کلچر یا ہمارا مذہب اس بات کی اجازت دے سکتا ہے کہ نہیں۔ میں صرف یہی جاننا چاہوں گا۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: یہ سوال تو آپ کل پوچھ چکے تھے۔ اس کا صحافیوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ جی جناب راجہ صاحب۔

راجہ محمد ظفر الحق: اصل میں ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ صدر کے خطاب پر بحث میں جو تقاریر ہوئی تھیں' ان میں کھل کر یہ معاملات بیان کئے جاسکتے تھے۔ اب point of order کے اوپر کرنے سے اور پھر ایک صاحب نے ایک واقعہ بیان کیا' دوسرے نے دوسرا کیا' اعتزاز احسن صاحب نے چار' پانچ بیان فرمائے۔ اس لحاظ سے میں تو صرف یہ کہہ سکتا ہوں کہ پاکستان کے اندر صحافت کی جو تاریخ ہے اس میں بے پناہ قربانیاں بھی ہیں اور صحافت کے اوپر pressures بھی بہت آئے۔ جب آپ کسی بڑے صحافی کا نام لیتے ہیں تو پھر اولوالعزم شخصیت کی حیثیت سے ایک ہی بات سامنے آتی ہے کہ pressure میں انہوں نے سرنگوں نہیں کیا۔ اگر حمید نظامی صاحب کا نام لیں' شورش کاشمیری صاحب کا نام لیں' الطاف حسین صاحب کا نام لیں' یہ سارے وہ لوگ ہیں جنہوں نے بہت ہی مستحکم طریقے سے اس فریضے کو سرانجام دیا۔ یہ جو آج یعنی اس موجودہ دور میں یا اس سے پہلے پریس کو آزادی حاصل ہوئی ہے' یہ ان کی قربانیوں کی وجہ سے ہے۔ یہ کسی نے ان کو ایسے ہی نہیں دے دی' انہوں نے اس کو earn کیا ہے اور یہ بہت قابل قدر سلسلہ ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس معاملے میں جو اس طرف سے بیان ہوا ہے اور جو ہماری طرف سے' اس میں کوئی دو رائے نہیں ہیں۔ جب ہم اس طرف بیٹھا کرتے تھے تو ہم بھی بہت سارے معاملات میں اپنی رائے کا اظہار کرتے تھے کہ کراچی کے پانچ اخبارات کو ایک ہی دن میں بند کردیا گیا ہے۔ جب پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ جی سب اخباروں کو اگر بند کر دیا جائے اور اگر وہ 365 دن بند رہیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔ اس وقت ہم بھی یہی کہا کرتے تھے اور آج بھی یہ محسوس کرتے ہیں کہ اخبارات کو لکھنے کی آزادی ہونی چاہیئے اور جتنی آزادی ہوگی اخبارات اتنی ہی ذمہ داری سے لکھیں گے۔ اس میں کوئی شک نہیں لیکن تھوڑا سا فرق اس لحاظ سے کرنا پڑے گا کہ آیا ایک واقعہ جو ہوا ہے مثال کے طور پر اگر کسی صحافی کی گاڑی جل گئی یا جلا دی گئی ہے تو کیا اس میں حکومت ملوث ہے یا نہیں ہے۔ جانبداری سے اگر دیکھا جائے تو جب تک یہ بات پایہ ثبوت تک نہ پہنچ جائے اور اس میں کم از کم اور کوئی ایسا عنصر موجود نہ ہو تو محض یہ کہہ دینا کہ حکومت کے خلاف اس نے کچھ مضامین لکھے تو یہ واقعہ پیش آگیا ہے' یہ معاملہ

درست نہیں ہے۔میں اس بات سے اتفاق کرتا ہوں اور جب مشاہد حسین صاحب تشریف لائیں گے تو میں ان سے بھی یہی کہوں گا کہ وہ اس واقعہ کا جائزہ لیں اور جس معاملے میں بھی اگر کسی صحافی کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے تو اس کا تدارک کریں۔ میں بس یہی الفاظ کہتا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : شکریہ' راجہ صاحب۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی : جناب چیئرمین! حسین حقانی صاحب کل رات دس بجے سے گھر سے غائب ہیں اور اب آٹھ بج چکے ہیں۔ میں عرض یہ کروں کہ ان کے کرنل بھائی کو اٹھایا گیا' ان کو مارا گیا۔

راجہ محمد ظفر الحق : یہ بات ہوئی تو ان کا میں پتہ کرواتا ہوں۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی : یہ سپیشل نوٹس لیں اور کل ہمیں بتائیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : میرا خیال ہے کہ صدر صاحب کے خطاب پر بحث شروع ہوتی ہے۔

(مداخلت)

جناب آفتاب احمد شیخ : جناب والا! ماورائے عدالت قتل کے بارے میں حکومت کیا کہہ رہی ہے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ : ماورائے عدالت قتل ' خود سوزی' خود کشی' لوگ جو مر رہے ہیں' جناب والا! یہ اس ملک کے شہری ہیں' ہمارے عوام ہیں' ہمارے بھائی ہیں' مستقبل کی نوجوان نسل ہیں۔

راجہ محمد ظفر الحق : جو خودکشی کا معاملہ ہے اس پر ان دنوں کے اخبارات میں نے بڑی تفصیل سے منگوائے ہیں۔ ان واقعات کو اس بات پر نہیں چھوڑا کہ کوئی اور محکمہ' انٹیریئر یا صوبوں سے پوچھا جائے۔ میں نے ان خبروں کا خود جائزہ لیا ہے۔ اس میں' میں نے دیکھا ہے کہ تقریباً 80 فیصدی وہ معاملات ہیں کہ جس میں باپ نے یہ کہا کہ تم آج ورکشاپ کیوں نہیں گئے' اخبارات کی بات کر رہا ہوں' مجھے واقعات کا کوئی پتہ نہیں ہے۔ آج ورکشاپ پر کیوں نہیں گئے تو بیٹے نے اپنے گلے میں پھندا ڈال لیا۔ ماں نے بیٹی کو کہا کہ تم نے کھانا کیوں نہیں پکایا تو اس نے اپنے آپ کو آگ لگا لی اور بے شمار ایسے واقعات ہوئے۔ اس میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جنہوں نے مالی مشکلات کی وجہ سے خودسوزی کی ہے۔ یہ اخبارات میں رپورٹ ہوا ہے۔

(خاموشی)

ڈاکٹر صفدر علی عباسی : جناب والا آپ اپنی تقریر کریں ہم گپ مار رہے ہیں۔

راجہ محمد ظفر الحق : کبھی ایسا ہو سکتا ہے کہ سازش نہ ہو۔ اتنا تو ہر ایک آدمی کو پتہ ہے کہ سازش ہو رہی ہے' اس لئے ڈاکٹر عبدالحئی صاحب ! اپنی زور دار تقریر کے بعد دوسرے کی بات کو نہ سننا ٹھیک نہیں۔

ڈاکٹر عبد الحئی بلوچ : نہیں نہیں ہم سن رہے ہیں۔

راجہ محمد ظفر الحق : کب سنیں گے؟ جب آپ سننے کے لئے تیار ہوں تو اس وقت مجھے تکلیف دیں۔

ڈاکٹر عبد الحئی بلوچ : ہم آپ کا بڑا احترام کرتے ہیں۔

راجہ محمد ظفر الحق : بڑی مہربانی آپ احترام فرماتے ہیں لیکن گزارش یہ ہے کہ ان واقعات کا واقعی جائزہ لینا چاہیئے کہ ان کی کیا وجوہات ہیں کہ لوگوں کے اندر tolerance کم ہوتی جا رہی ہے۔ کسی بات کی' حتیٰ کہ ماں اور باپ کی بات بھی کوئی برداشت کرنے کو تیار نہیں۔ جو اخبارات میں آتا ہے آپ بھی پڑھتے ہونگے۔

(مداخلت)

راجہ محمد ظفر الحق : چیئرمین صاحب تو بیٹھے ہوئے ہیں' وہ کیا کر سکتے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : آپ جب تعاون نہیں کرتے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔

راجہ محمد ظفر الحق : گزارش یہ ہے کہ ان واقعات کا علیحدہ علیحدہ جائزہ لینا چاہیئے کہ وہ کیا وجوہات ہیں جن کی بنا پر ایسا ہو رہا ہے۔ کچھ لوگوں کو بیٹھ کر خود ان معاملات کا تجزیہ کرنا چاہیئے۔ مثال کے طور پر میں نے خود ایک اجلاس بلایا' زکوۃ کے نظام پر اور ہم نے یہ کہا کہ اگر زکوٰۃ کا نظام درست چل رہا ہے تو یہ کس حد تک پہنچتی ہے ان غریبوں تک جن کا یہ استحقاق بنتا ہے۔ اگر یہ معاملہ درست طور پر چل رہا ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ کچھ لوگ بھوک کی وجہ سے بھی خود کشی پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ بچوں کے لئے کھانا نہیں ہوتا۔ ایک پورا اجلاس اس بارے میں بلایا گیا اور اس پر ہم نے بات چیت بھی کی ۔ زکوٰۃ کے سارے نظام کی revamping کے لئے اس پر قانون بنانے کی ضرورت ہے یا دوسری چیزیں ہیں اس کے

لئے بھی ہم کوشش کر رہے ہیں۔

جہاں تک تعلق ہے سینیٹر آفتاب شیخ صاحب کا اور انہوں نے کل یا پرسوں بھی یہ فرمایا تھا کہ کچھ لوگوں کے بارے میں شکایات ہیں۔ ان کے بارے میں تحقیقات ہو رہی ہیں۔ میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ گورنر صاحب نے جو اعلان کیا ہے اور جس کے بارے میں انہوں نے بھی فرمایا ہے ' اچھی بات ہے کہ انہوں نے یہ اعلان کیا ہے۔ جس جس مقدمے میں کراچی نہیں بلکہ کسی اور جگہ بھی اگر یہ پایا جائے کہ وہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، آپ کی تقریر کے فوراً بعد آفتاب شیخ صاحب صدر صاحب کی تقریر پر خطاب کریں گے۔

راجہ محمد ظفرالحق، تو جس جس معاملے میں یہ تحقیقاتی رپورٹ ہو گی کہ وہاں پر ماورائے عدالت قتل ہیں تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ان کے خلاف پورا action قانون کے مطابق لیا جائے گا۔

شیخ ظریف خان مندوخیل، جناب میں اپوزیشن کے اس رویئے پر احتجاجاً واک آؤٹ کرتا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، جناب ظریف صاحب تشریف رکھیں آپ کو موقع دیں گے۔

میاں رضا ربانی، جناب چیئرمین صاحب! میں آپ کی توجہ اس طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ اپوزیشن نے نہایت ہی اہم موضوعات پر بات کی' جس میں سب سے پہلے صحافت کا ایشو تھا۔۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، وہ تو ساری چیزیں ہو چکی ہیں۔ آپ کے لیڈر بول چکے ہیں۔ آپ duplication کیوں کرتے ہیں۔ وقت ختم ہو چکا ہے۔ نہیں' میں اس کی اجازت نہیں دے سکتا۔

میاں رضا ربانی، جناب آپ مجھے ایک سیکنڈ دے دیں۔

Sir, on the issue of the press, on the issue of Karachi, on the issue that the Government has failed to lay the Anti Terrorist Ordinance before the Senate and on the issue of the over all deteriorating law and order situation, on the issue of the fascist tendencies of the government and on the issue that no adequate reply has come from the government, the combined opposition in the Senate has decided to walk out.

(at this stage the Opposition staged a walk out)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی مندوخیل صاحب۔

شیخ ظریف خان مندوخیل: جناب پہلے تو اپوزیشن اجلاس requisition کرتی ہے۔ جب اجلاس شروع ہوتا ہے تو یہ اجلاس چلنے نہیں دیتے ہیں۔ ہم یہاں آتے ہیں لیکن ایجنڈے پر کوئی بات نہیں ہوتی۔ کوئی کام نہیں ہوا۔ دو دو ممبران آپس میں کہتے ہیں یہ کیا ہو رہا ہے۔ وہ کیا ہو رہا ہے۔ ان کو جانے دیں۔ انہیں کہہ دیں کہ تمہارے واپس آنے کی ضرورت نہیں ہے۔جناب آپ ہاؤس چلائیں، کچھ کریں۔ ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ وسیم سجاد صاحب بھی ان کے دباؤ میں ہیں۔ آپ بھی ان کے دباؤ میں ہیں۔ میرے خیال میں، میں فروری سے نہیں بولا۔ آپ لوگ ان سے اتنے نہ دبیں۔ کل یہ اور سر پر چڑھیں گے۔ ان کو کہیں کہ آپ جائیں ۔ واپس آنے کی ضرورت نہیں ہے۔صدر صاحب کے خطاب پر میں گزارش کروں گا۔ صدر صاحب نے سب چیزوں کی نشاندہی کی ہے۔ میں ان کی تقریر کو ایک اچھی اور مناسب تقریر سمجھتا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میری ایک گزارش ہے آپ سے۔ کیا آپ نے اپنا نام یہاں تقریر کے لئے دیا تھا؟

شیخ ظریف خان مندوخیل: جناب میں نے نام بھی لکھوایا تھا۔ point of order پر آپ مجھے نہیں بولنے دے رہے۔ایک ایک ہزار روپے ہم ضائع کر کے یہاں کس لئے آتے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میری ایک بات سن لیں۔مندوخیل صاحب، آپ سے ایک گزارش ہے، آپ نے اپنا نام تقریر کے لئے یہاں دیا تھا۔

جناب ظریف خان مندوخیل: جناب آپ تو ہمیں پوائنٹ آف آرڈر پر بھی نہیں بولنے دیتے ہیں۔ پھر ہم کب بولیں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میری ایک بات سن لیں، صدر صاحب کے خطاب پر آپ کا نام نہیں ہے، لیکن آپ سب سے پہلے تقریر کر لیں۔

جناب ظریف خان مندوخیل: بس تو پھر ہم نے آپ کو معاف کیا۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی آپ واک آؤٹ کر گئے تھے، اب وہ تقریر کریں گے۔ وہ پہلے واپس آئے تھے، اس لئے ان کا حق پہلا ہے۔

FURTHER DISCUSSION ON THE PRESIDENTIAL ADDRESS.

جناب ظریف خان مندوخیل: جناب والا! صدر صاحب نے اپنی تقریر میں سب باتوں کی نشاندہی کی ہے اور صدر صاحب صرف نشاندہی ہی کر سکتے ہیں۔ یہاں ان چیزوں کو ٹھیک کرنا ہمارا سینٹ کا اور قومی اسمبلی کا کام ہے۔ جب تک ہمارے اپوزیشن والے بھائی، میں ان سے نہایت ادب سے عرض کروں گا، جب تک وہ اپنا یہ رویہ تبدیل نہیں کریں گے۔ ایک طرف تو یہ شور کرتے ہیں کہ عدالت نے کیوں زرداری صاحب کو سزا سنائی ہے۔ عدالت مجھے بھی سزا سنا سکتی ہے، اقبال جھگڑا صاحب کو بھی سزا سنا سکتی ہے، پھر مسلم لیگ والوں کو شور نہیں کرنا چاہیئے۔ ہمارے ملک میں ہم نہ ہم عدالت کو مانتے ہیں، نہ ہم قاضی کو مانتے ہیں، نہ ہم سزا کو مانتے ہیں۔ جس جج نے ہمارے حق میں فیصلہ دیا وہ دوست ہے، جس نے ہماری مخالفت میں فیصلہ کیا وہ ہمارا دشمن ہو جاتا ہے۔ خدارا ہمیں یہ چیزیں ختم کرنی چاہییں، یہ ہمارے ملک کے لئے بہت ضروری ہے۔

جناب والا! یہاں سینٹ کے اجلاس میں دیکھ رہا ہوں کہ فروری سے لے کر اب تک ایجنڈے پر کوئی کام نہیں ہوا ہے، سب شور شرابے کی نظر ہو جاتا ہے۔ میں تو جب ان سیٹوں پر بیٹھا کرتا تھا، ان دنوں میں نے دیکھا کہ وسیم سجاد صاحب ہمیں بولنے نہیں دیتے ہیں، اب آپ بھی دیکھ رہے ہیں، اخباری نمائندے بھی دیکھ رہے ہیں۔ پھر نہ میں نے پوائنٹ آف آرڈر کیا ہے نہ بولا ہوں۔ آج آپ پر بھی میں نے وسیم سجاد کا غصہ اتارا ہے کہ ان کے بعد آپ نے چارج لیا ہے، آپ بھی ہمیں بولنے نہیں دیتے ہیں۔ ایک دن خدائے نور صاحب بیٹھے تھے۔ انہوں نے بھی بولنے نہیں دیا ہے۔ جناب ہم بھی یہاں آتے ہیں، ہمیں بھی حکومت آٹھ سو ہزار روپے دن کے دیتے ہیں، ہمیں بھی سینٹ کی کارروائی میں حصہ لینا چاہیئے، اپوزیشن کے دباؤ میں ہمیں اتنا نہیں آنا چاہیئے۔ یہ ہمارے بھائی ہیں، ہم ان کی جائز بات سنیں گے، ناجائز بالکل نہیں سنیں گے۔ ہمارے میاں یٰسین وٹو صاحب جب جواب دے رہے تھے، ان کا جواب سننے کے لئے بھی اپوزیشن کے بھائی تیار نہیں تھے، ان حالات میں کارروائی کس طرح چلے گی۔

جناب والا! صدر صاحب کی تقریر میں انہوں نے جن جن چیزوں کی نشاندہی کی ہے، میں اسی فلور

سے ان سے گزارش کروں گا کہ ان کے دور میں یہ چیزیں صحیح نہیں ہوتی ہیں، تو خدا نہ کرے کہ کل اگر اقتدار پھر غلط ہاتھوں میں چلا گیا تو پھر تو یہ کبھی ٹھیک نہیں ہوں گی۔ یہ چیزیں ہم نے ٹھیک کرنی ہیں، ہمارے وزراء صاحبان بھی سینٹ میں اپنی حاضری کو یقینی بنائیں۔ جب تک ہمارے وزراء دلچسپی سے کام نہیں کریں گے، نہ ممبر خوش ہوں گے، نہ پاکستان کے عوام خوش ہوں گے، نہ پاکستان کا کوئی کام صحیح ہوسکتا ہے اور میں اسی فلور سے ان سے گزارش کروں گا کہ ان کی جو پالیسی ہے کہ اس ملک کو بچایا جائے، میں بھی ان کی اس پالیسی کا سو فیصد حامی ہوں لیکن مہنگائی اتنی رفتار سے نہیں آنی چاہئے کہ ہر مہینہ میں چیزیں مہنگی ہوں، ایک مہینے میں پٹرول مہنگا ہو، دوسرے مہینہ میں کوئی اور چیز مہنگی ہو جائے تو یہ مہنگائی عوام کی دسترس سے باہر ہے۔ مہنگائی ہو، طریقے سے ہو، میں اس favour میں نہیں ہوں کہ غریب آدمی پر اتنا load پڑ جائے۔ ابھی ہمارے لوگ کسی کو زبردستی جلا دیتے ہیں اور اس کو خودسوزی کا نام دیتے ہیں، کسی کو پیسہ دے کر کہتے ہیں کہ خود سوزی کرو تا کہ موجودہ حکومت بدنام ہو جائے۔ اس حکومت کی خوشامد کے لئے میں کچھ نہیں کہوں گا، میں حق کی بات کروں گا۔ حق کی بات یہ ہے کہ 28 مئی کے بعد یہ ملک دنیا کے دوسرے Nuclear ممالک میں شمار ہوا ہے، میں جدھر بھی گیا ہوں، چار پانچ دفعہ سعودی عرب جانے کا مجھے اتفاق ہوا ہے، ہمارے ملک کا اتنا وقار پہلے نہیں تھا، جتنا ۲۸ مئی کے بعد ہوا ہے۔ ہمارے وزیراعظم صاحب اور ان کے رفقاء اور ہماری قوم نے ۲۸ مئی کے بعد پابندیوں کا، مشکلوں کا، سب کا مقابلہ کر کے اس ملک کو دوبارہ اپنے پاؤں پر کھڑا کیا اور اسے عزت کا مقام بھی دلایا۔

ہمارے ملک کی بدقسمتی ہے کہ جب کوئی منسٹر بن جاتا ہے تو وہ سمجھتا ہے کہ میں شہنشاہ بن گیا ہوں۔ منسٹر اپنے اپنے محکمے پر نظر رکھیں کہ development کا کیا کام ہو رہا ہے، کوالٹی کیا ہے اور اس میں کمیشن کتنا چلتا ہے، اس میں رشوت کا ratio کتنا چلتا ہے۔ اب خدا کے فضل سے اس حکومت نے بڑے لیول پر کرپشن کو یا ختم کروایا ہے یا بہت کم کروادیا ہے لیکن ابھی بھی چھوٹے لیول پر اس کو ختم کرنا ضروری ہے۔ Development کے جو ہمارے کام ہوتے ہیں وہ خالی کتابوں اور کاغذوں میں پیسے دکھائے جاتے ہیں کہ اتنے کروڑ یا ملین ختم ہو گئے لیکن Quality of work اتنی بہتر نہیں ہوتی۔

لاء اینڈ آرڈر کی حالت کیا ہے؟ کراچی کی جو حالت ہے، ہمارے پشتو میں ایک کہاوت ہے کہ بات جو بھی ہو، مخالف بولتے ہیں کہ تمہارا لڑکا مر جائے۔ یہ لوگ تو مخالفت برائے مخالفت کرتے ہیں۔ اگر صحیح جذبے سے سوچا جائے تو میرے خیال میں یہ اقتدار ہمیں جس پوزیشن میں ملا تھا اس وقت کسی کے بھی یہ خیال میں نہیں تھا کہ یہ ملک چل سکے گا۔ اب اللہ کے فضل سے اور بزرگوں کی دعاؤں سے یہ ملک چل رہا ہے

اور اپنے پاؤں پر کھڑا ہوا ہے۔ انڈیا والوں کی نظر میں ہم ایک ملک ہیں، جس کو ہم اپنا دشمن تصور کرتے ہیں۔ یہ چیزیں دیکھنے کی ہیں۔ مہنگائی زوروں پر ہے اور رشوت کا بھی میرے خیال میں ابھی چھوٹے پیمانے پر خاتمہ نہیں ہوا ہے ۔اپوزیشن والے جب تک حکومت سے تعاون نہ کریں تو یہ نہیں ختم ہوسکتی۔ مشرقی پاکستان کچھ لوگوں کی دعاؤں سے بنگلہ دیش بن گیا۔ اگر ہم نے اپنے طور طریقے نہ بدلے تو خدا نہ کرے کہ ہمارے ملک کو کسی کی نظر لگے۔ اپوزیشن کے بھائیوں سے میں درخواست کرتا ہوں کہ ان کی بھی اتنی ہی ذمہ داری بنتی ہے جتنی کہ اس سائیڈ والوں کی ہے ۔ وہ بھی اس ملک کی ترقی میں تعاون کریں۔ میں آج زیادہ اس لئے نہیں بول سکتا کہ میں نے واک آؤٹ کے لیے بہت زور لگایا، اس لئے انرجی ختم ہوگئی ہے۔ خدا حافظ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: حافظ فضل محمد صاحب۔

حافظ فضل محمد : سب سے پہلے گھڑی کو دیکھنا چاہیئے کہ پچیس منٹ کب پورے ہونگے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ابھی آپ خود گھڑی دیکھ لیں۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ان کی تقریر تو ہونے دیں۔ ان کے پچیس منٹ پورے ہونے دیں۔ ان کے بعد پھر کل پر رکھیں گے۔

حافظ فضل محمد : بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب عالی! ہمارے قابل احترام صدر محمد رفیق تارڑ صاحب نے گیارہ مارچ 1999 کو پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس سے جو ارشادات پارلیمنٹ کے ارکان کے گوش گزار کئے، اس میں مختلف موضوعات کا احاطہ کیا گیا ہے۔ انہوں نے پاکستان کی خارجہ پالیسی کے کردار اور اندرون ملک کے معاشی، معاشرتی، سیاسی، اخلاقی حالات کے حوالوں سے بہت خوبصورت سی تقریر لکھ کر اور حکومت وقت کی بہت ہی اک شائستہ انداز میں وکالت کرکے اپنے منصب کی انتہائی توہین کی ہے۔ جناب عالی! یہ جو روز روز ہم اخبارات میں پڑھتے ہیں اس سے معاشرے کا عکس ہمارے سامنے آتا ہے۔جب ہم صدر صاحب کی تقریر دیکھتے اور پڑھتے ہیں تو اس میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ یہاں پرہرحوالے سے صدر صاحب نے یہ certificate جاری کرنے کی کوشش کی ہے کہ حکومت جو کچھ کر رہی ہے بہت ہی اچھا کر رہی ہے۔ "شاہ سے زیادہ وفادار شاہ" کے ثبوت پیش کرنے کی اس سے زیادہ میرے خیال میں کوئی مثال نہیں ملتی۔

جناب عالی! سب سے پہلے انہوں نے یہ فرمایا' اپنی تقریر کے صفحہ نمبر۔ 2 پر کہ پاکستان ایک غیرت مند قوم کی تاریخ ہے۔ ہم کسی کے خلاف جارحانہ عزائم نہیں رکھتے وغیرہ ' وغیرہ ۔ جناب عالی! پاکستان کی وہی قوم ہے' پاکستان کی یہی غیرت مند حکومت تھی جس نے پاکستان کی سرزمین کو' پاکستان کی فضائی حدود کو استعمال کرنے کی اجازت دی امریکی اور عالمی **** کو 'ہمارے ایک پڑوسی اسلامی ملک کے خلاف ' اس پر نواز شریف صاحب نے کیا فرمایا کہ مجھے علم نہیں ہے۔ کیا ایک وزیر اعظم جب ایک ملک کا حکمران ہو اور وہ انتہائی اعلیٰ mandate کا دعوے دار بھی ہو اور تمام اداروں کا سربراہ اور ذمہ دار ہو اور ان کی فضائی حدود کی مسلسل دو گھنٹے ' تین گھنٹے کی خلاف ورزی ہو رہی ہو اور ان کو علم نہ ہو۔ پھر آپ اس کو اس لائق سمجھتے ہیں کہ وہ حکمرانی کی اس کرسی پر براجمان رہے۔

راجہ صاحب فرماتے ہیں کہ آپ جذبات میں آتے ہیں۔ میں دلائل سے بات کرتا ہوں۔ کیا یہ غیرت مند قوم کی نشانی اور علامت ہے؟ کیا ایک غیرت مند قوم کی پہچان یہی ہے کہ امریکہ **** 15ہزار میل دور سے ' وہاں سے آکر ہمارے بالکل border پر بیٹھ کر' ہمارے ایک پڑوسی اسلامی ملک پر گولی برسا رہا ہو۔ وہاں کے ایک مظلوم' بے چارے' بے بس اور ----------------

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ یہ **** کا لفظ expunge کیا جائے۔

حافظ فضل محمد۔ آپ بھائی امریکہ کی وکالت نہ کریں' یہ کئی دفعہ آچکا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ ان کا point ٹھیک ہے۔ آپ لفظ جو ہے----------

حافظ فضل محمد۔ *** کا لفظ کیا ہے؟ **** کا لفظ ہم بار بار استعمال کرتے ہیں اور ہے بھی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ پارلیمانی آداب کو بھی ملحوظ رکھنا چاہیئے۔

حافظ فضل محمد۔ جو ہماری عزتوں کا خیال نہیں رکھتے' ہمارے ناموس کا خیال نہیں رکھتے' ہماری سرزمین کا خیال نہیں رکھتے' ہمارے حقوق کا خیال نہیں رکھتے' کوسوو میں جو کچھ ہو رہا ہے' کشمیر میں جو کچھ ہو رہا ہے' فلسطین میں جو کچھ ہو رہا ہے۔ ہمارے ناموس کو یہ لوٹتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ وہ پارلیمانی عمل ہے' وہ جمہوری عمل ہے' وہ سیاسی عمل ہے' وہ اخلاقی عمل ہے' وہ ایک مہذب انسان کا عمل ہے۔ جب ہم ان کو *** کہتے ہیں تو کمال کی بات ہے کہ ہمیں رونے بھی نہیں دیتے۔ مارتے بھی ہیں' رونے بھی نہیں دیتے'

(x word expunged by the order of Mr. Presiding Officer)

کمال کی بات ہے۔ **** کا لفظ بھی ہم استعمال نہ کریں۔ ہمیں اتنی اجازت نہیں ہے۔ جناب پوری دنیا میں عالم اسلام کے خلاف وہی *** سب کچھ کر رہا ہے۔ وہی عالمی شیطان ہے جو اپنا کردار پورے عالم اسلام کے خلاف ادا کر رہا ہے۔ ہماری براہ راست ان سے گفتگو بھی ہوئی ہے۔ انہوں نے ہمیں دھمکی دی۔ اسامہ بن لادن افغانستان میں بیٹھا ہے لیکن وہ ہمارے پاکستان کے حکمرانوں کو دھمکی دے رہے ہیں۔ جناب مجھے دھمکی دے رہے تھے۔ یہاں جو ان کے ڈپٹی سفیر ہیں وہ میرے پاس ایک گھنٹہ بیٹھا رہا اور اسی پر گفتگو ہوتی رہی کہ اگر یہی حالات رہے کہ اگر پاکستان نے ان کو ہمارے حوالے نہیں کیا اور آپ ان کی حمایت جاری رکھیں گے تو یہی نتائج بھگتنے پڑیں گے۔ وہ ہمارے گھر پر آ کے ہمیں دھمکی دے رہے ہیں اور ہم ان کو *** بھی نہ کہیں۔ سبحان اللہ' کمال ہے، عجیب تہذیب ہے، عجیب جمہوریت ہے، عجیب انسانیت ہے، عجیب پارلیمانیت ہے، اس قسم کی پارلیمانیت پر ہم لعنت بھیجتے ہیں۔ جناب یہ اس قسم کے ------------

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ آپ غیر مہذب کہہ سکتے ہیں۔

حافظ فضل محمد۔ جناب یہی پاکستانی قوم جو ان کو غیرت مند کہہ رہے ہیں ان کی یہی حالت تھی۔ جناب دوسری بات میں پاکستانی غیرت کی بتاتا ہوں۔ پاکستان کے ان حکمرانوں کی غیرت میں بتاتا ہوں۔ ایمل کانسی جو کچھ بھی تھا' میں ان کے کردار کی وکالت نہیں کر رہا' جو کچھ بھی ہے' پاکستان کے اندر عدالتیں ہیں' پاکستان میں پولیس کا نظام ہے' پاکستان میں فوج کے ادارے ہیں' پاکستان میں جو کچھ ایک ملک کے لئے ہونا چاہئیے وہ سب موجود ہے۔ ایمل کانسی کو کس نے پکڑوایا' کس نے امریکہ کے حوالے کیا؟ وہاں اس پر کیس چل رہا ہے - کیا یہ ایک غیرت مند قوم کی نشانی ہے ؟ ہمارے مجرم جو یہاں ایک نہیں دس قتل کر کے امریکہ بھاگ گئے ہیں ' وہ ہماری سرزمین پر گھناؤنے جرائم کا ارتکاب کر کے امریکہ میں بیٹھے ہیں ' اگر ان کو پتہ نہیں تو میں بتاتا ہوں کہ فلاں ہے ' فلاں ہے ' کیا ان کے اندر یہ جرآت ہے کہ امریکہ کو کہیں کہ ہمارے مجرمین ہمارے حوالے کر دیں - جناب والا! صدر صاحب فرماتے ہیں کہ پاکستانی ایک غیرت مند قوم ہیں - اس میں کوئی شک نہیں لیکن یہ بھی بتا دیں کہ ہماری حکومت کی غیرت کی کیا حالت ہے - کیا انہوں نے غیرت کو نیلام نہیں کیا ؟ کیا انہوں نے فلسفہ خودی کو نیلام نہیں کر دیا ؟ برباد نہیں کیا' بیچا نہیں ؟ وہ ان کے تنخواہ دار ایجنٹ تو نہیں بنے ؟

جناب والا! ایک طرف تو ہم نے پوری دنیا کو سر پر اٹھالیا کہ ہم نے ایٹم بنایا ہے اور ہم ایٹمی

(x word expunged by the order of Mr. Presiding Officer)

قوت بنے ہیں جبکہ دوسری طرف ہمیں امریکہ threats دے رہا ہے ۔ روز بروز امریکہ کی طرف سے ہم پر دباؤ ہے ۔ کبھی کہتے ہیں سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرو ، کبھی کہتا ہے یہ کرو ، کبھی کہتا ہے وہ کرو ۔ جناب یہ وہ قوم ہے جو جمہوریت کو نہیں سمجھتی ۔ یہ مہذب زبان نہیں سمجھتے ، یہ تیغ کی زبان سمجھتے ہیں ۔ یہ وعظ و نصیحت کا دور نہیں ہے ، یہ وعظ ونصیحت کو نہیں جانتے ، یہ قوت کو جانتے ہیں اور قوت کی زبان کو جانتے ہیں ۔ ان کو اسی طرح سبق دیا جا سکتا ہے ۔ میں اس پر بھی آتا ہوں کہ اسلام کے حوالے سے اس ملک کی کیا حالت ہے ، معاشرتی حوالے سے اس ملک کی کیا حالت ہے ۔

جناب والا! آپ بہتر سمجھتے ہیں کہ ہمارا حکمران ٹولہ جس انداز سے تمام سیاسی جماعتوں کو کچلنے کے پروگرام پر چل رہا ہے اس کا انجام یقیناً اچھا نہیں ہوگا بلکہ بہت ہی برا انجام ہوگا ۔ وہ ہمیں نصائح تو کرتے ہیں ، وعظ ونصیحت تو کرتے ہیں لیکن جناب والا! میں آئین کے حوالے سے اور اسلام کے حوالے سے ، حکومت کے کردار کے حوالے سے عرض کروں گا ۔ یہ تین نقشے آپ اپنے سامنے رکھیں کہ ہمارا آئین جو نقشہ پیش کر رہا ہے وہ کیا ہے ؟ اسلام کا جو نقشہ ہے اخلاقیات ، تہذیب ، کلچر ، اٹھنا بیٹھنا ، روایات وغیرہ ، وہ کیا ہے ؟ اور ہماری حکومت کی اپر کلاس جو کچھ کرتی ہے ۔۔

واعظاں چوں جلوہ گر محراب و منبر می کنند ۔
چوں بخلوت می روند آں کار دیگر می کنند ۔
در ایں زمانہ کہ خود محتسب شراب خورد ۔
بچشم خلق کجا اعتبار دینداریست ۔

اس زمانے میں ہمارے حکمران ٹولے کا کردار یہ ہے اور پھر ہمیں بتاتے ہیں کہ اسلام آیا ، ابھی اسلام آیا ، آپ اسلام کے لئے تیار رہیں ۔ جناب والا! پوری قوم اسلام کے لئے تیار ہے لیکن اسلام کے لئے رکاوٹ کون ہے ؟ یہی لوگ ہیں اور طعنہ دوسروں کو دیتے ہیں کہ یہ ہمارے ساتھ تعاون نہیں کر رہے پندرھویں ترمیم پر ۔ جناب والا! آئین نے آپ کو جو اختیارات دیئے ہیں کیا ان پر آپ نے عملدرآمد کیا ہے ؟ آپ کو جو اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات پہنچی ہیں ، بیس ، تیس سال ہوگئے ، ان پر کبھی آپ نے غور کیا ہے ؟ اسلام کے حوالے سے اب بھی جو آپ کو آئینی اختیارات حاصل ہیں ۔۔

جناب والا! آپ کو پتہ ہے کہ ہمارے آئین کے آرٹیکلز کیا کہتے ہیں ، ہمارے آئین میں حکومت وقت کی جو حکمت عملی ہے ، حکومت وقت کے جو فرائض ہیں ، جس نے فرائض منصبی انجام دینے ہیں ، وہ فرائض کیا ہیں ؟ آرٹیکل نمبر 31 کیا کہتا ہے ۔ پاکستان کو ، مسلمانوں کو ، انفرادی اور اجتماعی طور پر اپنی

زندگی اسلام کے بنیادی اصولوں اور اساسی تصورات کے مطابق مرتب کرنے کے قابل بنانے کے لئے اور انہیں ایسی سہولتیں میسر کرنے کے لئے اقدامات کئے جائیں گے ۔ یہ حکومت وقت کے فرائض میں ہے لیکن جناب ! ہمارے ذرائع ابلاغ ' ہمارے حکومتی ادارے جو گند پھیلاتے ہیں ' فحاشی ' عریانی ' دنیا جہان کا گند وہ ہمارے معاشرے میں باقاعدہ اور بزور ہماری قوم پر مسلط کر رہے ہیں۔ کیا یہی وہ اسلام ہے ؟ اسی طرح ہمارے آئین کے دوسرے آرٹیکل میں حکومت وقت کا یہ فرض نہیں ہے ' آرٹیکل 37 میں نشہ آور منشیات کا استعمال سوائے اس کے کہ دوا کے طور پر ہو ' عصمت فروشی ' قمار بازی ' ضرر رساں ادویات کا استعمال ' فحش ادب اور اشتہارات کی طباعت نشر و اشاعت اور نمائش کی روک تھام کرے گی۔ یہ پوری دنیا میں روک تھام کرے گی۔ یہ روک تھام کے لفظ کو یہاں آئین سے حذف ہونا چاہیئے بلکہ اس کی جگہ دوسرے آرٹیکل کو اس جگہ پر رکھنا چاہیئے کہ یہ سب کچھ ہماری حکومت کرے گی۔ فحاشی بھی پھیلائے گی اور فحش اشتہارات کی اشاعت بھی کرے گی۔ ہمارے TV پر فحاشی اور نیم عریانی کا جو انداز ہے یہ ہمارے معاشرہ کا عکس ہے۔ دنیا جہاں کی خرافات ہمارے TV پر آج کل آ رہی ہیں۔ آج ایک مہذب اور شائستہ انسان' ایک غیرت مند اور باضمیر انسان اپنے گھر میں PTV کو اپنی بیٹیوں کے ساتھ دیکھ نہیں سکتا۔ کیا یہی اسلامی معاشرہ ہے کہ وہ تشکیل دے رہا ہے۔ کیا وہ اسلام کے حقوق العباد کے حوالے سے ہے جو اسلامی اصول ہے وہ یہی ہے۔ (فارسی) ایک تو وہ ہے جو سوکھی روٹی کے ایک لقمہ کے لئے ترس رہا ہے اور ایک وہ ہے جو کھربوں کے بنے ہوئے محلات میں رہتا ہے اور جو کچھ کھاتا اور پیتا ہے اس کے ایک دن کا خرچہ آج آپ کے سامنے آیا ہے کہ ہمارے وزیر اعظم' جو ایک اسلامی ملک کے سربراہ کی حیثیت سے ہیں ان کے اخراجات ساڑھے چار کروڑ تک پہنچ گئے ہیں۔

ہمارے معاشرے میں یہی حالات ہیں جو آپ بھی دیکھ رہے ہیں کہ روزانہ خودکشیاں ہو رہی ہیں۔ بھئی کمال کرتے ہو۔ الزام بھی عجیب لگاتے ہیں۔ سبحان اللہ ۔ ہمیں سمجھ نہیں آ رہا ہے کہ بھئی کچھ لوگوں نے ان کو ورغلا کر پیسے دے کر خودکشی پر آمادہ کیا ہے۔ دنیا جہاں میں ایسا بے وقوف کون ہے کہ چند پیسوں کے لئے اپنے سر کو قربان کر رہا ہو۔ لوگ تو اس سر کو بچانے کے لئے بھاگتے دوڑتے ہیں۔ جان بچانے کے لئے' کچھ کمانے کے لئے۔ ایسا بے وقوف کون ہو سکتا ہے کہ جو کسی سے کچھ وصول کر کے اپنی جان کو ختم کرے۔ یہ فلسفہ بھی ہمیں سمجھ میں نہیں آ رہا ہے۔ یہ ہے وہ نقشہ جو میں آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں کہ ہماری حکومت کا جو کردار ہے' جو بود و باش ہے' جو گفتار ہے' جو رفتار ہے اور انداز اقتدار ہے تو وہ دیکھو اور معاشرے کے اس زبوں حال در بدر ' بے کس ' بے بس اور مزدور طبقے کے ان افراد کو

دیکھو۔ کیا یہ ایک اسلامی معاشرے کی جھلک ہے؟

علم اور تقریر کی حد تک تو سارے علماء ہیں۔ سب جانتے ہیں۔ اسلام کا فلسفہ بہت خوبصورت الفاظ میں پیش کرتے ہیں لیکن عمل کے میدان میں وہ کچھ بھی نہیں کرتے۔ کہتے ہیں کہ صدر صاحب نے فرمایا کہ ہمارا ملک باوقار ہے اور پوری دنیا میں ہمیں قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ مجھے پتہ ہے کہ ہمارا کیا وقار ہے۔ کہتے ہیں کہ سعودی عرب والے ہمیں قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ یہ بالکل غلط ہے۔ یہ بالکل جھوٹ ہے۔ اس میں کوئی بھی سچائی نہیں ہے۔ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ ایک دفعہ ہمارے چیئرمین سینٹ نے سعودی عرب کے سفارتخانے کو عمرہ ویزہ کے حصول کے لئے وہاں کے ویزہ سیکشن کے افسر کو ۲ دفعہ فون کیا۔ انہوں نے بالکل انکار کر دیا اور ان کی بات کو مسترد کیا۔ کیا یہی ہمارا وقار ہے۔ جب ان کا ایک **** ہمارے ملک میں آتا ہے تو ہمارا وزیراعظم اس کے استقبال کے لئے جاتا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اس کو expunge کر دیا جائے۔

حافظ فضل محمد: جناب میں کسی شخص کے لئے لفظ استعمال نہیں کر رہا ہوں۔ ایک مثال دے رہا ہوں۔

حاجی جاوید اقبال عباسی: جناب چیئرمین! expunge کر دیا جائے۔

حافظ فضل محمد: آپ بیٹھ جائیں۔ آپ وکیل نہ بن جائیں۔ آپ کو پتہ نہیں ہے۔ آپ کو اپنی حکومت کے کرتوتوں کا پتہ نہیں ہے۔ بے جا وکیل مت بنو۔ اپنے ایمان کو خراب مت کرو۔ آپ کا جو ایمان ہے وہ اسی میں ضائع ہو جائے گا۔

حاجی جاوید اقبال عباسی: آپ کے لیڈر بھی امریکہ جاتے ہیں۔

حافظ فضل محمد: ہم امریکہ نہیں دنیا جہاں کے کونے کونے میں جائیں گے۔ ہم گئے ہیں۔ ہم دعوت کے لئے جاتے ہیں۔ ہم وہاں رنگ رلیاں نہیں مناتے۔ یہ آپ کے کرتوت ہیں ہمارے نہیں۔ ہمارا کردار صاف ہے۔ پوری دنیا میں جتنے قائدین ہیں ان پر الزامات لگ گئے ہیں۔ ہم صاف ہیں۔ ایک قمیض کے ساتھ آئے ہیں اور اسی قمیض کے ساتھ جائیں گے۔ ہمارے پاس کوئی دولت نہیں ہے۔ ہم نے کوئی چوری نہیں کی ہے۔ (****) ان کے بھائی مقروض ہیں۔ انتہائی غلط طریقے سے پاکستان کا سرمایہ لوٹ کر reschedule and reschedule کرا رہے ہیں اور الزام دوسروں پر لگاتے ہیں کہ تم نے پیسے کھائے۔

---

* بحکم جناب چیئرمین حذف کیا گیا۔

جناب ہم challenge کرتے ہیں کہ تمام احتساب بیورو کو ہمارے خلاف لگا دو ، ہم بھی پارلیمنٹ کے ممبر رہ چکے ہیں ، وزیر رہ چکے ہیں ، وزیر اعلیٰ بھی رہ چکے ہیں ، سینٹ کے ممبر بھی رہ چکے ہیں ، ہماری حکومت رہی ہے ، ہر دور میں ہم سب کچھ رہ چکے ہیں ، ہمارے خلاف ایک کیس بناؤ۔ تمہارے خلاف تو کیسز کے انبار لگے ہوئے ہیں۔ یہی جمہوریت ہے کہ سپریم کورٹ کو ملیا میٹ کر دیں ، وہاں ان کی مرضی کے فیصلے ہوں۔ کیوں؟ یہی وہ انصاف ہے۔ انصاف کا تصور یہی ہے ؟ ہمارے اخبارات کچھ لکھتے ہیں ان کی کرتوتوں کے حوالے سے تو دوسرے ہی دن ، راتوں رات ڈاکہ پڑتا ہے اور ان کی تمام عزت لوٹ لیتے ہیں ، ناموس کو لوٹتے ہیں ، مال و دولت ، جائیداد کو تباہ کر دیتے ہیں۔ یہی وہ انصاف ہے جو اسلام کا تصور ہے ؟ اسلام کو بدنام نہ کریں۔ میں خدا کا واسطہ دیتا ہوں کہ جو بچا کھچا اسلام ہے اس کو خراب نہ کرو۔ ہمیں تم سے اور تمہارے اسلام سے کچھ نہیں چاہیئے۔ جو کچھ ہے اسی حال پر رہے۔ ہمیں ان سے اسلام کی کوئی توقع نہیں ہے۔ جو ان کے بس میں ہے وہ نہیں کر سکتے ہیں۔ فحاشی ، عریانی ، بے عزتی کے کلچر کو فروغ دیا جا رہا ہے اور ہماری ناموس ، کلچر ، روایات ، تہذیب ، شناخت سب کو ملیا میٹ کر کے رکھ دیا ہے اور مشاہد کو مسلط کر دیا ہے۔ یہ یہودی ایجنٹ کا کردار ادا کر رہا ہے۔

جناب پوری دنیا میں یہودیوں نے اس کا گھڑا سر پر اٹھایا ہے اور یہودی وہ قوم ہیں جو پوری انسانیت کے مجرم ہیں۔ انہوں نے پوری انسانیت کو تباہ کر کے ، ننگا کر کے پوری دنیا کے سامنے پیش کر دیا۔ اسلام کے جو زریں ، خوبصورت اور شائستہ اصول ہیں ، منصفانہ اصول ہیں اس بارے میں ، بچوں کے بھی حقوق ہیں ، بڑوں کے بھی حقوق ہیں ، عورتوں کے بھی حقوق ہیں ، مردوں کے بھی حقوق ہیں لیکن جناب ! آپ نے تو یہاں عورتوں کے حقوق کے لئے کام شروع کر دیا ہے لیکن وہ مرد جو عورتوں کے ستائے ہوئے ہیں ، ان مردوں کے لئے بھی کوئی پروگرام بناؤ۔ ان کے لئے بھی انجمن بناؤ۔ ان کے حقوق بھی تم دنیا کے سامنے لاؤ کہ ان کے خلاف کیا کچھ نہیں ہو رہا ہے۔

جناب عالی! یہ ہمارا معاشرہ ہے ، یہ ہمارا آئین ہے ، یہ ہمارے صدر صاحب کی تقریر ہے اور یہ ہماری قوم کی ، حکومت کی قرارداد ہے جو آپ کے سامنے ہے۔ غریب عوام پس رہے ہیں ، ذلیل ہو رہے ہیں ، تباہ ہو رہے ہیں۔ انہوں نے قربانیاں دیں اور کمال کی بات ہے کہ Atom bomb کا credit وہ وصول کر رہا ہے۔ آپ بھی جانتے ہیں ، میں بھی جانتا ہوں کہ ابتداء کہاں سے ہوئی اور پھر اس کو دیکھو کہ آبیاری کس نے کی ، یہاں تک پہنچایا کس نے ؟ اور کس نے ثمر آور کیا ، بار آور کیا؟ نواز شریف صاحب نے اس سیب کو توڑ کر کاٹ لیا اور پوری دنیا میں شور مچانا شروع کر دیا کہ میں نے Atom bomb کا دھماکہ

کیا ہے۔ بھئی یہ کس کے خون پسینے سے یہاں تک ہو گیا۔

(Interruption)

حافظ فضل محمد ۔ ابھی آرام سے بیٹھو۔ آپ کا جب نمبر آئے تو ----

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ آپ نہ ڈریں جی، نہیں ڈرا سکتے ۔ تشریف رکھیں۔

حافظ فضل محمد ۔ بہت تلخ لگتی ہیں یہ باتیں۔ عربی---

حق بہت تلخ ہے۔

(Interruption)

حافظ فضل محمد ۔ حق پیٹ میں مروڑ پیدا کر دیتا ہے ۔ اسی لئے اس بیچارے کو آرام نہیں آ رہا ہے۔ اندر مروڑ ہے ۔جناب اس کے بارے میں ہم تو یہی کہہ سکتے ہیں کہ

(فارسی شعر)

حرم سے گزر گیا صنم خانے کو پہنچ گیا۔

اسلام کے نام پر وہ اسلام سے گزر گیا ، صنم خانے پہنچ گیا۔ ان کو اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ جناب عالی! یہی لوگ ہیں ، جب ان کے ظلم سے لوگ در بدر ہو جاتے ہیں ' ان کی زندگی اجیرن ہو جاتی ہے تو وہ اپنے آپ کو ، اپنا سب کچھ ، تباہ و برباد کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ پھر جاتے ہیں ; آنسو بہاتے ہیں ۔ وہ جاتے ہیں ان کے گھر ، پھر فاتحہ خوانی کرتے ہیں ۔ تو ایک شعر ہے

مجھے قتل بھی کر دیا اور پھر میری نعش پر آ گئے نماز پڑھنے کے لئے

جناب عالی! یہ سب کچھ جو ہو رہا ہے۔ ہمارے ملک میں قبرستان بن رہے ہیں لیکن وہ اپنے محلات میں خوش و خرم ہیں۔ ترو تازہ ہیں ۔ باغ باغ ہوتے ہیں۔ جب باہر آ جاتے ہیں تو ڈراموں میں جو نقلی آنسو بنا لیتے ہیں۔ وہی آنسو بنا لیتے ہیں ۔ لوگوں کے سامنے آتے ہیں کہ ہم تو بہت ہی آپ کے غم میں غمگین ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ تین منٹ باقی ہیں۔

حافظ فضل محمد۔ کاش اب مجھے کچھ کہنے دیں۔ میں ہمیشہ نہیں بولتا ہوں ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ بہر حال میں نے صرف نشاندہی کی ہے ۔ آپ بولئیے۔

حافظ فضل محمد ۔ (فارسی)۔ جناب عالی! یہاں حقوق انسانی کے حوالے سے باتیں ہو رہی تھیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ یہاں اردو اور انگریزی میں تقریر ہوتی ہے ۔ فارسی کچھ لوگ سمجھتے نہیں ہیں۔

حافظ فضل محمد ۔ بھئی اقبال کی چھ کتابیں فارسی میں ہیں۔ اس قوم نے اقبال کی قدر نہ کی ۔ فارسی کو تباہ و برباد کر دیا-----

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ میں یہ نہیں کہتا۔

حافظ فضل محمد ۔ میرا خیال ہے یہ آپ کے لئے بھی دشوار ہو گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ میں اپنی بات نہیں کر رہا ہوں ۔ کچھ لوگوں کو اگر آپ ترجمہ بھی بتا دیں۔

حافظ فضل محمد ۔ جناب آپ ہمیں نہ روکیں ۔ غالب کی ایک جھلک ہمارے اندر بھی ہے ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ بالکل ٹھیک ہے ۔

پاتے نہیں جب راہ تو چڑھ جاتے ہیں

حافظ فضل محمد ۔ جب آپ رکتے ہیں تو ہماری طبیعت اور رواں ہو جاتی ہے ۔ جناب ہمیں نہ روکیں ۔ یہ فلسفہ ہے ۔ جب آپ لوگوں کی زبان کو بند کر دیں گے تو وہ کوئی دوسرا راستہ ڈھونڈیں گے۔ آپ مائع چیز کو جس کی طبیعت میں ، جبلت میں فطرت میں روانی ہے ۔ آپ اس کو روک نہیں سکتے ہیں۔ اگر روکیں گے تو وہ کوئی دوسرا راستہ اپنائیں گےاور پھر کیا ہو گا۔ سیلاب بن جائے گا اور سیلاب کے نتیجے میں کیا ہو گا۔ تباہی و بربادی ہو گی۔ آپ یہی کر رہے ہیں ۔ پریس والوں کو دبا رہے ہیں ۔ سیاسی کارکنوں کو دبا رہے ہیں۔ سیاسی جماعتوں کو دبا رہے ہیں۔ آپ آرڈیننس بھی لا رہے ہیں۔ کسی بھی بہانے سے کہ بھئی آپ کے ارادے ٹھیک نہیں ہیں۔ ہمارا شبہ ہے کے آپ کے ارادے ٹھیک نہیں تھے۔ پکڑو اندر کر دو، جیل میں ڈالو، کوڑے لگاؤ ، یہ سیاست ہے ۔ جناب یہ کوئی اور راستہ اپنائیں گے ۔ وہ ایسا راستہ ہے جو میں نے آپ کو بتا دیا۔ جناب عالی! یقیناً میں آپ کا شکر گزار ہوں۔ اگرچہ عباسی صاحب نے، جو بچہ ہوتا ہے وہ اندر سے کبھی کبھی کچھ شور مچا لیتا ہے '۔ انہوں نے کچھ شور مچایا ۔ بہرحال میں نے زیادہ mind نہیں کیا ہے ۔ وہ اس

لئے بھی کہ یہ فطری بات ہے ۔جب ان سے زیادہ محبت ہے ۔جب ہم پر تنقید کرتے ہیں ۔ محبوب پر تنقید کرنا بھئی کون برداشت کرتا ہے ۔اسی لئے وہ قابل برداشت نہیں ہے ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ ان کی بھی روانی ہو رہی ہے ۔ وہ کہتے ہیں کہ ہوتے ہیں رواں اور۔

حافظ فضل محمد ۔ بس آپ کا بہت بہت شکریہ ' اگرچہ موضوعات بہت رہ گئے ہیں لیکن خلاصہ یہ ہے کہ جو تقریر ہے ' جو آئین ہے ' جو اسلام ہے وہ کچھ اور ہے اور جو ہمارے صاحبان ہیں یہ کچھ اور کرتے ہیں۔ ان کے عمل الگ ہیں۔اس کو کہتے ہیں کہ نفاق ' یہی منافقت ہے عمل کچھ اور ' زبان اور قول کچھ اور ہو۔ یہی وہ درمیانی راستہ ہے جو دونوں کے ساتھ مل ملا کر ادھر بھی اپنے آپ کو بچائے اور ادھر بھی ۔ ہم ان کو دست بستہ کہتے ہیں کہ خدارا ایسی سیاسی جماعت کے حوالے سے کہ جو ملک کے ہمدرد ہیں اور اسلام کے حوالے سے آپ نے دیکھ لیا کہ یہ جو کچھ بکواس کی گئی یقیناً یہ ان کے اپنے خاص ذمہ دار لوگ ہیں۔ یہ وہ ہے جو انہوں نے سویرے سویرے پر بٹھایا ہے کہ تمام سیاسی جماعتوں کی پگڑی اچھالے۔یہ اسے کچھ پیسے دیتے ہیں۔یہ بک بک کرکے ادھر ادھر بھاگتے تھے ۔ اب یہاں آ کر کسی روزگار کے ٹھکانے پر لگ گیا۔مشاہد حسین اس کی سرپرستی کر رہا ہے اور پوری دنیا کو ان سے گالی دلوا رہا ہے ۔یہ انکی نصیحت کے لئے ہے کہ اس کے اچھے نتائج نہیں برآمد ہوں گے۔ہماری یہ آخری نصیحت ہے اور بلکہ وصیت ہے ۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔جی عالی صاحب آن پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب جمیل الدین عالی ۔ جناب والا' ادھر کوئی بیٹھا نہیں ہے جو ان کی باتیں سنے ۔ یہ بہت اہم موضوع پر تقریریں ہو رہی ہیں ۔ مولانا صاحب کے احترام میں ' میں چپ رہا چونکہ آپ باتیں بھی بہت اچھی فرما رہے تھے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ادھر لوگ کافی بیٹھے ہوتے ' کورم پورا ہوتا تو مولانا صاحب کی تقریر کا کم از کم اس ہاؤس پر تو کچھ اثر ہوتا ۔ میں آپ کی توجہ دلاتا ہوں کہ میرے خیال میں کورم نہیں ہے ۔ آپ شمار کرالیں ۔

Mr. Presiding Officer: The House is being adjourned till tomorrow morning at 10 O'clock.

(The House it was then adjourned to meet again on Thursday, 6th May 1999, at 10 a.m.)